دل مسافر تم منزل

امرین ریاض

آج اسائمنٹ جمع کروانے کے چکر میں اُنکا پوائنٹ چُھوٹ گیا تھا جس کی وجہ سے زرلش کو اب گھر کیسے جائے کی فکر مندی کھائے جارہی تھی اور اشنہ اعوان جس کا گھر اُس کے رُوٹ کی طرف ہی تھا اُسے ڈراپ کرنے کی حامی بھرتے ہوئے اُسے اپنے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بٹھایا اور گاڑی سڑک پر فراٹے بھرنے لگی۔

تُم اپنے شوہر نامدار کو کال کرتی کہ مُجھے آ کر پک لو، اسی بہانے ہم بھی اُسے دیکھ لیتے آخر یہ فردین مُصطفٰی چیز کیا ہیں جن کی وجہ سے زرلش مرتضٰی بلکہ زرلش فردین ہواؤں میں اُڑتی پھر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ جو اس سے کئ دفعہ فردین مُصطفٰی کو دیکھنے کی خواہش کر چکی تھی مگر زرلش تھی کہ ہر دفعہ ٹال دیتی تھی اور ٹالنے کی وجہ کیا تھی یہ اشنہ کو ان چھ ماہ میں آج تک پتہ نہ چل سکا تھا۔

"بس میں چاہتی ہوں کہ جب تُم لوگ شادی پر آؤ تب ہی اُسے دیکھو اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور دیکھ کر بیہوش ہو جاؤ ہے نہ۔۔۔۔۔۔"زرلش کی بات اشنہ نے شرارت سے کاٹی جس پر اُس نے گھور کر دیکھا۔

"یہ تو پتہ لگے گا کہ تُم بیہوش ہوتی ہو کہ ساکت اُسے دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کیا اتنا بُرا ہے،نام سے تو کافی پرسنالٹی والا لگتا ہے مُجھے، تُمہارے امی ابو کو ترس نہ آیا تُم پر اتنا کم شکل بندہ تُمہارے متھے لگا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ کی آنکھوں میں شرارت اور لہجے میں تاسف تھا۔

مار کھاؤ گی اب تُم مُجھ سے، لگتا ہے اب تُمہیں دکھانا ہی پڑے گا پھر ہی تم مانو گی کہ میرے ماں باپ نے وہ احسان کیا ہے مجھ پر جس کا میں کبھی بدلہ پُورا نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اوئے ہوئے،اب تو دیکھنا ہی پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ اعوان کے لہجے میں تجسس صاف محسوس کیا جا سکتا تھا جو اُس کے گھر کے سامنے گاڑی روکنے تک قائم رہا تھا۔

آجاؤ۔۔۔۔۔۔۔"زرلش اُسے لیے اپنے پانچ مرلہ گھر میں لائی جو ہے تو چھوٹا سا گھر تھا مگر صاف سُتھرا تھا۔

کیا تُمہارا شوہر یہاں رہتا تُم لوگوں کے گھر میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ اعوان اس کے گھر کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں تو، اُنکا یہ سامنے والا گھر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"زرلش کے اشارے پر اس نے مُڑ کر دیکھا وہ گھر زرلش کے گھر کے مقابلے میں کافی کشادہ اور دیکھنے میں اچھا خاصا تھا۔

آؤ تُم اندر تو آؤ، امی اور مہوش سے بھی مل لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"زرلش نے اُسے وہی جمے دیکھ کر کہا جو اپنے موبائل کی طرف متوجہ ہوئی جس کی بیل بجتے ہوئے اُسکی توجہ کا مرکز بن گئی۔

جی ماما، اوہ شٹ، مُجھے تو بُھول گئی اُس کی برتھ ڈے، اوکے میں آ رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"کہتے ہوئے" اُس نے سیل آف کیا۔

"کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔"

یار تُجھے صُبح بتایا تو تھا کہ نمل کی برتھ ڈے ہے رات کو، اُسکا برتھ ڈے گفٹ اُسکی پسند سے لینا تھا اور" وہ اس وقت ہمارے گھر میں موجود ہے، اس لیے مجھے اب جانا ہو گا پھر کسی دن سہی

اوکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ اعوان اُسے تفصیل سے بتا کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھی اور جب وہ گاڑی میں بیٹھ کر جا رہی تھی تبھی فردین مُصطفیٰ کی بائیک اُن کے دروازے کے آگے رُکی تھی۔

فردین، کاش تُم دو منٹ پہلے آ جاتے، میں نے تُمہیں اپنی دوست سے ملوانا" تھا۔۔۔۔۔۔۔۔"زرلش اُسے دیکھتے ہوئے اُس کے قریب آئی۔

شُکر ہے میں لیٹ آیا ہوں کیونکہ مُجھے کسی سے بھی ملنے کا شوق نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بیزاری سے" بولا جس پر زرلش مُسکرائی۔

اس بات پر تو مجھے بہت خُوشی ہوتی ہے کہ تُم لڑکیوں سے الرجک ہو ورنہ تو مُجھے دھڑکا ہی لگا رہتا کہ" کب تُم میرے ہاتھ سے نکل جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اُس کے ساتھ اُس کے گھر چلی آئی۔

اتنا بے اعتبار سمجھ رکھا ہے کیا، اچھا میں فریش ہونے جا رہا ہوں اگر اس طرف آ ہی گئی ہو تو کھانا گرم" دو، امی جان تو یقیناً نماز میں مصروف ہونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فردین مُصطفیٰ اُسے کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ زرلش جسے خُود بھی بُھوک لگ رہی تھی اُسی کے ساتھ لنچ کرنے کے خیال سے مُسکراتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔

" "

اُف ٹائم تو بہت ہو گیا، ایویں نمل کی باتوں میں آ گئی ورنہ ماما پاپا کے ساتھ ہی چلی جاتی" میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف نظر ڈال کر بڑبڑائی جہاں رات کے بارہ

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بج رہے تھے نمل جو اسکی خالہ کی بیٹی تھی جس کی برتھ ڈے پارٹی میں سب کزنز اکھٹے ہوئے تھے اور باتوں کے دوران وقت گُزرنے کا پتہ ہی نہ لگا تھا وہ جتنی مرضی آزاد خیال تھی مگر ہمیشہ رات کے سفر سے اُسکی جان نکلتی تھی اب ہر سُو پھیلے اندھیرے کو دیکھ کر وہ خُود کو ملامت کرنے لگی کہ کاش وہ صغیر اعوان اور تہمینہ اعوان کی بات مان کر اُنکے ساتھ ہی واپسی کی راہ لیتی یا نمل کے بے حد اصرار پر وہی رات ٹھہر جاتی اور وہ خُود کو کوس کر رہ گئی جب اُسکی گاڑی نے بھی اور چلنے سے انکار کر دیا تھا۔

اوہ شٹ، اسے بھی ابھی ہی نخریلی دُلہن بننا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکلی مگر سُنسان" سڑک اور چار سو پھیلے اندھیرے کو دیکھ کر وہ خوفزدہ ہوتی گاڑی میں بیٹھ کر ڈور لاک کر گئی اور موبائل نکالا جو کہ ڈیڈ ہوا پڑا تھا۔

اوہ مائے گاڈ، یہ ہر مصیبت ایک ساتھ ہی نازل ہونی تھیں۔۔۔۔۔۔۔" وہ سر کو تھام کر رہ گئی پھر گہرا" سانس بھرتی گاڑی سے باہر نکلی اور سڑک کے دائیں بائیں دیکھا تبھی اُسے کسی گاڑی کی لائٹ پر اُسکی نظر پڑی جو رفتہ رفتہ اسکے قریب آ رہی تھی اُس سے مدد مانگنے کے خیال سے وہ تھوڑا سا چل کر سڑک کے درمیان آئی تاکہ گاڑی والا اسے دیکھ کر گاڑی روک دے اور ہوا بھی ویسا ہی تھا گاڑی رُک گئی تھی اور گاڑی سے نکلنے والا اُسکا سانس بھی روک گیا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ جو کوئی بھی تھا اپنی بھرپور وجاہت سے اُسکا دل دھڑکا گیا تھا بلیو پینٹ پر وائٹ شرٹ ذیب تن کیے جس کے بازو فولڈ کیے ہوئے تھے سلکی بال جو کچھ کشادہ ماتھے پر بکھرے تھے ستواں ناک بھرے بھرے لب جن کے اُوپر ترشی ہوئیں مونچھیں اور فیشنی داڑھی جو اُس کی مردانہ خوبصورتی میں اضافہ کیے ہوئے تھی اگر یہ کہا جائے کہ وہ حُسن میں یوسفِ ثانی تھا تو کچھ غلط نہ ہو گا وہ اپنی پرسنالٹی اور وجاہت سے کسی بھی انسان کو پاگل کر سکتا تھا اور ایسا ہی اشنہ اعوان کے ساتھ ہوا تھا۔

کیا مرد بھی اتنے گُڈلکنگ ہوتے جیسے حُسن کا شاہکار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اُس کے دماغ میں یہ بات آ سمائی یہ نہیں تھا اُس نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی خُوبصورت مرد نہیں دیکھے تھے دیکھے تو شاید ہزاروں تھے مگر جو اپنی خوبصورتی اور وجاہت سے سیدھا اس کے دل میں اُتر گیا تھا وہ یہی تھا ہاں وہ فردین مُصطفی تھا جس کے اندر اتنی کشش تھی کہ وہ کسی کو بھی مسرائمز کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا جسے بنا پلک جھپکے وہ دیکھ رہی تھی جو اب اسے اپنی طرف یوں ٹکٹی باندھے دیکھ کر کچھ ناگواری سے دیکھ رہا تھا۔

ایکسیوزمی مس، اگر آپ اپنے اس مراقبے سے نکل کر میری آواز سُن لیں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ " اگر آپ کو کسی مدد کی ضرورت ہے تو بتایئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فردین مُصطفی سپاٹ انداز میں بولتا اُسے شرمندہ کر گیا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اوہ صوری، اصل میں، میری گاڑی خراب ہو گئ چل نہیں رہی۔۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ اپنے دل کو سھنبالتے ہوئے بولی جو بار بار اُسے دیکھتے رہنے کی خواہش کر رہا تھا۔

ق"آپ پیچھے ہٹیں میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"فردین مُصطفیٰ نے اُسکی بلیک پجارو کی طرف نگاہ کی اور پھر اس کے پیچھے ہو جانے پر وہ گاڑی کا بونٹ اُٹھا کر دیکھنے لگا جبکہ اشنہ اعوان پھر سے اسے دیکھنے میں مصروف ہو چکی تھی اُسکی گاڑی کے بونٹ پر وہ جُھکا جس سے اُسکی پیشانی کے بال اُسکے ماتھے پر آ گرے جن کو پیار سے پیچھے کرنے کی خواہش اشنہ اعوان کے دل نے کی جسے وہ بُری طرح ڈپٹ گئی۔

کنڑول اشنہ، یہ کیا کر رہی ہو کیا پہلے کبھی خُوبصورت انسان نہیں دیکھا، پر دل کیوں اس کی طرف" کھینچے جا رہا کیوں میرے اختیار سے باہر ہو رہا یہ، کیوں اس انسان کی طرف ہمک ہمک کر بڑھ رہا جس کے نام سے بھی واقف نہیں میں، آخر کیوں یہ ایسے دھڑک رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ خُود سے ہمکلام تھی اور اُسے دیکھنے میں اتنی محو تھی کہ اُسے اپنی طرف حیرانگی سے دیکھتے پا کر نہ چونکی اور نہ اُسے اپنے قریب دیکھ کر حواسوں میں آئی۔

"آپکی گاڑی اب ٹھیک ہے، بس ایک چھوٹا سا مسلۂ تھا جو سولو ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔"

اوہ شُکریہ آپ کا۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ مُسکرائی حالانکہ دل دُہائی دینے لگا تھا کہ کاش گاڑی ٹھیک نہ ہوتی۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ویلکم اینڈ بائے۔۔۔۔۔۔۔"وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگا کہ بے اختیار اشنہ نے اُسے آواز دی تھی۔

سُنیں۔۔۔۔۔۔"وہ مُڑ کر سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا جو اب ہاتھ مسلتے ہوئے کُچھ سوچ رہی تھی" شاید الفاظ جمع کر رہی تھی۔

اب بولیں گی بھی کُچھ کہ میں چلوں۔۔۔۔۔۔"اب کی بار وہ کُچھ جھنجھلایا تھا۔"

وہ کیا میں آپکا نام پوچھ سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔"وہ جھجک کر پوچھنے لگی۔"

کیوں، میرا نام جان کر آپ کو کیا کرنا ہے، میں نے آپکی پرابلم سولو کر دی اور آپ نے شکریہ بھی کر" دیا اب بات ختم۔۔۔۔۔۔۔"وہ جتنا خوبصورت تھا اُتنا سڑو بھی تھا اس لیے تو اشنہ اعوان کو کسی خاطر میں نہ لایا تھا جو خود حُسن میں کسی سے کم نہ تھی۔

کتنا ایٹیٹیوڈ ہے اس میں، اُف ظالم کو سُوٹ بھی تو کرتا ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُسکی پُشت کو دیکھتے" ہوئے بولی جو گاڑی میں بیٹھ کر یہ جا وہ جا جبکہ اشنہ نے جلدی سے اسکی گاڑی کا نمبر نوٹ کر لیا تھا۔

تُمھیں تو اب ڈھونڈنا ناگریز ہو گیا ہے مسٹر۔۔۔۔۔۔۔"وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گھر کو ہو لی جتنا" ناگوار یہ سفر اُسکو تھوڑی دیر پہلے لگ رہا تھا اُتنا ہی اب وہ انجوائے کرتی جا رہی تھی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"_______________________________________"

اشنہ بی بی اُٹھ جائیں، بڑی بیگم بُلا رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" جینی اُسے پانچویں دفعہ بُلانے آچکی تھی مگر وہ تھی کہ ٹس سے مس نہ ہو رہی تھی مگر تہمینہ اعوان کے آڈر کی تکمیل کرتے ہوئے اب اُسے اُٹھانا لازمی تھا اس لیے پُورے دس منٹ کی مشقت کرواتے ہوئے آخر کار وہ اُٹھ ہی گئی تھی۔

کیا جینی اتنی جلدی اُٹھا دیا آج تو آف ہے میرا۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ انگڑائی لیتے ہوئے بولی۔"

بڑی بیگم یاد کر رہی ہیں آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔" جینی کی اطلاع پر وہ سر ہلاتی واش رُوم میں گئی وہاں سے" تیار ہو کر وہ ناشتے کی ٹیبل پر آئی جہاں تہمینہ اعوان کہیں جانے کے لیے تیار تھیں۔

مارننگ مام، ڈیڈ چلے گئے آفس۔۔۔۔۔۔؟"

جی وہ تو چلے گئے اور میں بھی انجیو جا رہی وہاں نیو برانچ کا آج افتتاح ہے، آپ ناشتہ کر کے بوتیک" جائیں گی۔۔۔۔۔۔۔" تہمینہ اعوان کی بات پر وہ مُنہ بسورنے لگی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"وہاں کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مسز ہمدانی چُھٹی پر ہیں اُنکی جگہ آج آپکو آفس کا ورک آؤٹ کرنا ہو گا،اوکے "

بائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اپنی ساڑھی کا پلو دُرست کرتے ہوئے جینی کو اپنا بیگ اُٹھانے کا اشارہ کرتے ہوئے چلی گئیں اُنکے پیچھے جینی بھی چلی گئی۔

اُف ایک تو رات بھر اُس مسٹر ایٹیٹیوڈ نے نیند اُڑائے رکھی اور اب باقی کی بورنگ آفس" ورک۔۔۔۔۔۔۔" وہ جوس پیتے ہوئے خُود سے ہم کلام ہوئی پھر جیسے کوئی دماغ میں جھمکا ہوا تھا۔

مُجھے یہ خیال پہلے کیوں نہیں آیا۔۔۔۔۔۔" وہ بڑبڑائی اور بھاگ کر اپنے کمرے میں آئی موبائل" پکڑ کر حیدر کا نمبر نکالا اور موبائل کان سے لگا کر دوسری طرف سے کال ریسیو ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

ہاں بولو اشنہ خیریت۔۔۔۔۔۔۔" حیدر اُسکا نمبر دیکھ چُکا تھا۔"

"تُم اپنے آفس میں ہو کیا۔۔۔۔۔۔۔۔"

ہاں ابھی آیا ہوں، تُم بتاؤ پولیس والے سے کام ہے کہ اپنے کزن سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اُس کے" بولنے پر وہ مُسکرائی۔

"پولیس والے سے۔۔۔۔۔۔۔"

"وہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔"

مُجھے کسی کے بارے میں ساری ڈیٹیلز چاہئیے، میرے پاس اُسکی گاڑی کا نمبر ہے، تُم پولیس میں ہو پتہ "لگوا سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ تو لگوا سکتا ہوں پر کون ہے وہ اور کیوں یہ کیا جان سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" حیدر ایک پولیس والا تھا" یہ کیسے ہو سکتا تھا وہ بنا تفشیش کوئی کام کر دیتا اشنہ نے گہرا سانس بھرا اور گہرا جُھوٹ بولنے کے لیے خُود کو تیار کیا۔

وہ کل میری گاڑی خراب ہو گئی تھی تو میں نے اس گاڑی والے سے لفٹ لی تھی اور میرا ہینڈ بیگ اُسکی" گاڑی میں رہ گیا جو مجھے گھر آ کر یاد آیا اُس کے اندر میرا ڈائمنڈ کا سیٹ اور کُچھ ضروری ڈاکیومینٹس "تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اوہ، اوکے تُم نمبر سینڈ کرو میں پتہ کرواتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" حیدر کے اتنی جلدی مان جانے پر" وہ شُکر کرتی اُسے نمبر لکھوا گئی جو وہ طوطی کی طرح رٹ گئی تھی۔

اور پھر پندرہ منٹ بعد اُسے حیدر کے نمبر سے ایک میسج وصول ہوا جو اُسے چونکا گیا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نام فیاض چوہان، عُمر اٹھائیس سال، ورکشاپ کا اونر ہے اور اقبال ٹاؤن کا رہائشی ہے اس وقت تھانے "

"میں ہے جلدی آؤ۔۔۔۔۔۔۔

اُف حیدر یہ کیا کیا تُم نے، کیا سوچے گا وہ میرے بارے ایک تو میری مدد کی اُلٹا اُس پر جھوٹا الزام لگوا"

کر پولیس اسٹیشن بلوا لیا اُف۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔

اب کیا کروں حیدر تو ایسے اُسے چھوڑے گا نہیں، ایسا کرتی ہوں چلتی ہوں وہاں جا کر مُکر جاؤں گی کہ وہ "

کوئی اور تھا، ہاں یہی ٹھیک رہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ خُود کو تسلی دیتی خُود پر ایک نظر ڈالتی

باہر چل دی۔

" ____ "

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ پولیس اسٹیشن میں قدم بڑھاتی حیدر کے کمرے کی طرف آئی اور ایک گہرا

سانس بھر کر خُود کو اُسکا سامنا کرنے کے لیے تیار کیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی جہاں حیدر کے

علاوہ ایک اور انسان بیٹھا تھا جو اُسکی طرف پیٹھ کر کے بیٹھا تھا اس لیے وہ اُسکا چہرہ دیکھ نہ پائے تھی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آؤاشنہ، تُمہاراہی انتظار ہورہاتھامگرفیاض صاحب تومان ہی نہیں رہے۔۔۔۔۔۔۔"حیدر کے کہنے پر" دونوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھافیاض چوہان کے ایکسرپیشنزمیں کوئی خاص فرق نہیں آیاتھامگروہ مُنہ کھولے ہکابکارہ گئی۔

میں توان میڈم کودیکھ بھی پہلی مرتبہ رہاہوں انسپکٹرصاحب۔۔۔۔۔۔۔۔"فیاض کی بات پرحیدر" نے سوالیہ نظروں سے اشنہ کودیکھا۔

ہاں یہ سچ کہہ رہے یہ وہ نہیں ہیں۔۔۔۔۔"وہ پھیکے سے انداز میں بولتی کُرسی پرٹک گئی۔"

"مگرگاڑی توانکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔"

کیاپتہ انکی گاڑی میں کوئی اورہو۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ کی بات پرفیاض نے سرنفی میں ہلایا۔"

میری گاڑی میرے پاس ہی رہتی ہے،اورکوئی کیسے لے کے جاسکتاہے،ویسے کس دن کی بات ہے یہ" "محترمہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کل رات کی۔۔۔۔۔۔۔"جواب حیدرکی طرف سے آیاتھا۔"

کل رات تو میرے ایک دوست نے مُجھ سے گاڑی لی تھی وہ بھی اُسکی بائیک خراب ہو گئی تھی مگر میں اُسکی گارنٹی کیا قسم بھی دینے کو تیار ہوں کہ وہ اس طرح کا کام کبھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ جو مُنہ لٹکا کر بیٹھ گئی تھی اُسکی بات پر پھر سے پُرجوش ہو اُٹھی تھی۔

"ہاں آپکے اُسی دوست نے چُرایا میرا بیگ۔۔۔۔۔۔"

"مگر میم وہ ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔"

جیسا بھی ہے مسٹر فیاض آپ اُسے ابھی یہاں بُلایئے تاکہ یہ مسلۂ حل ہو جائے دیکھئیے آپ مُجھے بہت شریف انسان لگ رہے ہیں اس لیے میں یہ معاملہ ایسے ہی حل کر دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"حیدر کے نرمی سے کہنے پر وہ سر ہلاتا اپنے موبائل کی طرف متوجہ ہوا تو اشنہ جلدی سے اُسے ٹوک گئی۔

نہیں نہیں آپ اُسے مت بلائیں یہاں میں خُود اُن سے کنفرم کرلو نگی آپ بس اُنکا نمبر دے دیں مُجھے۔۔۔۔۔۔۔"اُسکی بات پر دونوں حیران ہی رہ گئے جبکہ وہ گڑبڑا کر وضاحت دینے لگی۔

میرا کہنے کا مطلب ہے کہ انہوں نے ابھی کہا نہ کہ اُنکی گارنٹی یہ دیتے ہیں تو میں اپنی تسلی کے لیے "اُن سے خُود پوچھ لیتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

تو یہی سب کے سامنے بات ہو جائے تو زیادہ اچھا ہے، آپ بُلائیے اُنکو۔۔۔۔۔۔۔۔"حیدر کے کہنے پر فیاض نے فردین مُصطفی کو ساری بات بتا کر آنے کا کہا جس پر وہ ششدر رہ ہی تو رہ گیا کہ ایک تو اتنی رات گئے اُس لڑکی کی مدد کی دوسرا اُوپر سے یہ الزام کوئی بھی شریف آدمی یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا۔

اور جب دس منٹ بعد وہ انکے پاس آیا تو شرمندگی سے اشنہ اعوان سے سر ہی نہ اُٹھایا گیا بس نگاہ اُسکے لیدر کی چپل سے نکلتے سفید پاؤں پر ہی جمائی رکھی۔

تو جی مس اب فرمایئے، کب لفٹ دی میں نے آپکو اور کب آپ اپنا بیگ میری گاڑی میں بُھول کر گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔"فردین مُصطفی نے بھینچے ہوئے لہجے میں کہا تھا جس پر وہ سر اُٹھا کر اُسے دیکھنے لگی جس کی گہری آنکھوں سے برہمی صاف دیکھی جا سکتی تھی وہ اس وقت سادہ سی شلوار قمیض میں ملبوس تھا اور یہ سادہ سا لباس بھی اُسکی شخصیت میں چار چاند لگا رہا تھا جو بات دن کے اُجالے میں اُسے روبرو دیکھنے کی تھی وہ رات کے اندھیرے میں کہا تھی وہ اُسکی سحر انگیز شخصیت سے بمُشکل خُود کو نکال پائی تھی۔

یہ، یہ بھی وہ نہیں ہیں وہ کوئی اور تھا۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ حیدر سے بولی جو گہرا سانس لیتا اُٹھ کھڑا ہوا۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اشنہ کیا ہو گیا ہے تُمہیں، گاڑی کا نمبر انکا تھا اور ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

آئم صوری اصل میں مُجھے غلط فہمی ہو گئی تھی انکی گاڑی کا نمبر دیکھا تو سب گُھل مل گیا، آئم صوری" فیاض صاحب اور مسٹر۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُسکے سپاٹ چہرے کی طرف دیکھ کر لب کاٹ کر رہ گئی جس نے ایک تپتی نگاہ اس پر ڈال کر قدم باہر کو بڑھا دیئے تھے۔

اٹس اوکے مس، ہو جاتا کبھی کبھی ایسے، اوکے انسپکٹر صاحب اب اجازت ہے۔۔۔۔۔۔"فیاض" نے اس سے کہہ کر حیدر کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے اُس نے خوشدلی سے تھام لیا۔

"میں معذرت چاہتا ہوں آپکو ایسے تکلیف دی۔۔۔۔۔۔۔"

اٹس اوکے، کوئی بات نہیں، بائے۔۔۔۔۔۔۔"فیاض کہہ کر باہر چلا گیا تو حیدر نے غُصے سے اُسے" گھورا جو کہ پلٹ کر باہر کی طرف دیکھ رہی تھی۔

آئم صوری حیدر، بس غلطی ہو گئی پلیز تُم ماموں یا مما لوگوں سے کوئی بات نہ کرنا، باقی بات کال پہ ہو" گی ابھی زرا جلدی ہے۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُسکے روکنے کے باوجود باہر آئی جہاں اُسے وہ فیاض کی گاڑی میں بیٹھتا ہوا دکھائی دیا اشنہ نے گاڑی اُنکی گاڑی کے پیچھے کر کے اُنکو اپنے فوکس میں رکھا جنہوں نے دس منٹ بعد ہی اپنی گاڑی کسی کیفے کے سامنے روکی تھی پھر دونوں اُتر کر اندر چلے گئے جبکہ اشنہ

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اعوان نے وہی دھوپ میں کھڑے ہو کر کبھی گاڑی کے اندر بیٹھ کر دو گھنٹے اُنکا انتظار کیا ایک عام سے انسان مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والے فردین مُصطفی کا انتظار اشنہ اعوان نے کیا جس کی ماں تہمینہ اعوان سے مُلاقات کرنے کے لیے لوگ دس دن پہلے وقت لیتے تھے جس کے باپ صغیر اعوان سے ملنے کے لیے سب دُعائیں مانگتے تھے اُنکی اکلوتی بیٹی اشنہ اعوان نے ایک مرد کا انتظار اُس سڑک پر کھڑے ہو کر کیا جسکا اگر وہ اپنے بابا کو کہتی تو وہ پُورا کیفے ہی اسے خرید کر دے دیتا۔۔پر یہ محبت تھی جو یوں عام سے خاص اور خاص سے عام بنا دیتی ہے۔

"____"

آج پھر وہ اُسی شورُوم کے سامنے تھی جس کے سامنے کل اُس نے اُن دونوں کو اندر جاتے دیکھا تھا اور اسے یہ پتہ لگ چُکا تھا کہ یہ انکی ملکیت ہے آج بھی وہ یہاں آئی تو فیاض کو شورُوم سے باہر نکلتے دیکھ کر وہ شُکر کا کلمہ پڑھتی اُسے گاڑی میں جاتا دیکھ کر وہ شورُوم کے اندر آئی جہاں ہر طرح کی گاڑیاں ڈسپلے کی ہوئی تھیں وہ اندر گئی تو ایک لڑکا بھاگتا ہوا اسکے قریب آیا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ویلکم میم، آپکو کو کس طرح کی گاڑی چاہیئے۔۔۔۔۔۔"اُس کے پوچھنے پر اشنہ نے ادھر اُدھر دیکھا" اور پھر بولی۔

مجھے سوک چاہیئے نیو ماڈل، اصل میں، میں فیاض کی کزن ہوں تو اُس نے مجھے کہا کہ آج آنا پر وہ خُود تو" لگتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔"اُسکے جُھوٹ پر وہ لڑکا جلدی سے چوکس ہوا۔

ارے میم آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ آپ سر کی کزن ہیں، آیئے نہ اُن کے آفس میں، سر کسی" "کام سے باہر گئے ہیں گھنٹے تک آئیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اوہ اچھا، کوئی بات نہیں میں یہی کمفر ٹیبل ہوں، کیا نام ہے آپکا۔۔۔۔۔۔۔"

"جی ثقلین۔۔۔۔۔۔۔"

نائس نیم۔۔۔۔۔۔"اسکے سہرانے پر وہ خُوش ہوا۔"

تو ثقلین آپکے سر فیاض کا وہ دوست کیا نام تھا اُف بُھول گئی جو کل تین بجے فیاض کے ساتھ آیا تھا" "بلیک کپڑوں میں، کیا نام تھا اُسکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فردین صاحب۔۔۔۔۔۔"وہ جو ایکٹنگ کر رہی تھی اسکے بتانے پر خوشگوار مُسکراہٹ اُسکے لبوں پر" پھیلی۔

ہاں وہی فردین۔۔۔۔۔۔"اُس نے اپنے خُوبصورت لبوں سے یہ نام کسی ساز بجاتی دُھن کی طرح ادا" کیا تو خُوشبو کی طرح وہ اُسکے اندر تک پھیل گیا۔

تو آپکے پاس اُنکا نمبر تو ہو گا، اصل میں ابھی فیاض نے بتایا کہ وہ فردین کے ساتھ ہے اور اب فیاض کا" "نمبر بند جا رہا ہے تو میں نے سوچا اُنکو کال کر لُوں۔۔۔۔۔۔۔

فردین صاحب کا نمبر میرے پاس تو نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"اُسکی بات پر اشنہ مایوسی سے گہرا سانس" بھر کر رہ گئی کہ جس چیز کو حاصل کرنے کے لیے اتنے جُھوٹ اور ڈرامے کر رہی تھی وہ تو اُسکے پاس تھی نہ۔

"پر مینیجر صاحب کے پاس ضرور ہو گا، وہ بھی اُنکے کالج فرینڈ رہ چُکے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

ارے تو جائیے نہ، جلدی سے نمبر لے کر آئیے۔۔۔۔۔۔۔۔"اُس کے کہنے پر وہ چلا گیا اور پانچ منٹ" بعد آیا تو اُس نے ایک چِٹ اشنہ اعوان کی طرف بڑھائی جس نے کسی خزانے کی طرح اُسے بے تابی سے پکڑا تھا۔

اوکے شُکریہ مسٹر ثقلین، بائے۔۔۔۔۔۔۔"وہ جلدی میں کہتی اُسکا جواب سُنے بغیر باہر اپنی گاڑی" میں آئی اور کاغذ پر لکھے فردین کے نام اور نمبر کو لبوں سے لگا لیا۔

اب تُمہارے تک آنا مُشکل نہیں رہا فردین۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ مُسکرائی تھی اور پھر اس نام پر غور کرتی وہ کُچھ چونکی۔

زرلش کے شوہر کا بھی یہی نام تھا، کئی نام ایک جیسے ہوتے ہیں، ویسے بھی کہاں زرلش اور کہاں میرا فردین، اُسکا کوئی اُس جیسا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔"وہ دل کو تسلی دیتی گاڑی سٹارٹ کر گئی۔

"______________________________"

فردین مُصطفی نے ٹائم دیکھا جہاں شام کے چھ بج گئے تھے وہ گہرا سانس بھرتا سب پیپرز فائل میں رکھتا اپنا لیپ ٹاپ آف کرنے لگا آجکل اُس کے اُوپر کام کا بہت برڈن تھا اُسکی پروموشن ہونے والی تھی جس کے بعد اُسے گاڑی بھی ملنے والی تھی اس لیے وہ دن رات اپنی پُوری جان لگا رہا تھا تاکہ وہ ہر معیار پر پُورا اُتر سکے حالانکہ اُسکے محنتی ہونے پر کسی کو کوئی شک نہ تھا وہ اپنی قابلیت اور محنت کے بل بوتے پر ہی اتنی اچھی پوسٹ پر کام کر رہا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ آفس سے نکلتا اپنی بائیک کی طرف ابھی بڑھ ہی رہا تھا کہ اُس کے سیل فُون کی بجتی ٹون نے اُسے اپنی طرف متوجہ کیا اُس نے پاکٹ سے سیل نکال کر دیکھا جہاں کوئی اجنبی نمبر جگمگا رہا تھا اُس نے یس کا بٹن پُش کر کے سیل کان سے لگایا۔

"فردین مُصطفی ازا سپیکنگ۔۔۔۔۔۔۔"

شُکر ہے تُمہاری آواز تو سُننے کو ملی، اتنی دیر سے میں ٹرائی کر رہی تھی مگر نمبر آف جا رہا تھا"

کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" دوسری کسی نسوانی آواز پر نہ صرف وہ حیران ہوا تھا بلکہ اُس کے لب و لہجے پر بھی حیرانگی سے بول اُٹھا۔

"ایکسیوز می محترمہ، کون ہیں آپ۔۔۔۔۔۔"

اشنہ اعوان، بُھول گئے مجھے، حالانکہ میں تو اس رات کے بعد ایک پل کو بھی آپکو بُلا نہیں پائی"

"ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اشنہ اعوان۔۔۔۔۔۔" وہ زیر لب بولا پھر جیسے دماغ میں ایک جھماکا ہوا تھا اور لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے تھے۔

"کال کرنے کا مقصد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آئم صوری، ایک تو تُم نے میری اُس رات ہیلپ کی اور اُلٹا میری وجہ سے تُمہیں شرمندگی بھی اُٹھانا پڑی۔۔۔۔۔۔"

"اوکے ہو گیا، میں نے آپکی صوری قبول کر لی اب۔۔۔۔۔۔۔"

"اب، اب اگر تُم نے مُجھے معاف کر دیا ہے تو ہماری دوستی ہو جانی چاہئیے۔۔۔۔۔۔"

واٹ، لیکن مُجھے آپ سے دوستی تو دُور کی بات ہے، بات بھی نہیں کرنی اوکے بائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ فُون بند کرنے لگا۔

"ارے سُنو، رُکو تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

دیکھئیے مس اعوان میں آپکو نرمی سے کہہ رہا ہوں کہ مُجھے آپ میں کسی قسم کی دلچسپی نہیں تو آپ مُجھے یوں پریشان مت کریں۔۔۔۔۔۔۔۔" فردین نے سپاٹ انداز میں نہ صرف کہا تھا بلکہ کال بند کر کے اُسکا نمبر بھی بلاک لسٹ میں ڈال دیا تھا دوسری طرف اشنہ تو بلبلا کر رہ گئی۔

تُمہیں نہیں تو کیا کروں مجھے تو تم میں دلچسپی ہے نہ فردین بلکہ محبت، ہاں محبت ہو گئی ہے مُجھے تُم سے فردین۔۔۔۔۔۔" وہ مُسکرائی تھی پھر اُسکا اظہار اگلے دن اس نے اُس کے سامنے بھی کر دیا تھا جہاں وہ اسے اپنے سامنے دیکھ کر حیران ہی تو ہو گیا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آپ یہاں کیسے۔۔۔"

اگر تُم اس طرح مُجھے ہر نمبر سے بلاک کرتے جاؤ گئے تو مجبور ہو کر تُمہارے آفس تو آؤ نگی"

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کُرسی پر ٹک گئی تو فردین مُصطفی نے ناگواری سے دیکھا جو بلیک شارٹ کیپری پر شارٹ ریڈ شرٹ پہنے لیئر کٹ بالوں کو کیچر میں جکڑے بغیر میک اپ کے اُسکی طرف دیکھ رہی تھی۔

پوچھ سکتا ہوں ایسی بھی کیا مجبوری ہے آپکو جو آپ اس طرح کی حرکتیں کرتی پھر رہی ہیں پہلے پولیس اسٹیشن بلوا کر آپ نے میری اور میرے دوست کی انسلٹ کی اور اب یوں میرے آفس آکر تماشہ کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"آئم صوری فردین وہ ایک غلط فہمی تھی جس۔۔۔۔۔۔۔۔"

لیکن مجھے ہنڈرڈ پرسنٹ شیورٹی ہے کہ وہ غلط فہمی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔"اُس کے مظبوط لہجے اور یقین پر دوپل کو وہ ہونٹ بھینچ گئی پھر گہرا اسانس لیتی کہہ گئی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہاں ٹھیک کہاں تُم نے وہ میں نے جان بوجھ کر کیا تھا کیونکہ میں تُم تک پہنچنا چاہتی"

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔"اُسکی بات پر وہ چونکا نہیں تھا بلکہ بے تاثر چہرہ لیے اُسے دیکھ رہا تھا جو اُٹھ کر اس

کے قریب آئی تھی۔

مُجھے پتہ ہے کہ تُمہیں غُصہ آتا ہے مُجھ پر کہ میں تُمہیں پریشان اور تنگ کر رہی ہوں پر میرا مقصد"

تُمہیں تنگ کرنا نہیں ہے فردین، میں تو بس تُم سے بات کرنا چاہتی ہوں تُم سے دوستی کرنا چاہتی

"ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پر مُجھے تو آپ سے نہ دوستی کرنی ہے اور نہ بات۔۔۔۔۔۔۔"وہ اس سے دور ہوا تھا۔"

"پر کیوں۔۔۔۔۔۔؟"

"میں نے آپ سے پوچھا کہ کیوں آپ مجھ سے دوستی کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔۔"

کیونکہ آپ مجھے اچھے لگتے ہیں بلکہ اچھے نہیں آپ مجھے بہت اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"اُسکی بات"

پر تو وہ بھونچکا ہی رہ گیا تھا شاید اُسے اشنہ اعوان سے اس بات کی توقع نہ تھی کہ وہ یوں اپنی شرم و حیا کو

بُھول کر ایسے اظہار کرے گی اُسکی نظروں میں اپنے لیے ستائش تو وہ پہلے سے ہی دیکھ چُکا تھا۔

"آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہاں ابھی تک تو اپنے ہوش و حواس میں ہوں آگے کا پتہ نہیں مجھے، پر یہ سچ ہے فردین کہ مُجھے تُم سے " محبت ہو گئی ہے میں ان چار دنوں سے مسلسل تُمہیں ہی سوچ رہی ہوں، آنکھیں بند کرتی ہوں تو تُمہارا چہرہ ہی آنکھوں میں آسماتا ہے، میں نے بڑی کوشش کی خُود کو روکنے کی مگر تُمہاری پہلی نظر کا تیر میرے دل میں ایسا پیوست ہوا ہے کہ مُجھے تُمہارے علاوہ کوئی اور نظر ہی نہیں آتا۔۔۔۔۔۔"کیا کُچھ نہیں تھا اُسکی آنکھوں میں محبت، والہانہ پن اور چاہت کے پیام اور اُسکا لہجہ اور انداز ہر چیز سے محبت چھلک رہی تھی یہاں کوئی عام سامرد ہوتا تو اُسکی لو دیتی آنکھوں کی گرمی سے ہی پگھل جاتا جو اپنی عزت نفس اور انا مجروح کر کے اپنا دل اُسے دے نہیں رہی تھی بلکہ اُس کے قدموں میں رکھ رہی تھی مگر یہاں سامنے فردین مُصطفیٰ تھا جسے بے باک لڑکیاں زہر لگتی تھیں اور اس ٹائم اشنہ اعوان بھی اُسے زہر سے کم نہ لگ رہی تھی۔

میرے خیال میں بہت فضول بول لیا آپ نے اب آپکو چلے جانا چاہیئے۔۔۔۔۔۔"وہ سرد انداز" میں بولا تو اشنہ اعوان کی آنکھوں میں اپنی محبت کی ناقدری پر نمی چمکنے لگی۔

یہ میری محبت میرے جذبات یہ سب تُمہیں فضول لگ رہا ہے فردین۔۔۔۔۔۔۔"وہ جیسے بے" یقین تھی۔

ہاں میری نظر میں یہ سب فضول ہے کیونکہ آپ جسے محبت کہہ رہی ہیں وہ صرف وقتی کشش کے " علاوہ کُچھ نہیں آپ ایک بندے سے اگر متاثر ہوئے ہیں تو اُسکا یہ مطلب نہیں کہ آپکو اس سے محبت بھی ہو گئی ہے، یہ سب ذہنی خرافات ہیں، خُود کو کسی اور کام میں مصروف رکھیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اب کی بار وہ کُچھ نرمی سے سمجھانے لگا تھا کیونکہ وہ اس عمر کی لڑکیوں کے جذباتی پن سے اچھی طرح واقف تھا جو وقتی اُبال کو زندگی سمجھنے لگتی ہیں۔

ایک دن، دو دن یا تین دن کتنے دن ہم کسی کو اٹریکشن میں یاد رکھ سکتے ہیں، چار دنوں سے تُم میرے " دل پر میرے حواسوں پر چھائے ہوئے ہو اور تُم کہتے ہو وقتی کشش؟ وقتی اٹریکشن کسی کو یوں بے چین نہیں کرتی یوں راتوں کی نیند نہیں چھین لیتی، صرف تُم ہی نہیں بہت سارے مرد میری زندگی سے گُزرتے ہیں جن کو دیکھا ہے اُن کے لیے ایسا کیوں نہیں محسوس ہوا، صرف تُم ہی کیوں میرے دل میں بسے ہو، تُمہارے لیے کیوں میرے دل نے دروازہ کھولا ہے صرف تُم ہی کیوں جس کے لیے یہ دھڑکتا ہے تُمہاری طلب میں ہی کیوں پاگل ہو رہا۔۔۔۔۔۔۔۔"اُسکی آنکھوں سے آنسو پھسلے تھے جن پر فردین نے لب بھینچ کر خُود کو کُچھ بھی سخت کہنے سے روکا تھا۔

آپ جائیں یہاں سے، میں اس وقت اپنے آفس میں کوئی تماشا نہیں چاہتا، یہ سب آپکی ذہنی خرافات" ہیں اسے خُود ہی سُلجھائیے، میرے پاس آپکے کسی مرض کا کوئی علاج نہیں، جا سکتی ہیں

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ درشت لہجے میں باہر کی طرف اشارہ کرتا اپنا رُخ موڑ گیا اشنہ اعوان پانی سے بھرے نین کٹوروں سے اُسکی پُشت کو دیکھتی اُس کے رُوم سے نکلی تھی جو اسکے جانے پر تشکر کا سانس بھرتا کُرسی پر ٹکا تھا۔

فضول لڑکی۔۔۔۔۔۔۔"وہ بڑبڑایا تھا۔"

"_______________________________________"

اور پھر جب شام کو وہ اپنا کام نبٹا کر باہر نکلا تو یہی فضول لڑکی اُسے باہر کھڑی نظر آئی ایک لمحے کو تو اُسکا دماغ بھک سے اُڑا تھا کہ وہ اس کے آفس میں اُسکی عزت خراب کر کے ہی رہے گی۔

آپ، آئی کانٹ بلیوات کہ آپ میری سوچ سے بھی زیادہ چیپ اور گری ہوئی نکلیں گئیں، جتنا زیادہ" آپ ایسی حرکتیں کر رہی ہیں اُتنا زیادہ آپ میری نظروں سے گر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُسکے قریب آتا حقارت سے بولا مگر وہ اسکے حقارت بھرے لہجے کو بھی مُسکرا کر ہضم کر گئی۔

"اور میری محبت وہ نظر نہیں آرہی تُمہیں، یہ کیوں نہیں سوچ رہے تُم کہ میں اگر یہ چیپ حرکتیں کر رہی ہوں تو کیوں، تُمہاری محبت میں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بھاڑ میں گئی میرے نزدیک ایسی بیہودہ محبت جو یوں ذلیل و خوار کرے آپکو کسی کی نظروں میں۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تو کیوں کر رہے ہو مجھے اور میری محبت کو یوں ذلیل، قبول کیوں نہیں کر لیتے تُم۔۔۔۔۔" وہ بھی اُسی کے انداز میں بولی اُسکی بات فردین مُصطفی کے چہرے پر بُلا کی سختی آئی تھی۔

"قبول کی بات کر رہی ہو، محبت وہ بھی تُم سے، تُمہیں پسند کرنا تو دور کی بات میرا دل تم پر ایک نظر ڈالنے کو نہیں کرتا اشنہ اعوان۔۔۔۔۔۔" نفرت کی انتہا تھی اُسکی آنکھوں اور لہجے میں بھی وہ نفرت کے ان تیروں سے گھائل تو ہوئی تھی مگر پھر لبوں پر مُسکراہٹ اور آنکھوں میں نمی لیے بولی۔

"اور میرا دل تُم سے نگاہ ہٹانے کو نہیں کرتا فردین، ساری زندگی بھی یوں ذلیل کرتے رہو گئے تو اُف نہیں کرونگی۔۔۔۔۔۔" وہ محبت کی پجارن تھی فردین نے ایک نظر اپنے پاس سے گُزرتے اپنے آفس کے لوگوں پر ڈالی جو روتی لڑکی اور اسے کافی حیران نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تُم مجھے میرے آفس میں ذلیل کروا کر ہی دم لو گی کیا، کتنی دفعہ کہوں کہ مُجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں کیونکہ نہ صرف میں شادی شُدہ ہوں بلکہ اپنی بیوی سے محبت بھی کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔" اشنہ اعوان کے لیے اُسکا یہ سچ ناقابل برداشت تھا ایک پل کو تو گُم صُم ہو گئی تھی مگر دوسرے لمحے ہی کُچھ سوچ کر مُسکرائی اُسکی مُسکراہٹ پر فردین حیران ہوا تھا۔

"جُھوٹ بول رہے ہو تم، مجھے پتہ ہے تم مجھ سے جان چھڑوانے کے لیے ایسا بول رہے ہو مگر میں تُمہارے اس جُھوٹ پر یقین نہیں کرونگی جس میں تُم اپنے اور میرے درمیان تھوڑا سا فاصلہ بھی ڈالنے کی کوشش کرو گئے۔۔۔۔۔۔"

"اوکے تو رہو اپنی خُوش فہمیوں میں، مگر آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔۔۔۔۔۔۔" وہ کہتا ہوا اپنی بائیک پر بیٹھتا اُسے کِک لگاتا چلا گیا تھا اشنہ اعوان جو اُس کے سامنے خُود کو مضبوط ثابت کر رہی تھی اپنی گاڑی میں بیٹھتے ہی صبر ہار گئی تھی۔

" ________________________________ "

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کیا بات ہے اشنہ، ایک تو تم چار دنوں سے یونی نہیں آئی، آج آئی بھی ہو تو گُم صُم، خیر تو ہے" نہ۔۔۔۔۔۔۔۔"زرلش نے اشنہ اعوان کو کسی غیر مری نُقطے پر نظر جمائے دیکھ کر پوچھا کہ آج اُس نے کوئی بھی لیکچر اٹینڈ نہیں کیا تھا۔

کُچھ بھی تو نہیں۔۔۔۔۔۔"وہ گھاس نوچنے لگی۔"

تُم جیسی پرفیکٹ بندی کو ہو بھی کیا سکتا، تم لوگوں کی تو آئیڈیل لائف ہے نہ کوئی فکر نہ کوئی" مجبوری، گھر میں نوکروں کی ریل پیل اور یہ لمبی لمبی گاڑیاں، جو چاہے حاصل کر سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔"زرلش جو اشنہ اعوان سے شُروع سے ہی بہت امپریس تھی اور جب اشنہ اعوان نے اس کے آگے دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا وہ تو خُود پر فخر محسوس کرنے لگی تھی کہ اشنہ اعوان عربوں کی جائیداد کی اکلوتی وارث نے اُسکی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔

دولت سے کُچھ حاصل نہیں ہوتا زری، قسمت اور مقدر بس انکا ساتھ ہونا چاہئیے، اگر ان بنگلوں اور" لمبی لمبی گاڑیوں سے کُچھ حاصل ہوتا تو میں سب کُچھ وار کر اُسے حاصل کر لیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ جلتی آنکھوں سے فردین مُصطفی کے عکس کو یاد کرتے بولی مگر زری کے نمبر پر کال آنے کی وجہ سے وہ اُسکی آخری بات سُن نہ پائی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آؤ آج تُمہیں کسی سے ملواتی ہوں، آج مجھے کوئی خاص انسان پک کرنے آیا ہے۔۔۔۔۔۔۔"زرلش" کے چہچہاتے لہجے پر وہ بے دلی سے اُٹھ کر اُسکے ساتھ باہر گیٹ پر آئی جہاں اُسکی نظر ایک طرف اُٹھی تو ساکت ہی ہوگئی تھی وہ بیلو جینز پر سکن شرٹ ذیب تن کیے بلاشبہ فردین مُصطفی تھا۔

فردین۔۔۔۔۔۔"دونوں کے لبوں سے ایک ساتھ ادا ہوا تھا مگر دونوں سُن نہ پائیں کیونکہ دونوں" کی نظریں اُس پر ٹکیں تھیں جو ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر چونک اُٹھا تھا اور قدم اُٹھاتا انکے نزدیک آیا تھا۔

اشنہ یہ ہے فردین مُصطفی، جس سے ملنے کی تُمہاری بہت بڑی خواہش تھی، اور فردین یہ میری بہت" اچھی دوست اشنہ اعوان۔۔۔۔۔۔۔۔"زرلش مُسکراتے ہوئے دونوں کا تعارف کروا رہی تھی جو ایک دوسرے کو دیکھتے ساکت تھے فردین تو اُسے زرلش کی دوست کے رُوپ میں پاکر ہضم نہ کر پا رہا تھا جبکہ اشنہ اعوان کی حالت تو اس وقت ایسی تھی کہ وہ نہ کُچھ سُن پا رہی تھی نہ کُچھ دیکھ پا رہی تھی بلکل پتھرائی نظروں سے فردین کو دیکھتی وہ اس تلخ حقیقت کو برداشت کر رہی تھی جو اُسکی جان نکال کر لے گئی تھی ہاں شاید جان نکلنا اسے ہی تو کہتے ہیں جس چیز کی تڑپ میں آپ دن رات مبتلا ہو وہ کسی اور کی جھولی میں آگرے یہی تو تکلیف ہوتی ہے جو انسان کے اندر تک کو چیر دیتی ہے جس تکلیف سے اس

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وقت اشنہ اعوان گُزر رہی تھی وہ بلکل پتھر کا مجسمہ لگ رہی تھی بس اُسکی آنکھوں سے گرتا پانی اُسکے زندہ ہونے کی پیش گوئی کر رہا تھا۔

کیا ہوا اشنہ، تُم ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"زرلش چونکی تھی اور بے ساختہ اُسکا کندھا ہلا کر اُسے" ہوش کی دُنیا میں لائی تھی جو وہ نہیں جانتی تھی کہ کتنا اذیت ناک تھا اُسکے لیے ہوش کی دُنیا میں قدم رکھنا۔

ہاں، میں، میں ٹھیک، میں چلتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔"چھلستے آنسو بکھرتا لہجہ اور ڈگمگاتے قدم کُچھ بھی تو" نظر انداز کرنے والا نہیں تھا اس محبت کی ماری کا اور اس دفعہ فردین مُصطفی بھی اُسے شاید نظر انداز نہیں کر پایا تھا اس لیے تو اُسکی آنکھوں میں بھی پہلی بار نفرت اور ناپسندیدگی نہیں بلکہ تاسف کا تاثر اُبھرا تھا۔

لگتا اُسکی طبعیت نہیں ٹھیک، صُبح سے ایسے گُم صُم بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔"اُس کے جانے کے بعد" زرلش نے کہا جس پر فردین نے گہرا سانس لیا۔

تُم نے کب سے اس طرح کی لڑکیوں سے دوستی شروع کر لی، چلو اب۔۔۔۔۔۔۔"فردین کو اب نئ" پشیمانی آگری تھی وہ جانتا تھا یہ چُپ کر کے نہیں بیٹھے گی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بہت اچھی ہے وہ، امیر چاہے جتنی بھی ہے پر غرور اور تکبر یا بُری عادتیں جو اپر کلاس کی لڑکیوں میں پائی جاتیں کُچھ بھی ایسا نہیں ہے اشنہ میں۔۔۔۔۔۔۔۔" زرلش کو لگا شاید وہ اُسکی امیریت پر تبصرہ کر رہا تھا اس لیے جھٹ صفائی کو بولی۔

مجھے نہیں اشنہ نامہ سُننا، یہ بتاؤ کب جان چُھوٹ رہی تُمہاری اس یونی سے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بائیک چلاتا پوچھنے لگا اصل میں وہ نہیں چاہتا تھا کہ دونوں اب ساتھ رہیں۔

دو ماہ تک۔۔۔۔۔۔" وہ شرمیلی مُسکان لبوں پر سجا کر بولی کیونکہ اُسکی رُخصتی پیپرز کے بعد طے پائی تھی۔

" ________________________________ "

وہ جس حالت میں گھر آئی تھی اُس نے شُکر کیا تھا کہ تہمینہ اعوان گھر نہ تھیں وہ سیدھا اپنے کمرے میں آئی اور گرنے والے انداز میں بیڈ پر بیٹھی تھی جس طرح وہ گاڑی چلا کر یہاں تک پہنچی تھی یہ بس وہ جانتی تھی یا رب۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ چیخ اُٹھی تھی اور بلک بلک کو رونے لگی تھی تقدیر کے اُس مذاق پر جو اُسکی جان پر بن گیا تھا اس وقت وہ اُس پرندے کی طرح پھڑ پھڑا رہی تھی جس کی نہ تو جان نکل رہی ہوتی ہے اور نہ اُسے سکون مل رہا ہوتا ہے۔

مُجھے محبت بھی ہوئی تو کس سے، اپنی دوست کے شوہر سے، کسی اور کے شوہر سے محبت ہو گئی" مجھے، کیسے ہو گئی؟ اگر ہو گئی تھی تو وہ کسی اور کا کیسے ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔"وہ تڑپ رہی تھی بلکہ یوں کہنا آسان ہو گا کہ تڑپ تڑپ کر مر رہی تھی۔

نہیں اُتنا بُرا مذاق میرے ساتھ، نہیں یہ جُھوٹ ہے کاش یہ جُھوٹ ہو تا کاش۔۔۔۔۔۔"سر کو ہاتھوں میں تھام کر چلانے لگی تھی پھر اُٹھی اور طیش کے عالم میں ڈریسنگ پر پڑی چیزوں کو ہاتھ سے نیچے پھینک دیا پھر بیڈ شیٹ کشن ہر چیز کو مار گراتی چلی گئی دس منٹ کے اندر پُورے کمرے کا نقشہ بدل کر رکھ دیا تھا پھر بھی جیسے کسی پل چین نہ آ رہا تھا تو اپنے دونوں ہاتھوں سے ڈریسنگ مرر کو مارنا شُروع ہو چُکی تھی اندر کے اضطراب کو ختم کرنے کے لیے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ ذخمی کر چُکی تھی مگر دل کا درد تھا کہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"____"

آخر آپکو ہو کیا گیا تھا اشنہ، اس بات کا جواب کیوں نہیں دے رہی آپ۔۔۔۔۔۔" تہمینہ اعوان کو جب جینی کے زریعے اسکی حالت کا پتہ لگا وہ اپنی میٹنگ کینسل کرتی پہلی فرصت میں گھر آئیں تھیں اس کے ذخمی ہاتھوں ہر مرہم پٹی کروا کر جینی کو اسکا کمرہ ٹھیک کرنے کا بول کر اسے اپنے رُوم میں لے کر آئیں۔

آخراس فرسٹریشن کا مطلب کیا تھا اشنہ، اپنی حالت دیکھ رہی ہیں آپ، کیا کسی نے کُچھ کہا ہے۔۔۔۔۔۔" وہ اسکے سلکی بالوں کو سُلجھاتے ہوئے نرمی سے بولیں تو اشنہ نے سر نفی میں ہلایا۔

کُچھ نہیں مما، بس پتہ نہیں کیا ہوا، سب بُرا لگنے لگا سب کُچھ ماما، یہ گھر میرا رُوم اور اپنا آپ، دل کر رہا ہے ختم کر دُوں خُود کو۔۔۔۔۔۔۔"

اشنہ۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکی جنونیت اور شدت پسندی پر حیران ہی تو رہ گئیں۔"

کیا کسی نے کُچھ کہا ہے آپ سے، یونی میں بد تمیزی کی کسی نے، آپ اُسکا نام بتاؤ میں سب ہینڈل کر لونگی، آپ ایسا کرو اپنی خالہ کے پاس پیرس چلے جاؤ، آپ کا دل بہل جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com

"نہیں مجھے کہیں نہیں جانا اور یونی میں بھی مجھے کسی نے کُچھ نہیں کہا ہے مما۔۔۔۔۔۔۔"

تو ہوا کیا ہے پھر آپکو، کُچھ پتہ بھی تو چلے، کیوں اپنی مما کو پریشان کر رہے ہو، ابھی تو آپکے پاپا کو نہیں پتہ چلا ورنہ اُنکا تو پتہ ہے آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔" تہمینہ اعوان نے پیار سے اُسکی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔

مما یہاں تکلیف ہو رہی ہے بہت، بے حد، مُجھ سے برداشت نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔۔" وہ اُنکا ہاتھ دل پر رکھ کر رو دی تھی جبکہ وہ پریشان سی ہو کر جینی کو آواز دینے لگیں۔

جی میم۔۔۔۔۔۔۔" وہ دوڑی آئی۔"

ڈاکٹر انفال کو کال کرو جلدی، بولو پانچ منٹ میں آئیں۔۔۔۔۔۔۔" اُنکے حکم پر وہ سر ہلاتی چلی گئی۔"

اشنہ میری جان۔۔۔۔۔۔" وہ اس کے آنسو صاف کرنے لگیں جو پھسلتے ہی جا رہے تھے اشنہ بے بس ہو کر روئے چلی جا رہی تھی۔

" ________________________ "

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ کسی بات کی سٹریس لے رہی ہے، اسے اس گُھٹن زدہ ماحول سے نکالو کُچھ دن کے لیے ورنہ یہ ٹینشن اسکے نروس سسٹم کو ویک کر سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ڈاکٹر انفال اشنہ کو انجیکشن لگاتے ہوئے بولیں جس سے تہمینہ اعوان پریشان سی ہو کر اشنہ کو دیکھنے لگیں جو نیند میں چلی گئی تھی مگر اُسکے رخساروں پر آنسوؤں کے نشان اُنکا دل چیر گئے تھے۔

"پتہ نہیں کیا ہو گیا ایک دم سے اسے، پہلے تو کبھی ایسا نہیں کیا اس نے، اسکے بابا آتے ہیں تو اسے ورلڈ ٹور پر لے کر جانے کا پروگرام بناتے ہیں۔۔۔۔۔۔"وہ گہرا سانس بھر کر بولیں تو ڈاکٹر انفال سر ہلا گئیں۔

اور پھر رات تک اشنہ نے خُود کو کافی حد تک سمھنبال لیا تھا اس لیے تہمینہ اعوان اور صغیر اعوان کو مطمئن کرتی وہ اپنے کمرے میں آئی ذخمی ہاتھ سے موبائل کو پکڑتی فردین مُصطفی کا نمبر ری ڈائل کر گئی جو دوسری بیل پر ہی کال پک کر لی گئی تھی۔

"فردین مُصطفی از ہیر۔۔۔۔۔"اُسکی گھمبیر آواز اشنہ کی آنکھیں نم کر گئی۔

"کوئی بولے بھی تو۔۔۔۔۔۔"اب کہ جھنجھلائی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی اشنہ نے کال بند کر دی اور ایک سسکی لیتی آنکھیں بند کر گئی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

" ______________________________ "

اگلے دن وہ زرلش کے گھر میں موجود تھی جو اسے بنا بتائے اپنے گھر آنے پر کافی حیران ہوئی تھی۔

اشنہ تم، آؤ نہ۔۔۔۔۔۔۔۔"زرلش کے کہنے پر وہ اُسکی ماما اور بہن سے ملتی اس کے کمرے میں چلی آئی۔

"کیا کھاؤ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔"

کُچھ بھی نہیں، تم یہاں آؤ بیٹھو مُجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے ساتھ بٹھایا تو زرلش بھی اُس کے چہرے کے نافہم تاثرات دیکھ کر کُچھ اُلجھی تھی۔

جو بات میں تُم سے کرنے والی ہوں وہ کوئی بھی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ بات تو کرنے والی ہے نہیں پر" میں مجبور ہوں زری، پلیز مُجھے معاف کر دینا۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ زری کا ہاتھ تھام کر کہتی اُسے پریشان کر گئی۔

"کیابات ہے اشنہ، معافی کیوں مانگ رہی ہو، تُم کہہ دوجو کہنا ہے۔۔۔۔۔۔"

مجھے محبت ہو گئی ہے، مجھے تُمہارے شوہر فردین مُصطفی سے محبت ہو گئی"

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"بات اتنی آسان نہ تھی جتنی آسانی سے وہ کر گئی تھی۔

"______________________________"

بات اتنی آسان نہ تھی جتنی آسانی سے وہ کہہ گئی تھی اور یہ اشنہ بھی جانتی تھی اس لیے اُس مُشکل بات کو ہضم کرنے کے لیے زرلش کو کُچھ پل درکار تھے جو وہ ششدر سی رہ گئی تھی۔

میں نے جب اُسے دیکھا مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ تُمہارا شوہر ہے، مجھے اس سے محبت ہوئی تب بھی نہیں" جانتی تھی، جب میں اُس کے پیچھے بھاگتی پھر رہی تھی تب بھی معلوم نہ تھا، جب اُس کے سامنے اپنی عزت نفس کو کُچل کر اظہار کیا تھا تب بھی معلوم نہیں تھا کہ میں کسی کے شوہر بلکہ اپنی دوست کے شوہر کے سامنے یہ سب کر رہی ہوں ورنہ شاید میں خُود کو سمجھا لیتی اپنے قدم واپس موڑ لیتی مگر جب یہ جانا تو میں بہت آگے نکل چکی تھی، وہاں سے واپسی اب ناممکن ہے زری۔۔۔۔۔۔"اُسکی آنکھوں سے آنسو بے اختیار ہوئے تھے جو زرلش کے ساکت وجود میں ہلچل مچا گئے تھے۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ تُم کیا کہہ رہی ہو، یہ۔۔۔۔۔۔"اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے جو اُس کے سامنے اُس کے شوہر سے اظہار محبت کا اعتراف کر رہی تھی۔

"مجھے پتہ ہے یہ سب تکلیف دہ ہے تُمہارے لیے مگر میں۔۔۔۔۔۔۔"

جب یہ جانتی ہو کہ یہ سب تکلیف دہ ہے میرے لیے تو پھر کیوں آئی ہو میرے پاس۔۔۔۔۔۔"اب کہ بار اُسکا لہجہ کُچھ تلخ ہوا تھا جسکو اشنہ نے محسوس کیا تھا۔

"کیا تُم اپنا شوہر میرے ساتھ شیئر کر سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"

کیا۔۔۔۔۔۔۔"زرلش تو بھونچکی رہ گئی تھی بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی جو پُر امید نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ہوش میں تو ہو تُم اشنہ اعوان، وہ میرا شوہر ہے کوہی کتاب نہیں جسے تُم شیئر کرنے کی بات کر رہی ہو، ایسا کہتے ہوئے بھی تُمہیں شرم آنی چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔"

شرم آئی تھی زری، آبھی رہی ہے پر کیا کروں زری یہ درد سہا نہیں جا رہا، پلیز تُم فردین کو کہو گی تو وہ مُجھ سے بات کرے گا میری طرف دیکھے گا بھی ورنہ میں مر جاؤ نگی۔۔۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تو مر جاؤ اشنہ اعوان، ویسے بھی کسی دوست سے اُسکا سہاگ مانگتے ہوئے تُمہیں مر ہی جانا چاہئیے" تھا، پر تم مری نہیں کیونکہ تم ڈھیٹ ہو، مجھے تو خُود سے بھی شرم محسوس ہو رہی ہے تُمہیں اپنا دوست کہتے ہوئے، نکل جاؤ میرے گھر سے مجھے اب تم سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا۔۔۔۔۔۔۔" زرلش سپاٹ انداز میں کہتی رُخ موڑ گئی تھی اشنہ نے سختی سے اپنے لب بھینچ لیے۔

تُم جو مانگو گی میں تُمہیں دینے کو تیار ہوں بس تُم فردین مُصطفیٰ مُجھے دے دو، مکمل نہ سہی آدھا تو دے" سکتی ہو نہ، ہم دونوں اُسکے ساتھ رہ سکتی ہیں تُم چاہے چھ دن اُسے اپنے پاس رکھنا ایک دن بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

یہاں کوئی اور لڑکی ہوتی تو اُسکا مُنہ میں تھپڑوں سے لال کر دیتی مگر تم دوست تھی اس لیے کہہ رہی" ہوں دفعہ ہو جاؤ میری نظروں سے اور ہماری زندگیوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" زرلش چیخ کر اسکی بات کاٹ گئی اور پھر روتے ہوئے اسکے گھر سے بھاگ گئی تھی۔

"   "

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور زرلش نے یہ بات جب فردین مُصطفی کے گوش وگزار کی تو کُچھ لمحوں کے لیے وہ بھی بولنے کے قابل نہ رہا تھا۔

"تُم مجھ سے کیوں یہ سب چُھپایا فردین۔۔۔۔۔۔۔۔"

اتنی خاص بات نہ تھی زری، پر مجھے نہیں پتہ تھا وہ اس حد تک آجائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ ابھی بھی بے یقین تھا۔

یہ امیر لوگ ہوتے ہی ایسے ہیں انکو نہ تو اپنی عزت کی پرواہ ہوتی نہ دوسروں کی، بس آج سے کبھی "بھی تم اُسے ملو گئے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے کونسا میں جا کر ملتا تھا اسے۔۔۔۔۔۔۔"فردین نے ناگواری سے کہا تھا۔"

ہاں پر اب وہ ملنے بھی آئے تو مت ملنا، میں تو پچھتا رہی اُس سے دوستی کر کے، دیکھو تو اُوپر سے تُمہیں "شئیر کرنے کی بات کر رہی ہے، اتنی گری ہوئی بات وہ کر کیسے سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس سے کوئی بھی گری ہوئی حرکت ایکسپٹ کی جاسکتی ہے، تم یہاں رہو میں کسی کام سے جا رہا ہوں" ابھی آتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔"فردین اُسے کہہ کر وہ باہر آیا اور موبائل نکال کر اشنہ اعوان کا نمبر ملایا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نمبر تو پہچان چکی ہو گئی تم اور آواز بھی، میں تم سے ملنا چاہتا ہوں اپنے گھر کا ایڈریس سینڈ کرو" مجھے۔۔۔۔۔۔"اتنا کہہ کر اُس نے کال کاٹ دی جبکہ اشنہ اعوان حیران ہوتی اُسے ایڈریس سینڈ کر گئی جو دس منٹ کے بعد اُس کے گھر اُس کے سامنے تھا۔

فردین تم یہاں۔۔۔۔۔۔۔"وہ خوشگواریت سے کہتی مُسکرائی تھی مگر اُس کے چہرے کے پتھریلے" تاثرات پر ٹھٹھک کر دیکھنے لگی۔

جب کہا تھا کہ مجھ سے دور رہو تو تم کیوں گئی زری کے پاس، جب مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں تو اُس" "سے یہ سودا کرنے کیوں گئی تم۔۔۔۔۔۔۔۔

تم زری سے پیار کرتے ہو اُسے چھوڑ نہیں سکتے تو نہ چھوڑو میں کب کہہ رہی ہوں کہ تم اُسے چھوڑو" یہی کہنے میں زری کے پاس گئی تھی کہ ہم دونوں ایک ساتھ رہ سکتی ہیں ہیں بہت سے لوگ دو دو بیویوں "کے ساتھ رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

شرم آنی چاہیئے تُمہیں ایسا سوچتے ہوئے بھی پر افسوس تُمہارے اندر تو شرم ہے ہی نہیں اگر تُم میں" شرم ہوتی تو تُم یوں اپنی دوست کا گھر برباد کرنے کا نہ سوچتی اشنہ

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اعوان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فردین مُصطفی نے اُسے شرم دلانی چاہی تھی مگر وہ ڈھیٹ تھی اور اُسکی اگلی بات نے یہ ثابت بھی کر دیا تھا کہ فردین مُصطفی کی باتوں کا اُس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

شرم کس بات کی، میرے نزدیک اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے کُچھ بھی کرنا پڑے تو کر دینا چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔"

چاہے بغیرتی کی آخری حد کو بھی کراس کرنا پڑے ہے نہ مس اعوان۔۔۔۔۔۔۔"فردین مصطفی کے طنزیہ لب ولہجے میں ایک کاٹ تھی جس سے اشنہ اعوان کا چہرہ سُرخ ہوا تھا مگر وہ ہضم کر گئی تھی آخر محبوب جو تھا اُسکا اور محبوب کے مُنہ سے نکلی ہر بات اُس کے لیے کسی امرت سے کم نہ تھی۔

تُم اسے کُچھ بھی کہو، بے شرمی یا بیغیرتی میرے نزدیک یہ محبت ہے جو میں تُم سے بہت زیادہ کرتی ہوں اور تُمھیں اتنا اندازہ تو ہو گیا ہو گا کہ تُمھیں پانے کے لیے میں کسی حد تک بھی جا سکتی ہوں فردین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اور بہت افسوس کے ساتھ مجُھے کہنا پڑ رہا ہے اشنہ اعوان کہ تُم ہر حد کو پھلانگ کر بھی فردین مُصطفی کو پا نہیں سکو گی یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُنگلی اُٹھا کر سخت لہجے میں بول کر پھر وہاں رُکا نہیں تھا جبکہ اشنہ اعوان جلتا دل لیے سر نفی میں ہلاتی چلانے لگی تھی۔

چھین لونگی میں تُمہیں زرلش سے اس دُنیا سے فردین کیونکہ تُم صرف اشنہ اعوان کے ہو صرف اشنہ " اعوان کے اس کے لیے مُجھے کسی کا قتل بھی کرنا پڑے تو میں کر دُونگی سُن لو تم بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ جنونی ہو کر چلا رہی تھی مگر وہ وہاں سے جا چُکا تھا اپنی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتی اس نے ایک نظر اشنہ پیلس پر ڈالی تھی۔

کاش یہ دولت اس بنگلے اور ان گاڑیوں کے بجائے اللہ مُجھے زرلش مُرتضی بنا کہ بھیج دیتا مُجھے فردین" مُصطفی یوں بھیک کی طرح گڑ گڑا کر تو نہ مانگنا پڑتا، کتنی آسانی سے اُس پانچ مرلے کے گھر میں رہنے والی کو فردین مُصطفی مل گیا۔۔۔۔۔۔۔"آنسو اُسکی آنکھوں سے تسبیح کے دانوں کی طرح پھسلتے جا رہے تھے۔

" "

اور پھر یہ منتیں کرنے کا سلسلہ یہاں تک جاری نہیں رہا تھا اشنہ اعوان تو جیسے پاگل ہو گئی تھی ہر فُون کال پر وہ فردین کا دماغ خراب کر رہی تھی۔

ایسامت کرو فردین میں کب تُمہیں اس سے چھین رہی ہوں، جہاں اتنی محبت اُسے دو گئے وہی کُچھ "پل میری جھولی میں ڈال دینا، پلیز فردین سمجھنے کی کوشش کرو میں مر جاؤنگی۔۔۔۔۔۔۔

تو مر جاؤ میری طرف سے۔۔۔۔۔۔"غُصے سے کہتا کال بند کر گیا۔"

فردین کو پروموشن مل چکی تھی جس کے ساتھ اُسے گھر اور گاڑی بھی ملی تھی اُس نے اپنے گھر والوں کو شادی کا کہہ دیا تھا پہلے تو وہ زرلش کے ایگزائمز کی وجہ سے چُپ تھا مگر اب اشنہ اعوان کی بڑھتی دیوانگی سے اُسے نامعلوم سا خوف محسوس ہو رہا تھا جس کی وجہ سے وہ جلدی سے زرلش کی رُخصتی چاہتا تھا اور زرلش کو اُس نے سختی سے منع کیا تھا اُسے بتانے سے وہ کسی قسم کی بھی ڈسٹربنس نہیں چاہتا تھا۔

"__________________________________"

آؤ زرلش۔۔۔۔۔۔"فردین اُسے دروازے میں ایستادہ دیکھ کر بولا جس پر وہ گہرا سانس بھرتی" کمرے میں داخل ہوئی اور ایک نظر اپنے خوبرو ہمسفر پر ڈالی جو بلیک جینز پر وائٹ شرٹ ذیب تن کیے اپنی مردانہ وجاہت کا مُنہ بولتا ثبوت تھا ایویں تو نہیں امیر باپ کی اکلوتی بیٹی اشنہ اعوان اس پر مر مٹی

All rights reserVed to NovelsLounge.com

تھی وہ ہے ہی اتنا پُر کشش تھا کہ زرلش ہر روز رب کا شکر بجالاتی تھی جس نے بنا مانگے اس کی جھولی میں فردین مُصطفی ڈال دیا تھا۔

خیر تھی زری۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُسے گُم صُم اپنی طرف تکتا پا کر حیران ہوا۔"

تُم کہیں جارہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اُلٹا وہ پوچھنے لگی۔"

ہاں ایک دوست کی طرف جارہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔"وہ والٹ اور موبائل جیب میں رکھنے لگا۔"

وہ اشنہ اعوان مُجھ سے ملنے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔"اُسکی بات پر فردین مُصطفی نے چونک کر سوالیہ نگاہوں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو پھر۔

"اُسے اماں نے بتادیا کہ اگلے ہفتے میری رُخصتی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

تو اس میں اتنا گھبرانے والی کونسی بات ہے زری، اچھا ہے اُسے پتہ چل گیا کم از کم جان تو چھوڑے گی۔۔۔۔۔۔۔"وہ نارمل انداز میں بولا۔"

وہ کہہ کر گئی تھی کہ وہ خُود کشی کرلے گی۔۔۔۔۔۔۔"زرلش نے پریشانی سے بتایا جس پر وہ گہرا سانس بھر کر کہنے لگا۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایسے لوگوں کے لیے سوسائیڈ بھی ایک کھیل سے زیادہ نہیں ہوتی اس لیے تُم اس بات کا سٹریس نہ لو، خودکشی کرتی ہے تو ہماری بلا سے سو بار کرے۔۔۔۔۔۔۔۔" فردین مُصطفی کندھے اُچکا کر بولا اپنی طرف سے اُسے ریلیکس کرنے لگا مگر اُسکی اگلی بات پر خُود ساکت ہوا تھا۔

"اُس نے سوسائیڈ کمٹ کرلی ہے فردین۔۔۔۔۔۔" زرلش نے اُسکی طرف دیکھا جس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

"مُجھے لیٹ ہو رہی ہے، چلتا ہوں میں۔۔۔۔۔" وہ بنا اُسکی طرف دیکھے لمبے لمبے ڈگ بھرتا گاڑی کے پاس آیا تھا اور پھر رُک کر دو گہرے سانس بھرے تب بھی سکون نہ ملا تو گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی فیاض کے گھر کے راستے میں ڈال دی مگر وہاں جاکر بھی ایک پل کے لیے بھی اُس کے زہن سے اشنہ اعوان محو نہیں ہوئی تھی طبیعت میں چھایا اضطراب تھا کہ بڑھتا چلا جارہا تھا۔

"________________________________"

میں تُم سے آخری بار ملنا چاہتی ہوں فردین، پھر میں تُمہاری زندگی سے ہمیشہ کے لیے چلی" جاؤنگی۔۔۔۔۔۔۔"رات کو ہی فردین کو اپنے نمبر پر یہ میسج موصول ہوا تھا اور ساتھ ہسپتال کا ایڈریس، جائے کہ نا جائے کی کشمکش میں گر اوہ پیشانی مسلنے لگا پھر ایک فیصلہ کرتا گاڑی نکالتا ہسپتال چلا آیا۔

ریسپشن سے پوچھ کر اُس کے رُوم میں داخل ہوا تھا وہ زرد چہرہ لیے آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی اسے دیکھ کر بے تابی سے اُٹھنے لگی مگر ہاتھ پر لگی ڈرپ نے ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔

مُجھے لگتا تھا تُم نہیں آؤ گئے۔۔۔۔۔"وہ آہستہ سے بولی جسکی نظریں اُسکی دونوں کلائیوں پر بندھی" بینڈیج پر تھی وہ گہرا سانس ہوا کے سُپرد کرتا بولا۔

اس پاگل پن سے کیا حاصل ہوا تُمہیں، جان اتنی معمولی چیز نہیں جسے یوں کسی پر بھی وار دیا" جائے۔۔۔۔۔۔۔"

تُم ایک جان کی بات کرتے کو میرے پاس اگر سو بھی ہوتیں تو میں تم پر وار دیتی فردین میری نظر" میں تم میری جان سے بھی عزیز ہو۔۔۔۔۔۔۔"وہ سچ میں پگلی تھی جس کا آج فردین مُصطفیٰ کو بھی یقین بھی آگیا تھا اس لیے تاسف سے اُسے دیکھتا افسوس میں سر ہلانے لگا۔

"محبت ہو گئی میں مان جاتا ہوں پر یوں یہ سب تو محبت میں نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔"

محبت میں یوں بے رُخی بھی نہیں دکھاتے فردین، اور اب تم فکر نہ کرو میں نے ایک فیصلہ کر کے ہی" تم سے رابطہ کیا تھا کہ میں یہ ملک چھوڑ کر چلی جاؤنگی اور یہ میری طرف سے پُر سکون زندگی کا تحفہ ہو گا تُمہارے اور زری کے لیے۔۔۔۔۔۔" آنسو ہمیشہ کی طرح آنکھوں سے چھلک پڑے تھے جن کو بے دردی سے صاف کرتی وہ مُسکرائی تھی اور پہلی دفعہ فردین کو اپنے ان الفاظ پر شدید ملامت ہوئی تھی جن کی بدولت وہ اس لڑکی کو کئی دفعہ چوٹ پہنچا چُکا تھا۔

مجھے معاف کر دینا میں نے تُمہیں بہت تنگ کیا ہے فردین۔۔۔۔۔۔" وہ آہستہ سے اُٹھ کر بیٹھنا" چاہتی تھی فردین اُس کے قریب ہوا تھا تا کہ اُسے اُٹھنے میں مدد دے سکے اُس نے اُسے سہارا دے کر بٹھایا تھا تبھی دروازہ کُھلا تھا اور آنے والی شخصیت کو دیکھ فردین چونکا تھا وہ کوئی اور نہیں اُسکا باپ مُصطفی کمال تھے جو ایسی نظروں سے اُسے دیکھ رہے تھے کہ وہ جلدی سے اُس سے دُور ہٹا تھا۔

اعوان صاحب مُجھے پُورا یقین ہے آپکی بات پر، قصور آپکی بیٹی کا نہیں میرے خُون کا ہے اس لیے آج" ابھی اسی وقت میں آپکی بیٹی کو اپنی بہو بنا کر لے کے جانا چاہتا ہوں، آپ مولوی صاحب کا بندوبست

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کریں۔۔۔۔۔۔"اُنکی بات تھی کہ کرنٹ جو فردین کو کسی الیکٹریک شاک کی طرح لگی تھی بے یقینی کی کیفیت میں تو اشنہ بھی رہ گئی تھی جو آنے والے انجان آدمی کو یک ٹک دیکھ رہی تھی۔

اگر چاہتے ہو کہ میں تُمہیں اپنا مرا ہوا مُنہ نہ دکھاؤں تو فردین مُصطفی بنا کسی سوال جواب کے نکاح" نامعے پر سائن کر دو، ورنہ مُجھ میں اتنی برداشت نہیں کہ اتنے سال کی اپنی بنائی گئی عزت کا یوں جنازہ "نکلتے دیکھوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مُصطفی کمال نے اُسے شش و پنج اور مزاحمت کرتے دیکھ کر سپاٹ انداز میں کہہ کر اُسے بے بس کر دیا تھا وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنے باپ کے چہرے کے پتھریلے تاثرات کو دیکھتا نکاح نامے پر سائن کر گیا تھا۔

فردین مُصطفی کا دماغ بلکل سُن تھا نکاح کو ایک گھنٹہ گُزر چُکا تھا مگر وہ ابھی تک اس سچویشن کو سمجھ نہیں کر پا رہا تھا بلکہ اُسکا دماغ اس چیز کو ابھی تک قبول بھی نہیں کر پا رہا تھا کہ اُس کے ساتھ یہ سب ہو گیا اور کیسے ہو گیا وہ اتنا بے بس کیسے ہو گیا کہ یوں اُسے کٹھ پتلی بنا کر اپنا من پسند فیصلہ کروا لیا سب سے زیادہ حیرت تو اسے مُصطفی کمال کی انٹری اور اُنکی باتوں پر ہو رہی تھی کہ وہ کیسے اپنے بھائی کی بیٹی زرلش پر سوتن لے آئے جسکی سات دن بعد رُخصتی تھی۔

نکاح کرتے ہی وہ وہاں سے اُٹھا اور بنا کسی کی طرف دیکھے فیاض کی طرف چلا گیا جو اس کی رام کہانی سُن کر خُود بھونچکارہ گیا تھا وہ بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگا جو غم وغُصے میں پاگل ہو رہا تھا فیاض جو خُود بھی مُصطفیٰ کمال کی اس حرکت پر بے یقین سا تھا مگر اُسے ٹھنڈا کرنے لگا تھا۔

رات کا ایک بج رہا تھا جب وہ گھر میں داخل ہوا لیٹ آنے کا مقصد مُصطفیٰ کمال سے ناراضگی اور زرلش کا سامنا نہ کرنا تھا اس لیے چابی سے گیٹ کھولتا وہ اندر داخل ہوا گاڑی کو اندر لا کر گیٹ بند کر تا وہ ہال کے دروازے کو کھولتا اندر داخل ہوا پُورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا بس کچن کی لائٹ آن تھی وہ کچن کے پاس سے گُزرتا آگے بڑھ جانا چاہتا تھا کہ کچن سے نکلتیں سُلطانہ بیگم کو دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی رُک گیا تھا۔

اتنا پریشان کیا تُم نے آج مُجھے فردین، نمبر تُمہارا بند تھا فیاض فُون اُٹھاتا نہیں تھا، کہاں تھے "تُم۔۔۔۔۔"

کیوں آپکے شوہر نے آپکو بتایا نہیں تھا کہ کس جہنم میں دھکیل کر آئے ہیں مُجھے، اُس کے بعد کس "مُنہ سے یہاں قدم رکھتا میں بتایئے مُجھے، اب بھی صرف آپکا سوچ کے آیا ہوں ورنہ والد محترم تو شاید اب میری شکل بھی دیکھنا پسند نہ کریں آخر اُنکی برسوں کی بنائی گئی عزت کو خراب جو کر دیا ہے پر بخدا

مجھے ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ آخر میں نے کیا کیا ہے، آپکو پتہ ہے۔۔۔۔۔۔۔" اُسکے سوالیہ انداز پر سُلطانہ بیگم نے نظریں چُرائیں تھیں۔

"کھانا کھالو، صُبح کا ناشتہ کیا ہوا ہے تُم نے۔۔۔۔۔۔۔۔"

کیا کھانے کی گنجائش ابھی باقی رہ گئی ہے، آپ پریشان نہ ہوں میرا پیٹ بہت زیادہ فُل ہو چُکا ہے دو" دن بھی نہ کھاؤں کُچھ تو فرق نہیں پڑتا، آپ سو جائیں۔۔۔۔۔۔۔" اُنکو کہتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا جبکہ سُلطانہ بیگم جو اُس سے کچھ کہنے کے لیے الفاظ ڈھونڈ رہی تھیں اُسے جاتا دیکھ کر گہرا سانس بھرتیں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

فردین مُصطفی اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اُسے عجیب سے احساس نے اپنی گرفت میں لیا تھا لائٹ آن کرکے اُس نے ایک نظر اپنے کمرے میں دوڑائی اور اگلے لمحے اُسکی نگاہ ایک منظر پر ساکت ہوئی تھی اور وہ منظر تھا اُسکے بیڈ پر اطمینان سے محو خواب وجود اشنہ اعوان کا جو کُچھ دیر پہلے ہی اشنہ فردین مُصطفی بن چکی تھی مگر اتنی جلدی اس رشتے کی آڑ میں اس کے بیڈ رُوم تک آجائے گی یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا اس لیے تو بُت بنا اُس کے کمبل میں دُبکے وجود کو دیکھ رہا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جب ہوش وحواس واپس آئے تو چہرے پر چھائی بے یقینی کی جگہ غُصے اور نفرت نے لے لی وہ طیش کے عالم میں اُسکی طرف بڑھا تھا اور کمبل کھینچ کر دوسری طرف اُچھال دیا تھا وہ جو ابھی کُچھ دیر پہلے ہی سُوئی تھی ہڑبڑا کر اُٹھی تھی فردین کو لال سُرخ آنکھوں سے اپنی طرف دیکھتے بلکہ گھورتے دیکھ کر اُسکی تو جیسے روح فنا ہو گئی تھی۔

تُم یہاں میرے کمرے میں کس حق سے آئی ہو نکلو یہاں سے، مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم اتنی بے شرم نکلو گی اتنی جلدی اُس اقرار نامے کی آڑ لے کر آ جاؤ گئی جو صرف کُچھ لمحوں کی مجبوری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میں، میں۔۔۔۔۔۔"

کوئی بکواس نہیں سُننی مجھے نکلو میرے رُوم سے، مُجھے تُمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی اور جس خُوش فہمی کی بنا پر تم اس گھر میں میرے کمرے تک آئی ہو نہ وہ بھی میں آج ہی ختم کر دُونگا۔۔۔۔۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ اپنی صفائی میں کُچھ کہتی وہ درشت لہجے میں بولتا اُسکی بولتی بند کروا گیا تھا۔

ویسے خوب ڈرامعہ رچایا ہے تم نے تُمہیں تو نوبل پرائز ملنا چاہیئے مجھے وہاں بلوا کر میرے باپ کی" نظروں میں مُجھے ذلیل کر و دیا، ویسے یہ سب پلاننگ کرتے ہوئے تُمہارے ضمیر نے تُمہیں ملامت تو نہیں کی ہو گی ہے نہ، تُم تو میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا لڑکی ثابت ہوئی ہو اس سے پہلے کہ میں آؤٹ آف کنٹرول ہو کر اپنی تربیت کے خلاف کوئی کام کر جاؤں نکلو یہاں سے دفعہ ہو جاؤ میری نظروں سے۔۔۔۔۔۔۔" غم و غُصے کی شدت سے چیخ اُٹھا اشنہ سہم کر پیچھے ہٹی تھی جو غُصے اور نفرت سے بلبلا رہا تھا اُسکی کوئی بات کوئی صفائی سُننے کے موڈ میں نہ تھا۔

تُم ایسے نہیں مانو گی آخر ڈھیٹ جو ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اُسے کلائی سے پکڑ کر باہر نکالنے لگا جو" سسک اُٹھی تھی اُسکی سخت گرفت سے۔

مُجھے درد ہو رہا ہے فردین۔۔۔۔۔۔۔۔" اُسکا ذخم نہ صرف دُکھا تھا بلکہ خُون بھی نکلنا شُروع ہو گیا" تھا۔

جتنا درد ہمیں دے رہی ہو اس کے بدلے تو یہ کُچھ نہیں۔۔۔۔۔۔" وہ بے حس بنا اسے باہر لا کر دھکا" دیا تھا وہ اس سے پہلے کہ مُنہ کے بل زمین پر گرتی مُصطفیٰ کمال نے اُسے گرنے سے بچا لیا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تُمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔"وہ روتی ہوئی اشنہ کو صوفے پر بٹھا کر اُسکی طرف پلٹے تھے جو کھا جانے والی نظروں سے اشنہ کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ اسی سلوک کی مستحق ہے بلکہ اس سے بھی بد تر کی، آپکو نہیں پتہ کس قماش کی عورت ہے یہ انتہائی تھرڈ کلاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بس خاموش، اپنی زُبان کو یہی لگام دو فردین ورنہ میں بُھول جاؤ نگا کہ تُم میرے بیٹے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ غُصے سے دھاڑ اُٹھے تھے فردین نے لب بھینچ کر سُلطانہ بیگم کی طرف دیکھا جو اسے چُپ رہنے کا اشارہ کر رہی تھیں۔

"یہ تو آپ رات کو ہی بُھول گئے تھے کہ میں آپکا بیٹا ہوں ورنہ آپ کبھی بھی اس مکار لڑکی کے بہکاوے میں آکر مُجھے وہ کڑوا گھونٹ پینے کو نہ کہتے۔۔۔۔۔۔"

"میں تُم سے اس وقت کوئی فضول بحث نہیں کرنا چاہتا تُم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"مُصطفیٰ کمال نے رُخ بدلا تھا فردین نے سر کو نفی میں ہلایا تھا۔

"ایسے نہیں پاپا، اس لڑکی کو میرے گھر سے ابھی اسی وقت دفعہ ہونا پڑے گا، آخر یہ کس حق سے میرے گھر اور میرے کمرے تک آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اُسی حق سے جو اسکو تھوڑی دیر پہلے ملا ہے، اور اسے اس گھر سے کوئی بھی نہیں نکال سکتا میرے جیتے جی تو کوئی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔" وہ سختی سے اُسے باور کرواگئے جو حیرت سے اپنے باپ کا یہ رُوپ دیکھ رہا تھا کہ آخر مُصطفی کمال اُسکی سائیڈ کیوں اتنی لے رہے ہیں۔

حق سے رہ رہی ہے نہ یہ اس گھر میں ٹھیک تو پھر وہ حق ہی ختم کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔" اُس کے برف لہجے پر جہاں سُلطانہ بیگم اور مُصطفی کمال نے چونک کر دیکھا تھا وہی اشنہ بھی دھک سی رہ گئی۔

"میں فردین مُصطفی اس مکار عورت کو طلاق دیتا ہوں طلاق۔۔۔۔۔۔۔"

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" مُصطفی کمال کے اُٹھے ہاتھ نے باقی کے الفاظ اُس کے مُنہ میں روک دیئے تھے اشنہ جو اُس کے مُنہ سے طلاق کا سُن کا پتھر ہوئی تھی مُصطفی کمال کے ری ایکشن پر مُنہ پر ہاتھ رکھتی پھٹی پھٹی نگاہوں سے فردین کے سُرخ چہرے کو دیکھنے لگی۔

یہ غلیظ الفاظ کہنے کی تُم نے ہمت کیسے کی، اگر تُم نے اشنہ کو طلاق دی تو میں تُمہاری ماں کو طلاق دے دُونگا۔۔۔۔۔۔" اُن کے مُنہ سے نکلتے الفاظ تینوں کو کرنٹ کی طرح لگے تھے سُلطانہ بیگم توہکا بکا اپنے نرم مزاج شوہر کا یہ رُوپ دیکھ رہی تھیں۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور جہاں تک اسے اس گھر سے نکالنے کی بات ہے تو وہ تم کیا تُمہارا باپ بھی اسے یہاں سے نہیں" نکال سکتا کیونکہ میں نے حق مہر میں یہ گھر اشنہ کے نام کر دیا ہے، اگر نکلنے کا شوق ہو پھر بھی تو تُم نکل جانا کیونکہ مُجھے تم جیسے بیٹے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ سب پر بم گراتے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے فردین حیرت واجتناب کے شدید جھٹکے سے نکلتا اپنی انگارہ آنکھیں اُس پر مرکوز کرتا جیسے اُسے سالم نگل لینے کے درپے ہو جو سر جُکائے آنسو بہا رہی تھی فردین نے ایک پُر شکوہ نگاہ سُلطانہ بیگم پر ڈالی جو خُود ابھی تک ساکت تھیں وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ارے تُمہارا تو خُون نکل رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ بیگم کی نگاہ اُسکی کلائی پر پڑیں تو اُٹھ کر اس کے" قریب آئیں جو اپنی کلائی کے زخم سے نکلتے خُون کو دیکھ بھی لب سی کر بیٹھی تھی شاید جو تکلیف فردین مُصطفی کے الفاظ دے کر گئے تھے وہ اس درد سے بڑھ کر تھی۔

"   "

باقی کی ساری رات اُسکی آنکھوں میں ہی کٹی تھی سُلطانہ بیگم سے بینڈ تیج کروا کر وہ اُسی کمرے میں پھر سے آ گئی تھی مگر اب سونے کے بجائے وہ صوفے پر بیٹھ کر فردین مُصطفی کے اتنے شدید ردعمل کو سوچتی رہ گئی تھی جو کُچھ ہوا تھا اس میں تو وہ بھی حیران تھی مُصطفی کمال کا اس کے بابا صغیر اعوان کے ساتھ ہسپتال جانا نکاح اور پھر اُسکا مُصطفی کمال کے ساتھ اس گھر میں آنا سب اسے بھی چکرا کے رکھ رہا تھا۔

موبائل کی بجتی ٹون پر وہ اپنے خیالوں سے نکلی اور موبائل کی طرف دیکھا جہاں مما کالنگ کے الفاظ جگمگا رہے تھے گہرا سانس لے کر کال پک کی اور یہاں کے بارے میں سب جُھوٹ بول کر اُنکی تسلی کرواتی کال بند کر گئیں جو اس کے یوں یہاں آنے پر پریشان سی تھیں کہ اجنبی لوگ اُنکی نازوں پلی بیٹی کے ساتھ بُرا برتاؤ نہ کریں۔

واش رُوم سے فریش ہو کر اس نے ٹائم کی طرف دیکھا جہاں نو بج رہے تھے وہ دروازے کی طرف دیکھنے لگی اور لب کاٹنے لگی کہ وہ باہر جائے یا نہ کیونکہ صُبح سے کسی نے اُسکے دروازے پر دستک بھی نہ دی تھی ایک نظر اپنے کپڑوں پر ڈالی کل کے پلازو اور شرٹ میں ملبوس تھی جب کمرے سے نکلی تو پہلی نظر ہال میں بیٹھی سُلطانہ بیگم، زرلش کی ماما فردین اور زرلش پر پڑی جو رو رہی تھی اور فردین اُسے چُپ کروانے کی کوششوں میں تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مجھے افسوس تو بھائی صاحب پر ہو رہا ہے کہ وہ کیسے میری بیٹی پر سوکن لا سکتے ہیں، ایسا کرتے ہوئے اُنکو زری یاد نہ آئی جسے دو سالوں سے نکاح پر بٹھار کھا ہے جا کر لے آئے اُس لڑکی کو، مجھے تو وہ کسی صُورت قبول نہیں اور نہ میں اُسے اس گھر میں ٹکنے دُونگی۔۔۔۔۔۔۔۔" یہ زرلش کی ماما تھی جو اپنا غُصہ نکال رہی تھیں اشنہ اُنکی بات پر لب بھینچ کر واپسی کو پلٹنے لگی تبھی زرلش کی نگاہ اُس پر پڑی تھی وہ آنکھوں میں نفرت لیے ایک طوفان کی طرح اُٹھ کر اسکے پاس آئی جہاں اشنہ اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر چونکی تھی وہی اُن تینوں کی نگاہ بھی اس پر پڑی تھی۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"زرلش کا غُصہ اس ری ایکشن کی صورت اس تک آیا تھا رُخسار پر ہاتھ رکھے اشنہ اسے ہکا بکا دیکھ رہی تھی ششدر تو باقی بھی گئے تھے فردین یکدم اپنی جگہ سے اُٹھا تھا اور ان کے درمیان میں آتا زرلش کو دوسرا تھپڑ مارنے سے روک گیا تھا۔

ہوش کرو زری، پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ سخت لہجے میں بولا تھا یہ نہیں تھا کہ اُسے تکلیف ہوئی تھی بس اُسکی تربیت یہ گوارا نہیں کرتی تھی کہ کوئی یوں کسی کے ساتھ مس بی ہیو کرے۔

مجھے مت روکو فردین میں اس کی جان لے لونگی جو دوست کے رُوپ میں آستین کا سانپ ثابت ہوئی میرے لیے، اُسکی ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر کے ساتھ نکاح کرتے ہوئے میرے گھر میں میرے

رُوم میں رہتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ بھڑک گئی تھی فردین نے اُسے بازو سے پکڑ کر صوفے پر بٹھایا تھا جبکہ اشنہ آنکھوں میں آنسو لیے کمرے میں چلی آئی اور دروازہ بند کرتی وہی بیٹھتی چلی گئی۔

تُم نے اسے رات بھر میرے کمرے میں رکھا فردین۔۔۔۔۔۔۔"زری نے شکوہ کناں نگاہوں سے" اُسے دیکھا تو وہ سُلطانہ بیگم کی طرف دیکھتا لب بھینچ گیا۔

"میرے بس میں ہوتا تو ایک منٹ نہ اُسے یہاں رہنے دیتا۔۔۔۔۔"

تایا ابو سے تو میں خُود بات کرونگی میں اس لڑکی کو اور تُمہارے آس پاس برداشت نہیں کر سکتی یہ" ڈائن میری ساری خُوشیاں چھین لے گی مجھ سے۔۔۔۔۔"وہ رونے لگی تھی فردین نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے دلاسہ دیا تھا۔

"________|~~\~~~|~~~|~~|~~~________"

وہ باہر ہال میں بیٹھی اپنے موبائل کے ساتھ لگی تھی جب اُس نے گلاس ونڈو سے تہمینہ اعوان کی گاڑی پورچ میں رُکتی دیکھی تھی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مما۔۔۔۔۔۔"وہ بوکھلا کر اُٹھی اور بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی اچھی طرح مُنہ ہاتھ دھو کر بالوں میں برش کر کے اُنکو کُھلا چھوڑا اور چہرے پر کریم لگا کر ایک نظر اپنے کپڑوں پر ڈالتی باہر جانے کو ابھی پلٹی تھی کہ تہمینہ بیگم اُسکے کمرے میں داخل ہوئیں۔

میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔"انہوں نے بانہیں وا کیں تھیں جن میں اشنہ سما گئی تھی۔"

کیسی ہے میری جان۔۔۔۔۔۔۔"اُسکی پیشانی چُوم کر وہ پوچھنے لگیں۔"

آپکو کیسی نظر آرہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔"وہ مُسکراتے ہوئے اُلٹا پوچھ بیٹھی اُنہوں نے ایک نظر اسکے مُسکراتے چہرے کی طرف دیکھا پھر بولیں۔

"ٹھیک مگر کُچھ بجھی ہوئی۔۔۔۔۔۔"

آپ لوگوں سے دُوری کی وجہ سے اور تو کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔"نگاہ چُرائی تھی۔"

خُوش ہونہ۔۔۔۔۔۔"ماں تھیں تسلی چاہتی تھیں۔"

فردین مُصطفیٰ کو پاکر بھی خُوش نہ رہوں تو کافر ہوں پھر، جس کے پاس وہ ہے اُسے اور کیا چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ عشق میں جھلی بن گئی تھی۔

ایسا بھی کیا ہے اُس میں اشنہ جو تم اس قدر پاگل ہو رہی ہو۔۔۔۔۔۔" وہ اُسکی خوبصورتی سے تو واقف" تھیں مگر دُنیا میں صرف وہ ہی تو خُوبصورت نہیں تھا پھر اشنہ اعوان کی نگاہ اس پر کیوں ٹکیں۔

مما آپ نے کبھی فردین کو دیکھا ہے، جب وہ مُسکراتا ہے تب اُس کے دائیں گال پر پڑتا ڈمپل اور" جب غُصے میں بات کرتا ہے تب ماتھے کے بل اور جب پیار سے دیکھتا ہے تو گرے آنکھوں کی چمک کُچھ بھی تو نظر انداز نہیں ہوتا مما۔۔۔۔۔۔۔" وہ دیوانگی سے بولتی دیوانی لگ رہی تھی۔

اب میں فردین کو اُس نظر سے دیکھتی اچھی لگونگی، میرا داماد میرا بیٹا ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔" تہمینہ " اعوان شرارت سے بولیں تو اشنہ کُھل کر ہنس دی تھی۔

میرے علاوہ اس نظر سے کوئی دیکھے تو بھلا۔۔۔۔۔۔" وہ کہتی ہوئی دروازے کی طرف دیکھنے لگی" جہاں سُلطانہ بیگم ٹی ٹرالی سمیت اندر داخل ہوئیں۔

ارے آپ نے کیوں تکلف کیا، مُجھے کسی چیز کی طلب نہیں۔۔۔۔۔۔" تہمینہ اعوان نے ٹی ٹرالی پر" سجے مختلف قسم کے لوازمات دیکھ کر کہا تو سُلطانہ کمال مُسکرا دیں۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آپ پہلی مرتبہ اپنی بیٹی کے سُسرال میں آئی ہیں اتنا تو حق بنتا ہے اور ویسے بھی تکلف تو آپ نے کیا" ہے اتنا کُچھ لا کر۔۔۔۔۔۔" سُلطانہ کمال کا اشارہ اُن فروٹس اور مٹھائی کے ٹوکروں کی طرف تھا جو ابھی وہ کچن میں رکھوا کر آئیں تھیں۔

"میں بھی تو پہلی مرتبہ اپنی بیٹی کے گھر آئی ہوں یوں خالی ہاتھ اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔"

آنٹی آپ یہاں آئیں۔۔۔۔۔۔"اشنہ اُٹھ کر سُلطانہ بیگم کو بیٹھنے کا کہنے لگی۔"

نہیں آپ لوگ بیٹھو، مُجھے ابھی عصر کی نماز پڑھنی ہے پھر آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔"وہ کہتے ہوئے چلی" گئیں تو اشنہ تہمینہ اعوان کے لیے چائے کپ میں ڈالنے لگی۔

کمرہ تو کافی اچھا ہے تُمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کمرے میں نظر دوڑانے لگیں جہاں ایک طرف بیڈ اور" ڈریسنگ تھا ایک طرف صوفے اور ٹیبل تھا جہاں وہ خُود براجمان تھیں اٹیچڈ باتھ اور پنک کرٹن سے سجا کمرہ کافی کشادہ تھا۔

اور میرا گھر۔۔۔۔۔۔"وہ مُسکرا کر پوچھنے لگی۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"وہ بھی اچھا ہے، چھوٹا ہے پر پیارا ہے، تُم چاہو تو جوہر ٹاؤن والے بنگلے میں شفٹ ہو جاؤ فردین کو لے کر وہ تُمہارا ہی تو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ چائے کا سپ لیتے ہوئے بولیں جبکہ اُس نے فوراً اسر نفی میں ہلایا تھا۔

"نہیں ماما ابھی تو اسکے بارے سوچنا بھی نہیں فردین پہلے ہی غُصے میں ہیں اور ویسے بھی مجھے اس گھر میں کوئی تکلیف نہیں تمام سہولتیں تو موجود ہیں۔۔۔۔۔۔"

"اوکے جیسے تُمہاری مرضی پر ہمارا سب کُچھ تُمہارا ہی تو ہے اس لیے اب فردین کو بولو کہ تُمہارے پاپا کے ساتھ آفس کو دیکھے کل کو اُس نے ہی تو ساری بھاگ دوڑ سھنبالنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ابھی نہیں ماما، ابھی مجھے فردین سے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنی، ابھی تو انکل اور فردین کے درمیان ایک سرد جنگ چھڑی ہوئی انکل نے یہ گھر نہ صرف حق مہر میں لکھا بلکہ میرے نام بھی کر دیا ہے اور اس بات کو لے کر فردین بہت غُصے میں ہیں کیونکہ اس گھر پر زرلش کا بھی اُتنا ہی حق ہے جتنا میرا، مجھے تو ابھی تک اس نکاح اور انکل کا وہاں جانا ہضم نہیں ہو رہا آپ ہی بتا دو کہ اصل بات کیا ہوئی۔۔۔۔۔" اشنہ کے پوچھنے پر تہمینہ اعوان نے ایک نظر اُس پر ڈالی جہاں سب جاننے کی بے چینی صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔

جس دن تُم نے سوسائیڈ کمٹ کی تھی اُس دن زرلش کی کال آئی تھی میں نے اٹینڈ کی تو میرے بولنے سے پہلے ہی وہ شُروع ہو گئی کہ تم میرے شوہر کا پیچھا چھوڑ دو، میں نے اُسے بتایا کہ تم نے سوسائیڈ اٹیمپ کر لی ہے، میں نے جب تُمہارا سیل چیک کیا تو فردین کے نمبر پر سینڈ کیے ہوئے تُمہارے میسج سب انکشاف کر گئے میں نے تُمہارے پاپا سے بات کی پھر وہ فردین کے گھر گئے اُس کے پاپا سے بات کی تو وہ مان گئے بس۔۔۔۔۔" تہمینہ بیگم خالی کپ ٹیبل پر رکھتے کُچھ باتیں گول کر گئیں۔

"اس لیے تو فردین غُصے میں ہیں۔۔۔۔۔۔"

تُم اُسکا غُصہ ختم کرنے کی کوشش کرو، اچھا میں اب چلتی ہوں تُمہارے پاپا ساتھ کسی دن آؤ نگی وہ بھی بہت مس کرتے تُمہیں، میں کل ڈرائیور کے ہاتھ تُمہارے کپڑے اور گاڑی بجھوا دُونگی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اُٹھ کھڑیں ہوئیں۔

"کپڑے بجھوا دیجیے گا مگر گاڑی ابھی نہیں، فردین کو اچھا نہیں لگے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بھی اُنکے ساتھ ہی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

فردین کو جلدی ٹھیک کرو، سب مجھ سے سو سو سوال کر رہے ہے کہ ایسے کیسے تُمہیں رُخصت کر دیا، سو بہانے بنا رہی ہوں اس لیے فردین ٹھیک ہو اور تُمہارا یہ ذخم بھی تو دوبارہ سے ساری رسمیں کر کے

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دھوم دھام سے شادی کرونگی پتہ لگے اشنہ اعوان کی شادی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اُنکی بات پر محض سر ہلا گئی۔

"_______________________________________"

مُجھے تو ابھی تک یقین نہیں آرہا فردین کہ وہ تُمہیں مُجھ سے چھین چُکی ہے۔۔۔۔۔۔۔"فردین اس وقت زرلش کے رُوم میں سر تھام کر بیٹھا تھا۔

"تُم نے کیسے نکاح نامے پر سائن کر دیئے فردین۔۔۔۔۔۔۔۔"

تُمہیں ہزار بار تو بتا چُکا ہوں کہ وہ سچوئشن ہی ایسی تھی کہ بابا کی بات نے میرے دماغ کو ایک دم" مفلوج کر دیا تھا، مجھے تو ابھی تک یہ سمجھ میں نہیں آرہا کہ بابا وہاں گئے کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

یہ سارا پلان اشنہ کا تھا، اُس نے یہ سارا ڈرامہ رچایا پہلے تُمہیں کال کر بُلایا پھر تایا ابو کو، اُن سے پتہ" نہیں کیا کہا ہو گا مُجھے تو لگتا کہ اُسکی خُودکشی بھی محض ایک ڈرامہ تھی ہمیں ٹریپ کرنے کو، کیا تم نے دیکھا اصل میں ذخم ہے کیا۔۔۔۔۔"زری کی بات پر فردین کے ذہن کے پردوں پر اُسکا اشنہ کی

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کلائی پکڑنا اُسکا درد سے سسکنا اور زخم سے خُون نکلنا لہرانے لگا مگر اُس نے اُس کی بات کی تردید نہیں کی تھی بس اُتنا بولا تھا۔

کوئی جو بھی کہے بابا کو، بابا اتنا بڑا فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں اگر میں اُسے چھوڑنے کی بات کروں تو بابا" اندر اماں کو لے آتے اُوپر سے نہ صرف گھر حق مہر میں لکھ دیا بلکہ گھر نام بھی اُس کے کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فردین کو رہ رہ کر مُصطفیٰ کمال کے اس عمل پر غُصہ آ رہا تھا۔

کیا تُمہارے ساتھ ساتھ میرا گھر بھی اُسکی جھولی میں ڈال دیا تایا ابو نے۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ حیرت زدہ رہ گئی۔

ابھی تو پتہ نہیں کیا کیا دینا اُسے، میں تُم سے صرف یہ کہنے آیا ہوں کہ تم خُود کو ہلکان مت کرو" یوں، میں تُمہارا ہوں تو تُمہارا ہی رہو نگا وہ مُجھے کبھی پا نہیں سکے گی، زرا بابا کا غُصہ اُتر جائے میں اُن سے دوٹوک بات کرتا ہوں مُجھے جب اُسے بسانا ہی نہیں تو گھر میں رکھنے کا کیا فائدہ، اس لیے تم سے کہنے آیا ہوں کہ چچی اور چچا جان کو بولو کہ غُصہ اپنے بھائی پر کریں اور تُمہیں میرے ساتھ رُخصت "کریں۔۔۔۔۔۔

نہیں فردین مُصطفی مُجھے اب تب ہی اُس گھر میں جانا ہے جب وہ گھر اور تم میرے ہو جاؤ گئے اور وہ" یہاں سے میرے گھر سے تُمہاری زندگی سے دفعہ ہو جائے گی میں اُسے ایک نظر برداشت نہیں کر سکتی، کہ اب وہ مزید تُمہارے آس پاس رہے۔۔۔۔۔۔۔"

اوکے ٹھیک ہے میں کرتا ہوں کُچھ تم پریشان مت ہو۔۔۔۔۔۔۔"فردین نے اُس کے آنسو صاف" کر کے اُس کے ہاتھ تھامے تھے۔

"____________________________________"

زرلش کے پاس سے اُٹھا تا وہ سیدھا گھر آیا تھا ڈائنگ ٹیبل پر سُلطانہ بیگم مُصطفی کمال اور اشنہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اشنہ کو دیکھ کر اُسکا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا جو تھوڑی دیر پہلے اُسے بُھوک کا احساس جاگا تھا وہ بھی ختم ہو گیا تھا۔

فردین کھانا کھالو۔۔۔۔۔"سُلطانہ کمال نے پُکارا۔"

مُجھے بُھوک نہیں۔۔۔۔۔۔۔"وہ اشنہ کے جُھکے سر پر جلتی نگاہ ڈالتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔"

اشنہ جب کھانا کھا کر اپنے کمرے میں آئی تو وہ واشروم سے نکل رہا تھا اشنہ جھجھک کر چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی بیڈ پر ٹک گئی اور کن انکھیوں سے اُسے دیکھا جو بالوں میں برش کر رہا تھا پھر برش ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا وہ صوفے کی طرف بڑھا اور لائٹ آف کرتا لیٹ گیا۔

فردین۔۔۔۔۔۔"وہ پکار گئی مگر وہ ان سُنی کر گیا۔"

تُم یہاں بیڈ پر آ جاؤ۔۔۔۔۔"وہ لائٹ آن کرتی اُس کے قریب آئی تھی۔"

کیوں تُمہیں کیا تکلیف ہے میرے یہاں لیٹنے پر۔۔۔۔۔۔"وہ ماتھے پر تیوری چڑھا کر بولا۔"

"صوفہ چھوٹا ہے تُم آرام سے نہ سو پاؤ گے۔۔۔۔۔۔"

میرے آرام کی تُمہیں اتنی فکر ہوتی تو اس وقت یہاں نہ ٹک کر بیٹھی ہوتی، اگر دو دن بعد میں یہاں آ گیا ہوں تو ذلیل مت کرو، اور نہ مُجھے بار بار اپنی شکل دکھاؤ۔۔۔۔۔۔"سرد لہجے میاں کہتا کروٹ بدل گیا تو وہ آنسو پیتی بیڈ پر آ کر لیٹ گئی مگر ساری رات اُس نے صرف اسے دیکھنے میں گزاری جو پوری رات سکون سے نہ سو پایا تھا۔

"   "

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

صُبح اُسکی آنکھ کُھلی تو سات بج رہے تھے وہ کمبل پیچھے ہٹاتا جلدی سے اُٹھا تھا وہ تو بہت صُبح خیز تھا کیسے اتنی دیر تک سویا رہا حالانکہ ساری رات اس چھوٹے صوفے پر وہ بے سکون رہا تھا کمبل کو پیچھے کرتے اُس کے دماغ میں جھماکا ہوا کہ اُس نے تو رات کو کمبل لیا ہی نہیں تھا تو پھر کس نے دیا کیونکہ وہ غُصے میں ویسے ہی سو گیا تھا اُس کی نظر بے اختیار سامنے اُٹھی جہاں اشنہ بنا کُچھ لیے سُکڑی سمٹی لیٹی ہوئی تھی فردین نے تکیہ اُٹھایا اور غُصے سے اُس کے اُوپر پھینکا تھا مقصد اُسکی پُر سکون نیند میں خلل ڈالنا تھا جس میں وہ کامیاب بھی ہوا تھا وہ ہڑبڑا کو تو نہیں پر درد سے کراہ کر اُٹھی تھی کیونکہ تکیہ سیدھا جا کر اُس کے ذخم پر لگا تھا۔

کیا ہوا ہے، تُم نے میرا ذخم دکھا دیا۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی اور کلائی پکڑ لی۔"

تو تم سے کس نے کہا تھا دونوں نسیں کاٹ لو، تُمہارا کام تو ایک سے بھی چل جانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اسکے دونوں کلائیوں پر لگی بینڈیج پر چوٹ کرتے ہوئے بولا۔

اگلی دفعہ ایک سے ہی کام چلا لونگی۔۔۔۔۔۔۔۔"اُسکی بات پر وہ حیرانگی سے پلٹا۔"

مطلب تُمہارا پھر سے ایسا کرنے کا ارادہ ہے تو مائینڈ اٹ اشنہ اعوان وہ تُمہارے باپ کا گھر تھا" جہاں تُمہیں بچا لیا گیا، یہاں سے ایسی کوئی توقع مت رکھنا میں ہر گز بھی ایسا کوئی قدم نہیں اُٹھ آؤنگا

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جس میں تُمہاری جان بچ جانے کا زرا سا بھی چانس ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ خُود تو جلا ہوا تھا مگر اسے جلانے میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑ رہا تھا اشنہ نے اسکی بات کو تھوک نگلتے ہوئے ہضم کیا تھا۔

"کیا میرے مرنے سے تُمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔۔"

پڑے گا نہ زندگی پُر سکون ہو جائے گی سب سے بڑی بات تُم سے جان چُھوٹ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بہت سخت دل تھا اس لیے تو باتیں بھی سخت کرتا تھا اشنہ کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے جن پر ایک نظر ڈالتا وہ وارڈرب کی طرف بڑھا۔

اس سب میں میرا کوئی قصور نہیں فردین سوائے یہ کہ مجھے تُم سے محبت ہو گئی تھی، بنا سوچے سمجھے کہ " تم کون ہو کس کے شوہر ہو، میرا دل تُمہاری طرف کھینچ رہا تھا میں کیسے روکتی، کیا کوئی روک سکا ہے دل کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکا دل صاف کرنا چاہتی تھی کہ وہ غلط نہیں تھی۔

ایسے کیسے ہو گئی تُمہیں مُجھ سے محبت، میں نہیں مانتا اس محبت کو جو کسی اور کی خُوشیاں برباد کر کے " حاصل کی جائے۔۔۔۔۔۔" وہ کپڑے نکال کر اسکی طرف پلٹا تھا۔

تُمہیں میری محبت پر یقین کب آئے گا فردین جب میں تُم سے تُمہاری زندگی سے دور چلی جاؤں گی کیا" تب۔۔۔۔۔۔" اُسکی پلکوں کے بند توڑ کر آنسو بہنے لگے تھے۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کاش تُم چلی جاؤ، پر اتنی قسمت اچھی کہاں اگر ہوتی تو اس وقت تُمہیں نہ دیکھ رہا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے اپنے لفظوں سے گھائل کرتا باتھ لینے چلا گیا۔

"________________________________"

ڈرائیور کے ہاتھ تہمینہ بیگم نے اس کی ضرورت کی تمام اشیاء بھجوا دیں تھیں جنکو دیکھ کر سُلطانہ بیگم نے گلہ کیا۔

یہ کیا اشنہ بیٹا، تُم نے اپنی ماما کے گھر سے یہ سب کیوں منگوایا، مجھے کہتی میں لا دیتے یا خُود لے آتی" "تُم، اس طرح اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔۔

میں نے کونسا کُچھ نیا منگوایا یہ سب میرے استمال کی چیزیں تھیں اگر میں نہ کرتی تو ایسے فالتو میں" پڑیں رہتیں اس لیے میں نے منگوا لیں آپ کُچھ بُرا مت سوچیے گا، میں آپکے ساتھ جاؤنگی کسی دن شاپنگ کرنے، جب زرلش کی چیزیں لینے جانا آپ نے۔۔۔۔۔۔۔" اُسکی آخری بات پر سُلطانہ بیگم نے بہت سے اسے دیکھا تھا جس کے چہرے پر اُنکو کوئی تاثر نہ ملا جیسے اُس نے بہت ضبط سے کام لیا تھا۔

اب کہاں، میں نے صفیہ اور مُرتضی بھائی سے بات کی تھی، مرتضی بھائی تو پھر بھی مان رہے مگر صفیہ اور زرلش ضد لگا کر بیٹھی گئی ہیں، فردین کے بابا بھی اب چُپ کر گئے ہیں کہتے ہیں کُچھ دن تک چُپ ہی اچھی ہے پھر دیکھی جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں کہ زری اور صفیہ آنٹی مان جائیں۔۔۔۔۔۔"اشنہ کے کہنے پر سُلطانہ بیگم نے اُسکی طرف دیکھا تھا جیسے کہہ رہی ہوں ہے نہ ایک طریقہ تُمہارا یہاں سے چلے جانا اشنہ اُنکی خاموشی کا مطلب سمجھتے ہوئے لب کاٹنے لگی۔

"یہ تو بہت مُشکل ہے۔۔۔۔۔۔۔"

کیا اُنکو منانا۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ بیگم نے اسکی ادھوری بات سے مطلب اُخذ کیا۔"

فردین کو چھوڑنا، بہت مُشکل ہے یہ انٹی، ایسا سوچتی بھی ہوں تو جان نکلتی ہے۔۔۔۔۔۔"آنسو ہمیشہ کی طرح بے اختیار ہوئے تھے اور پہلی دفعہ سُلطانہ بیگم کو اس پر ترس آیا تھا اُنہوں نے اُس کے سلکی بالوں پر ہاتھ پھیرا تھا۔

یقین کریں آنٹی مُجھے بلکل نہیں تھا پتہ کہ فردین زری کا شوہر ہے یا کسی اور کا، مُجھے تو پتہ بھی نہیں چلا کب کیسے میرا دل میرے ہاتھوں سے نکل گیا اُس کے بعد میں نے فردین کو تلاش کیا مُجھے تب بھی

نہیں پتہ تھا جب یہ مجھے ملا اس سے بات کی تب بھی نہیں اور جب مجھے پتہ چلا تو پہلے میں نے اپنے دل کو سمجھایا مگر وہ صرف فردین کی ضد لگا کر بیٹھ گیا تھا میں نے زری سے بات کی مجھے پتہ ہے بہت غلط بات کی تھی کیا کوئی اپنا شوہر دو حصوں میں بانٹ سکتا ہے بھلا پر میں تب پاگل ہو گئی تھی اُسی پاگل پن میں میں یہ کام کر گئی اور جب مجھے ہوش آیا مما پاپا کو روتے دیکھا تو فیصلہ کیا کہ میں اپنے دل کو مار دُونگی اور، اپنے سے جُڑے رشتوں کو اب اور تکلیف نہیں دُونگی نہ فردین کو نہ زری کو، میں نے فردین کو بُلایا بھی اس لیے تھا کہ میں چلی جاؤنگی مگر پھر یہ سب ہو گیا مجھے نہیں پتہ کب پاپا انکل کے پاس آئے مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اُنکا ہاتھ پکڑ کر سچائی سے بولی تھی سُلطانہ بیگم نے سر ہلایا کہ اُنکو یقین ہے پر وہ پھر بھی روتے ہوئے بولی تھی۔

میرا یقین کریں آپ مجھے پتہ زری اور فردین مُجھے غلط سمجھ رہے پر میں نے نہیں کیا یہ سب، مُجھ سے" بس ایک غلطی ہو گئی مجھے کسی کے شوہر سے محبت ہو گئی یہ مانتی ہوں میں مگر میں فردین کو چھینوں گی نہیں اُس سے، یہ گھر زری کا ہے فردین اُسکا ہے میں یہ گھر اُسے دے دیتی ہوں پر اُسے کہیں کہ وہ صرف فردین کا نام میرے نام کے ساتھ رہنے دیں میں اپنی ساری زندگی اُس کے نام پر گُزار سکتی ہوں، آپ اُسے کہیں کہ مُجھے بے شک اس گھر میں نہ رہنے دے پر فردین کی زندگی میں رہنے دیں پلیز آپ زری کو بولیں کہ وہ مان جائے فردین کے پاس اپنے گھر میں آجائے پلیز، ورنہ فردین مُجھے

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

چھوڑ دے گا پلیز، مُجھ سے اُس کے بغیر نہیں جیا جائے گا۔۔۔۔۔۔"اُس کے تڑپنے اور بلکنے پر سُلطانہ بیگم دم سادھے بیٹھیں تھیں وہ محبت میں ماری اس لڑکی کو دیکھ رہی تھیں جس کے لبوں پر صرف فردین کا ورد جاری تھا یہی محبت ہوتی ہے جو بندے کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے یہی محبت عشق مجازی سے عشق حقیق کی طرف لے جاتی ہے محبت کی یہی تڑپ تو بندے کو عاشق بنا کر گلیوں میں نچا دیتی ہے یہی تو ہے محبت کی وہ آخری حد جو بندے کے دل سے ہر طلب مٹا دیتی ہے صرف محبوب کا در ہو اور عاشق کا سر یہی تو عشق ہے جو کسی کو دُنیا بھلا دیتا ہے اور کسی کو خدا کسی کو غلط اور سہی کہ پہچان بھلا دیتا ہے تو کسی کو فقیر بنا دیتا ہے اس میں بندے کا کیا اختیار کے وہ اس سے بچ پائے اگر بچ پانا ممکن ہوتا تو ہیر اور سوہنی کا قصہ ہمیں کہانیوں میں نہ ملتا اگر بچ جانا آسان ہوتا تو محبت میں جان دینے والے بھی خُود کو بچا لیتے پر یہ تو بندے کو اندر سے نچوڑ لیتی ہے۔

سُلطانہ بیگم نے آنسو سے بھریں آنکھیں فردین مُصطفی پر ٹکا دیں تھیں جو لب بھینچ کر اُسے اپنی ماں سے لپٹا روتا دیکھ رہا تھا پھر اپنے قدم واپسی کو ہی موڑ لیے تھے مگر اسکی سسکیاں ابھی بھی اُس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"______________________________________"

نہا کر اُس نے ییلو کلر کا ڈریس پہنا شُکر تھا کہ تہمینہ اعوان نے اسکے سُسرال والوں کا ماحول دیکھ کر سارے نفیس اور کمفرٹیبل ڈریس ہی بھیجے تھے مرر میں خُود کو ایک نظر دیکھتی وہ بالوں کو کیچر میں مقید کر کے وارڈرب کی طرف بڑھی تا کہ کوئی ڈوپٹہ نکال سکے وہ سُلطانہ بیگم کو ڈوپٹہ اوڑھے دیکھ کر شرمندہ سی ہو جاتی تھی اس لیے وہ خُود کو اس ماحول کے مطابق ڈھالنا چاہتی تھی تا کہ فردین کی پسند پر پُوری اُتر سکے۔

آج اُسکی بینڈیج بھی کُھل گئی تھی اس نے کلائیوں کو دیکھا جہاں بس نشان ہی رہ گئے تھے ڈوپٹے کو گلے میں ڈال کر وہ باہر جانے لگی تھی کہ فردین مُصطفی کو اندر آتا دیکھ کر رُک گئی وہ اس پر ایک نظر ڈالتا کپڑے نکالنے لگا شاید کہیں جانے کا ارادہ رکھتا تھا اشنہ اُسکو دیکھتے رہنے کے لالچ میں میں وہی صوفے پر ٹِک لیے بیٹھ گئی ویسے بھی وہ گھر ٹکرا کہاں تھا جو وہ اس کو فرصت سے دیکھ پاتی کتاب کی اوٹ سے اُسے دیکھنے لگی جو کپڑوں کو بیڈ پر رکھتا پینٹ کی جیب سے موبائل اور والٹ نکال کر ٹیبل پر رکھ رہا تھا پھر شرٹ اُتارتا کپڑے اُٹھا کر واش رُوم میں چلا گیا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ چُپ کیوں ہے آج، مُجھے بھی اس رُوم میں برداشت کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ سوچنے لگی پانچ منٹ بعد وہ بلیک جینز پر وائٹ شرٹ پہن کر باہر نکلا تھا اشنہ نے دل ہی دل میں اُسکی نظر اُتاری تھی جو خُود پر پرفیوم چھڑکتا اب بالوں کو سنوار رہا تھا وہ خُود پر اُسکی نظروں کا ارتکاز محسوس تو کر چُکا تھا مگر اگنور کیے اپنے کام میں لگا رہا تھا۔

تُم کہیں جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُسے بُلانے سے خُود کو روک نہ پائی تھی مگر وہ چُپ رہا تھا۔"

فردین، تُم سے کُچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔۔"وہ اب کہ بار زرا تیز آواز میں بولی تھی۔"

سُن رہا ہوں بہرہ نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔"وہ بیڈ پر بیٹھ کر شُوز پہننے لگا۔"

"تو پھر جواب کیوں نہیں دیتے ہو۔۔۔۔۔۔۔"

میں تُمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں، اس گھر کو تو اپنے نام کروا چکی ہو مگر مجھے تُم اپنی مرضی سے استمال نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔"

میں نے کب تُمہیں استمال کیا، اور گھر کا تو مجھے بھی پتہ نہیں تھا کب یہ انکل نے کیا اس کا تو زمعدار مجھے مت ٹھہراؤ تُم، بلکہ میں تُمہیں اپنا حق مہر بھی معاف کرنے کو تیار ہوں یہ گھر بھی تُمہارے یا زری

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کے نام کرنے کو تیار ہوں پر میری ایک شرط ہے۔۔۔۔۔۔۔"وہ کتاب رکھتی اُس کے قریب آئی تھی جو شوز پہن کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے تُمھاری کوئی شرط نہیں ماننی۔۔۔۔۔۔۔"

"سُن تو لو کیا پتہ فائدے میں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

تُمھاری ہر بات ہر شرط میری ذات کے ارد گرد ہی گھومے گی اس لیے مجھے کُچھ نہیں سننا۔۔۔۔۔۔"وہ گھڑی پکڑتے ہوئے بولا اشنہ اُسکی بات پر زیر لب مُسکراتی اُس کے ہاتھ سے گھڑی پکڑ گئی۔

پھر مانتے ہو نہ میری محبت کو، تُمھارے سوا کُچھ نہیں چاہیئے مُجھے۔۔۔۔۔"وہ اُسکا بازو پکڑ کر گھڑی پہنانے لگی۔

تُم تو پاگل ہو۔۔۔۔۔۔۔"وہ اسکے چہرے پر چھلکتے خُوشی کے رنگوں سے نظریں چُرا گیا جو اتنے سے حق پر ہی خُوش ہو رہی تھی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مُجھے پاگل کہتے ہو تم فردین، یہ بھی تو سوچو یہ پگلی ہوئی بھی تو تُمہاری چاہت میں ہے"

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اسے موبائل اور والٹ جیب میں رکھتے دیکھ کر بولی مگر وہ ان سُنی کرتا گاڑی کی کیز پکڑتا باہر نکل گیا۔

"_______________-_______________"

کیا بات ہے، کُچھ اپ سیٹ نظر آرہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فیاض نے اُسے گُم صُم ایک مرکز پر ہی نگاہ جمائے دیکھ کر پوچھا تو وہ گہرا سانس بھر گیا۔

"آجکل تو پوری لائف اپ سیٹ ہو کے رہ گئی ہے یار۔۔۔۔۔۔"

"کیا زرلش بھابھی نہیں مانیں۔۔۔۔۔۔۔"

"کیسے مانے یار تُم ہی بتاؤ، وہ اُسکا وجود کیسے برداشت کرے۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جیسے اشنہ بھابھی کرے گی ویسے ہی۔۔۔۔۔۔۔"فیاض کی بات پر وہ اُسے دیکھنے لگا جیسے اُسکی بات کا مطلب جاننا چاہ رہا ہو۔

وہ تو اپنے شوق اور مجبوری کی وجہ سے برداشت کرے گی پر زری کو ایسی کوئی مجبوری یا شوق نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا تو کیا زرلش بھابھی کو تم سے محبت نہیں ہے،وہ بھی اپنی محبت کی مجبوری سے برداشت کر لیں اُنکو اور تُمہارے ساتھ ساری زندگی رہنے کے شوق سے کر لیں۔۔۔۔۔"

تُم زری کو اُس کے ساتھ کیوں کمپیئر کر رہے ہو۔۔۔۔۔"فردین اُسکی بات پر حیران ہوا تھا۔"

میں تو محبت کو کمپیئر کر رہا ہوں کہ دونوں تُم سے محبت کرتی ہیں تُمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہیں تو پھر دونوں ہی اپنی اپنی محبت کی خاطر کمپرومائز کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

دونوں کی محبت کو کمپیئر کیسے کر سکتے ہو،زری کی محبت اپنے شوہر سے ہے جبکہ اُسکی محبت کسی کے شوہر سے جو غلط ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

اچھا۔۔۔۔۔۔۔"اسکی بات پر فیاض مُسکرایا تھا۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

محبت غلط نہیں ہوتی ہے فردین، ہاں محبت غلط وقت پر یا غلط بندے کے ساتھ ضرور ہو جاتی ہے جیسے" کہ بد قسمتی سے اشنہ بھابھی کو تُم سے ہو گئی ورنہ کیا اتنی امیر زادی کو جس نے آدھی دُنیا کو دیکھ رکھا ہے کیا وہ تُم پر دل ہار جاتی، اگر اُس کے بس میں ہوتا تو وہ اپنی آسائشوں کو چھوڑ کر یوں تُمہاری ایک نظر کے لیے تڑپ رہی ہوتی بلکل نہیں فردین۔۔۔۔۔۔"

تو تُمہاری نظر میں وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔" فردین نے ناگواری سے دیکھا تھا جس نے سر نفی میں" ہلایا تھا۔

اگر ٹھیک نہیں تو میری نظر میں وہ غلط بھی نہیں ہیں، پہلی بات تو اُنکو پتہ ہی نہیں تھا کہ تم شادی شُدہ" ہو اگر پتہ ہوتا تو وہ پاگل نہیں تھیں جو تُم سے محبت کرتی ویسے بھی محبت تو خُود بخود ہو جانے والا فعل ہے اس میں تو ہم کسی بندے پر یہ الزام لگا ہی نہیں سکتے کہ اُس نے جان بوجھ کر کی ہے، وہ خُود کو نہیں روک سکیں تبھی تو اس مقام تک آ پہنچی ہیں، اور تُم اپنے نکاح شُدہ ہونے کی بات کر رہے ہو اس معاشرے میں، میں نے مرد اور عورتوں کو اپنے پانچ پانچ بچے بھی چھوڑتے دیکھا ہے محبت کے نام پر، لوگوں کو اپنی بیویوں کو طلاق دیتے یا چار چار شادیاں کرتے بھی دیکھا ہے، کوئی محبت کے نام پر قتل کر رہا اور کوئی ہو رہا ہے، کسی کو اپنی منگیتر چھوڑتے دیکھا ہے تو کسی کو اپنا گھر اپنے والدین چھوڑتے دیکھا ہے محبت کے نام پر، اب یہ کہنا کہ اشنہ بھابھی غلط ہیں کسی کا شوہر تھا تو کیا ہوا، کہاں لکھا ہے کہ کسی کے

شوہر سے محبت کرنا گناہ ہے، کیا شوہر کسی دوسری عورت سے محبت کر سکتا؟ کیا کوئی مرد کسی کی بیوی سے محبت کرے تو جائز ہے؟ تو پھر اشنہ بھابھی بھی غلط نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فیاض کی باتوں پر وہ بلکل چُپ رہا تھا۔

" جہاں تک اُن کے تُمہاری زندگی میں جس بلیک میلنگ سے آنے کی بات ہے تو وہ تُم انکل مُصطفی سے بات کر وہ ہی سارا معاملہ کلئیر کر سکتے ہیں کہ آخر ایسا بھی کیا ہوا تھا جو وہ اتنا بڑا قدم اُٹھا گئے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بابا سیدھے مُنہ بات نہیں کر رہے اُنکو تو بس وہی نظر آرہی ہے، اُسے چھوڑنے کی بات کرتا ہوں تو بابا پریشر میں آجاتے ہیں۔۔۔۔۔۔" فردین غُصے میں آیا۔

تُم نے اُنکو چھوڑنا کیوں ہے فردین۔۔۔۔۔۔۔" فیاض کے پوچھنے پر فردین نے اُسے گھورا تھا۔"

"تو اور کیا اُس مصیبت کے ٹوکرے کو ساری زندگی سر پر سجا کر رکھوں، زری کبھی بھی اُسے برداشت نہیں کرے گی، اُس کے ہوتے وہ رُخصتی نہیں کروائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

" فردین جب تُم کہہ رہے ہو کہ وہ اس بات پر اگیری ہے کہ وہ یہ گھر اور تُمہیں زری بھابھی کو دے کر چلی جائے گی تو پھر باقی مسلۂ کیا ہے، جب گھر زرلش بھابھی کا تُم اُسکے تُمہارا سارا وقت اور پیار اُنکے لیے

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تو پھر ایک نام اُسے دینے سے کیا جائے گا، وہ الگ اپنے گھر رہے گی کوئی ڈیمانڈ نہیں کرے گی پھر بھی مسلۂ ہے زرلش بھابھی کو، مرد تو ایک کو گھر میں بسا کر رکھتے ہیں دوسری کو ساری عُمر چُھپا کر رکھ لیتے ہیں اور تُم اپنا ایک نام نہیں دے سکتے، تُمہیں اُن پر ترس نہیں آتا کہ وہ ہر روز اپنی عزت نفس کو کُچل کر تُمہارے ساتھ کی بھیک مانگ رہیں، تُمہیں اتنا بتا دُوں جس دن تم اُنکو چھوڑ دو گئے نہ وہ سچ میں مر جائیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔" فیاض کی آخری بات پر فردین کا دل ایک پل کے لیے رُکا تھا پھر سر کو جھٹک کر ویٹر کی طرف دیکھنے لگا جو کھانا سرو کر رہا تھا۔

"____"

وہ جب گھر آیا تھا تو رات کے گیارہ بج رہے تھے وہ فیاض کے ساتھ کھانا کھا چُکا تھا اس لیے سیدھا اپنے کمرے میں آیا پہلی نظر اُسکی بیڈ کی طرف اُٹھی جو خالی تھا اُس نے نظریں دوڑائیں تو اُسے صوفے پر سویا دیکھ کر تشکر کا سانس خارج کیا تھا۔

میرے بیڈ کی جان تو چُھوٹی۔۔۔۔۔۔" وہ ریلیکس ہو کر سونے کے خیال سے خُوش ہوا تھا اور" کپڑے تبدیل کر تا سونے کے لیے لیٹ گیا کروٹ بدلی تو پہلی نظر سُوئی ہوئی اشنہ پر پڑی وہ بے اختیار

اُسے دیکھے گیا کہ آخر یہ لڑکی اتنے پاگل پن پر کیوں اُتر آئی تھی ساتھ ہی فیاض کی کہیں باتیں زہن میں چلنے لگی پھر گہرا سانس بھر تا سیدھا ہو کر لیٹ گیا اور کُچھ ہی لمحوں بعد وہ نیند کی وادیوں میں کھو چُکا تھا۔

اشنہ کی آنکھ فجر کے وقت کُھلی تھی کانوں میں اذان کے الفاظ پڑے تو بے اختیار اُٹھ بیٹھی بیڈ کی طرف دیکھا جہاں فردین سکون سے سویا ہوا تھا اُسے سویا دیکھ کر وہ مُسکرا دی اور اُٹھ کر اس کے بیڈ پر اسکے نزدیک بیٹھ گئی اُس کے چہرے سے کمبل اُترا ہوا تھا وہ آسانی سے اُسے دیکھ سکتی تھی اس نے کیا بھی ایسا ہی تھا پیار سے اُس کے ایک نقوش کو دیکھتی دل میں اُتارنے لگی پھر اپنے دل میں آتے خیال پر مُسکراتی جُھکی اور اُسکی روشن پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے فردین نیند میں کسمکسایا تھا ہڑبڑا کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور چلتے ہوئے صوفے پر بیٹھ کر اُسے دیکھنے لگی باہر سے بولنے کی آواز آئی تو باہر آئی جہاں مُصطفیٰ کمال مسجد جارہے تھے اور سُلطانہ بیگم جائے نماز فرش پر بچھا رہی تھیں اشنہ واپس اپنے کمرے میں آئی اپنا ڈوپٹہ اُٹھایا اور واش رُوم چلی گئی وضو کرنے کے بعد باہر آئی اور جائے نماز ڈھونڈنے لگی جو اُسے مل گئی تھی نماز پڑھ کر دُعا مانگی تو صرف فردین کا ساتھ مانگا دُعا مکمل کر کے جائے نماز کو اُسکی جگہ پر رکھ کر فردین کے قریب آئی اور اُس پر پھونک ماری۔

بہت مانگ لیا تُمہیں دُنیا سے فردین مُصطفی،اب اپنے اللہ سے مانگوں گی اُسی نے تُمہاری محبت میرے دل میں ڈالی ہے نہ،وہ ہی اب تُمہیں میرا کرے گا۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ زیر لب بولی ڈوپٹہ گلے میں ڈال کر اُسکا کندھا ہلایا جس نے فٹ سے آنکھیں کھولیں۔

نماز کا ٹائم ہو گیا۔۔۔۔۔۔" وہ جانتی تھی کہ وہ فجر کی نماز کا پابند تھا باقی کی کبھی کبھار چُھوٹ جاتیں تھیں۔

تُم کیسے اُٹھ گئی آج۔۔۔۔۔۔۔۔" اُس نے اسکے دُھلے چہرے کی طرف نگاہ کی۔"

"وہاں مُجھے نیند نہیں آ رہی تھی اس لیے تُمہیں اُٹھایا کہ تُم جاؤ اب میرا حق ہے اس بیڈ پر۔۔۔۔۔۔"

کیوں جہیز میں لے کر آئی تھی تُم اسے۔۔۔۔۔۔" وہ بیڈ سے اُٹھ گیا۔"

تُم مجھے جہیز نہ لانے کا طعنہ دے رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکے کمبل میں گُھس گئی تھی کمبل سے" پھوٹتی اُسکی خُوشبو نے اُسے اپنے احصار میں لے لیا تھا۔

یہ جو میری وارڈرب کو کباڑ خانہ بنا کہ رکھا ہوا ہے اسکے بعد بھی تُمہیں اپنے جہیز کی پڑی ہوئی" ہے،خبر دار اگر آئندہ سے تُمہارے ماں باپ کے گھر سے کوئی چیز آئی تو پھر دیکھنا،مُجھے اپنی امیریت سے امپریس کرنے کی تُمہاری کوشش بیکار ہے۔۔۔۔۔۔" وہ سپاٹ انداز میں کہتا چلا گیا اشنہ

نے سونے کا ارادہ ترک کیا وارڈرب سے اپنی تمام چیزیں نکال کر اُنکو بیگ میں رکھا باہر لان میں آ کر چہل قدمی کرنے لگی اور ساتھ صفائی والی کا انتظار کرنے لگی سُلطانہ بیگم کھانا وغیرہ خُود ہی بناتی تھیں بس صفائی والی آ کر صفائی اور کپڑے دھو جاتی تھی وہ اور لوگوں کے گھروں میں بھی جاتی تھی اس لیے پہلے ان لوگوں کے گھر آتی تھی۔

جب وہ آئی تو اُس نے پُورا بیگ اُسے تھما دیا۔

اس میں کپڑے جوتے اور کُچھ اور چیزیں ہیں اپنے گھر لے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" کہتے ہوئے وہ اپنے" کمرے میں چلی آئی۔

جب فردین نماز پڑھ کر معمول کی واک کر کے اپنے کمرے میں آیا تو اشنہ کو اپنے کپڑوں میں دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا اس کی پینٹ کو پائنچوں سے فولڈ کیا ہوا تھا اور بیلو ٹی شرٹ میں وہ عجیب ہی لگ رہی تھی۔

میرے کپڑے کیوں پہنے ہیں۔۔۔۔۔" وہ بُرے تیوروں سے پوچھنے لگا۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میرے پاس کپڑے ہی نہیں تھے۔۔۔۔"وہ سکون سے بولی فردین غُصے سے وارڈرب کی طرف بڑھا مگر اسے خالی دیکھ کر حیران ہوا پھر نگاہ ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی جہاں اسکا میک اپ کا سامان بھی موجود نہ تھا۔

میں نے سب کُچھ ہاجراں کو دے دیا، کیونکہ سب مماپاپا کی طرف سے تھا اور مجھے تم پر اپنی امیریت جتانے کی کوئی ضرورت نہیں، اب میرے پاس نہ کوئی ڈریس اور نہ کوئی جوتا ہے، لا دو گئے تو ٹھیک ورنہ میں ایسے ہی کام چلا لو نگی۔۔۔۔۔۔"وہ آرام سے کہتی کمرے سے نکل گئی جبکہ وہ ابھی تک ہکا بکا کھڑا تھا۔

یہ شرمندہ کروائے گی اماں اور بابا سامنے۔۔۔۔۔۔"وہ بڑبڑایا"

تیار ہو کر جب ناشتے کی ٹیبل پر آیا اشنہ سُلطانہ بیگم کا ڈوپٹہ اوڑھے بیٹھی تھی۔

بابا چلے گئے۔۔۔۔۔۔"وہ سُلطانہ بیگم سے پوچھنے لگا وہ گورنمنٹ آفیسر تھے جلدی چلے جاتے تھے۔

ہاں وہ تو سات بجے ہی نکل گئے، تم بیٹھو۔۔۔۔۔۔۔"اُن کے بتانے پر وہ سر ہلاتا کُرسی پر ٹک گیا اور ایک نظر اُسے دیکھا جو پینٹ اور ٹی شرٹ پر ڈوپٹہ اوڑھے عجیب و غریب مخلوق لگ رہی تھی فردین مُسکراہٹ چُھپاتا ناشتہ کرنے لگ پڑا۔

"بیٹا اشنہ کے پاس کوئی کپڑا نہیں پہننے کو، اسے کُچھ ڈریس ہی لا دو۔۔۔۔۔۔۔"

اتنی امیر کبیر بہو آپکی ایک دن میں غریب کیسے ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔"اُس کے لہجے میں تمسخر تھا۔"

جب خُود منع کیا ہے اسے اس کے والدین کی طرف سے لیے کپڑے پہننے کو تو اب تُم ہی لا کر دو گئے نہ اسے۔۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ بیگن کے کہنے پر وہ اسے گھورنے لگا بھلا اس نے یہ تو نہیں کہا تھا حالانکہ اُسکا مقصد یہی تھا۔

جو اس میڈم کو اس گھر میں لے کر آئے ہیں اُنکو بولیں اسکی ضرورتیں پوری کریں۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُٹھتا ہوا اُس پر ایک تیز نگاہ ڈالنا نہ بُھولا تھا۔

میں نے کہا تھا کہ وہ نہیں مانے گا۔۔۔۔۔۔۔"فردین کے جانے کے بعد سُلطانہ بیگم کہنے لگیں۔"

اب میں اس کے لائے ہی ڈریس پہنوں گی ورنہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ ضدی لہجے میں بولی۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"______________________________________"

کہاں جارہی ہو زری۔۔۔۔۔۔۔۔"صفیہ بیگم اُسے جاتا دیکھ کر پوچھنے لگیں۔"

"اپنے گھر امی۔۔۔۔۔"

کونسا تُمہارا گھر، جو اُس کے نام کر دیا، کس حق سے تمہارا گھر بن گیا، دیکھو تو بھائی صاحب کو حق مہر میں ہی لکھ دیا، تُمہیں تو نہیں لکھ کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"صفیہ بیگم کی بات میں سچائی بھی تھی جس کو مانتے ہوئے وہ لب بھینچ گئی۔

اگر میں ایسے ہی منظر سے غائب رہی تو جس طرح اُس نے میرے گھر کو اپنا بنالیا فردین کو بھی بنالے گی، سب کُچھ تو ہے اُس کے پاس دولت، حُسن اور لب و لہجہ بہت میٹھی چُھری ہے وہ، کوئی بھی اُسکی باتوں میں آسکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

سُلطانہ بہن اُس پر مر مٹی ہیں، دو دن ہو گئے انہوں نے تُمہارا آکر پوچھا کوئی اور بھائی صاحب تو امیر بہو کو پاکر جیسے سب بُھول ہی گئے ہیں۔۔۔۔۔"صفیہ بیگم نے جلتے دل کی بھڑاس نکالی تھی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com

اس لیے تو جا رہی ہوں، میں اتنی آسانی سے اُسے سب حاصل نہیں کرنے دُوں گی، فردین کی طرف سے مجھے کوئی خطرہ نہیں وہ میرا ہے اور میرا ہی رہے گا۔۔۔۔۔۔۔"

"مرد ذات کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا زری، تُم فردین کو بولو کہ بھائی صاحب سے دوٹوک بات کریں، نہ صرف گھر واپس لیں بلکہ اُس بلا کو بھی یہاں سے چلتا کریں۔۔۔۔۔۔۔"صفیہ کی بات کو سمجھتی وہ سر ہلا گئی۔

میں چلتی ہوں، فردین بھی گھر ہو گا۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُن سے کہتی یہاں آئی تو پہلی نگاہ اشنہ پر پڑی جو فردین کے کپڑوں میں بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی اور سُلطانہ بیگم پاس بیٹھیں مٹر نکال رہی تھیں۔

"ارے زری بیٹا، آؤنہ۔۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ کمال کی اس پر نظر پڑی تو مُسکراتے ہوئے بولیں اُن کے بولنے پر اشنہ نے بھی اسے دیکھا تھا جو کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیسی ہیں آپ تائی جان، دو دن ہو گئے آپ بُھول گئیں اپنی بیٹی کو۔۔۔۔۔۔۔"وہ شکوہ کرتی اُن کے پاس ٹک گئی۔

"ارے کون تمہیں بُھول سکتا ہے، بس گھر کے کاموں سے ہی فرصت نہیں نکلتی۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سارے کام جو آپ کو کرنے پڑتے ہیں پہلے تو میں آپکا ہاتھ بٹا دیتی تھی، کوئی نہیں آپ فکر نہ کریں" میں روزانہ آکر بٹا دیا کرونگی۔۔۔۔۔۔۔"اُسکے کہنے پر اشنہ نے غور سے اُسکے چہرے کی طرف دیکھا تھا پھر کہہ اُٹھی۔

روز آنے کی کیا ضرورت ہے زری، تُم آجاؤ نہ یہی ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔۔"اشنہ کی بات پر دونوں" چونکیں تھیں۔

میرے مُنہ کی بات چھین لی اشنہ بیٹی نے۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ بیگم مُسکرائیں۔"

جب تُم ہمیشہ کے لیے یہاں سے دفعہ ہو جاؤ گی تو میں بھی آجاؤ نگی، یہ کہہ کر آخر کتنی دیر تک ان" سب کی نظروں میں اچھی بنتی رہو گی کہ تُم بہت مہان ہو تُم قربانی دے رہی ہو کس چیز کی جو تُمہاری ہے ہی نہیں تُم نے کونسا فردین کو پایا ہے جو اُسے قربان کر رہی ہو وہ تو میں جانتی ہوں جسکا وہ ہے اور تُم چھین رہی ہو، میرا گھر تو چھین بھی چکی ہو شرم نہ آئی تُمہیں میرا گھر لیتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"زری تو اسکی بات پر ہی جل بھن گئی تھی۔

زری اُسکا یہ مطلب تو نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ بیگم اُسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر بول پڑیں۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بہت اچھی طرح میں اس کے مطلب جان گئی ہوں تائی امی، آپ اس کے معصوم چہرے پر نہ جائیں" "صرف دھوکہ ہے یہ، آپ لوگوں کا پیار اور دل جیتنے کا۔۔۔۔۔۔

تُم غلط سوچ رہی ہو زری، میرا ایسا کوئی مطلب نہیں ہے، میں تو خُود تم سے بہت شرمندہ ہوں اور" انکل نے یہ گھر کب میرے نام کیا مجھے کچھ نہیں پتہ، بلکہ میں تو فردین کو بھی کہہ چکی ہوں کہ میں یہ گھر تُم لوگوں کو واپس کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ نے نرمی سے اپنی صفائی دی تھی۔

اوہ رئیلی، تو کب لوٹا رہی ہو یہ گھر اور فردین مجھے واپس۔۔۔۔۔۔۔"وہ طنزً مُسکرائی۔"

یہ گھر تو تُمہیں لوٹا دُونگی پر فردین تو میرا ہوا ہی نہیں وہ کیسے لوٹا سکتی ہوں۔۔۔۔۔"اشنہ کے لبوں" پر زخمی مُسکراہٹ تھی جسے دیکھ کر زری کو بہت سکون ملا تھا جبکہ سُلطانہ بیگم نے تاسف سے اُسے دیکھا تھا۔

یہی تو میں کہہ رہی ہوں تُم سے اشنہ اعوان کے یہاں سے دفعہ ہو جاؤ، ہماری زندگیوں سے اپنا منحوس" سایہ لے کر، بہت دے لیے تُم نے ہمیں دُکھ اب چلی جاؤ، سب کُچھ یہی چھوڑ کر یہاں تک کہ فردین کا نام بھی۔۔۔۔۔۔"زری کے برفیلے لہجے پر وہ سر نفی میں ہلا گئی اور پھر روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تبھی فردین نے ہال میں قدم رکھا وہ اُسے روتا جاتے دیکھ چُکا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کیسی ہو ذری۔۔۔۔۔۔"وہ زرلش کو دیکھ کر مُسکرایا پُورے چھ دن بعد اُس نے اس گھر میں قدم رکھا تھا ورنہ فردین ہی اس سے ملنے اُدھر جاتا تھا۔

میں ٹھیک ہوں، تُم لیٹ آئے ہو آج۔۔۔۔۔۔"وہ گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔"

ہاں کسی دوست کو ڈراپ کرنا تھا، تُم بیٹھو۔۔۔۔۔"فردین کے کہنے پر وہ بیٹھ گئ جبکہ سُلطانہ بیگم اُس دوران کچن میں جاچکی تھیں۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔۔"نہ جانے کیوں وہ کمرے میں جانا چاہتا تھا۔"

"بعد میں ہو لینا، ابھی تو بیٹھو نہ۔۔۔۔۔۔"

صرف دس منٹ، تُم چائے بنا کر لاؤ میں تب تک آتا ہوں۔۔۔۔۔۔"وہ بولتا ہوا اپنے کمرے میں" آیا جہاں وہ کمبل میں دُبکی ہوئی تھی اُسکا ہلتا وجود اس بات کی علامت تھا کہ وہ رو رہی ہے فردین نے لب بھینچ کر اُسے دیکھا پھر وارڈرب سے اپنے کپڑے نکالے تبھی اشنہ کا موبائل بجنے لگا اُس نے ایک پل انتظار کیا کہ وہ اُٹھے گی مگر جب نہ اُٹھی تو فردین نے اُسکا موبائل پکڑا امما کالنگ کے الفاظ جگمگا رہے تھے۔

تُمہاری مما کی کال ہے، اُٹھ جاؤ۔۔۔۔۔"وہ اُسے اُٹھانا چاہتا تھا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اوکے نہ اُٹھو، میں اُن سے کہہ دیتا ہوں تُم اُنکی یاد میں ٹسوے بہا رہی ہو۔۔۔۔۔۔" فردین کا تیر بلکل صیح جگہ لگا تھا وہ ایک جھٹکے سے کمبل پرے کرتی اُٹھی تھی فردین نے دیکھا رونے کے باعث جسکا ناک اور آنکھیں سُرخ ہوئیں تھیں اُسکا دل مٹھی میں آیا تھا۔

جی مما، میں سُوئی ہوئی تھی،.جی ذکام لگا ہوا ہے، گئی تھی ڈاکٹر کے پاس،.جی فردین کے ساتھ ہی، اوکے" پھر بات ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔" وہ جُھوٹ بولتی جلدی سے کال بند کرتی موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر پھر سے پہلے والی پوزیشن میں چلی گئی۔

فردین، تُم ابھی تک فریش نہیں ہوئے۔۔۔۔" زرلش حیرانگی سے اسے دیکھتی بولی جو ہاتھ میں کپڑے لیے کھڑا تھا۔

ہاں وہ اب ارادہ کینسل کر دیا، تُم چلو۔۔۔۔۔" وہ کپڑے صوفے پر رکھتا اسکی طرف پلٹا۔"

مانا کہ ابھی فلحال میرے کمرے پر کُچھ لوگوں نے اپنی گھٹیا سازشوں سے قبضہ کیا ہوا ہے پر تھا تو میرا نہ" اور رہے گا بھی میرا۔۔۔۔۔۔" وہ اُسکے کمبل میں چُھپے وجود کو دیکھتی جتانا نہیں بھولی تھی۔

چھوڑو تُم چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔" فردین اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے وہاں سے لے گیا۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"____________________________________"

زرلش پھر رات تک یہاں رہی تھی ڈنر بھی فردین کے ساتھ کر کے گئی جس نے بے دلی سے کھانا کھایا تھا اور نگاہ بار بار اپنے کمرے کی طرف اُٹھتی تھی۔

زرلش کے جانے کے بعد وہ کمرے میں آیا جو صوفے پر بیٹھی ایل ڈی پر ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔

تُم نے کھانا کھانے سے کیوں انکار کیا۔۔۔۔۔"وہ بیڈ پر بیٹھتا پوچھنے لگا۔"

"مُجھے بُھوک نہیں تھی۔۔۔۔۔۔"

بُھوک نہیں تھی کہ مُجھے اور زری کو ایک ساتھ بیٹھا دیکھنے کی ہمت نہ تھی۔۔۔۔۔"وہ اسکے سُرخ" چہرے کو دیکھتا چوٹ کر گیا۔

تم لوگوں کو ساتھ دیکھنے کی ہمت ہے پر کوئی تُمہیں مُجھ سے الگ کرنے کی بات کرے یہ سُننے کی نہ تو" ہمت ہے اور نہ برداشت۔۔۔۔۔۔"وہ صاف بول گئی تھی۔

"تو نہ سُنو چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تُمہارا نام لے کر جاؤ نگی۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بس نام پر گُزارلو گی ساری عُمر۔۔۔۔۔۔۔"

ہاں گُزار لو نگی، میں تو تُمہیں دیکھ کر ہی ساری عمر بتا سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"اُسکا لہجہ مضبوط تھا۔"

"تو کر لیتے ہیں پھر کوئی ایسی ڈیل تُمہارے ساتھ، بس زری کو منانا ہو گا۔۔۔۔۔"

میں بات کروں اُس سے۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ خُوش ہوئی تھی کہ کم از کم یہ چھوڑنے کے خوف سے تو" وہ آزاد ہو گی۔

"جیسی آج کی تھی، پھر اتنی ہمت ہے کہ روتے ہوئے بھاگ جاتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"

اُسکی تلخ باتوں پر مجھے کوئی افسوس نہیں وہ اُسکا حق ہے، پر اُسے بولو کہ وہ تمہیں مُجھ سے الگ کرنے" "کی بات نہ کرے، ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا کسی دن۔۔۔۔۔

کیا مر جاؤ گی۔۔۔۔۔"وہ بیڈ پر لیٹ گیا اور کروٹ کے بل اسے دیکھنے لگا نہ جانے کیا بات تھی کہ وہ" آج اس سے مسلسل بات کر رہا تھا جس سے اشنہ بھی خُوش ہو رہی تھی۔

"ایک بار تو تُم پر مر گئی ہوں کہو تو ہزار بار بھی مر سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نہیں مُجھے تُمہاری جان نہیں چاہئیے۔۔۔۔۔"

"کیا چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔"

تُم۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ اُسکی بات پر چونکی تھی۔"

تُم سے چھٹکارا۔۔۔۔۔۔"بات مکمل کرتے ہوئے فردین نے اُسکی ساری خُوش فہمی ختم کر دی تھی"

وہ مُنہ لٹکا گئی۔

ٹی وی بند کرو، مجھے سونا ہے اور پلیز میرے کپڑے کل اُتار دینا زری ناراض ہو رہی تھی۔۔۔۔۔"وہ کہتا ہوا کمبل اوڑھ گیا جبکہ اشنہ اُسکی بات پر افسردہ ہو گئی۔

"_______________________________________"

تہمینہ اعوان اور صغیر اعوان نے کال کی تھی کہ وہ اس سے ملنے کے لیے رات کو آرہے ہیں اشنہ تب سے پریشانی سے ادھر سے اُدھر چکر لگاتی اپنے حُلیے کے بارے سوچ رہی تھی کہ وہ اب اُن کے سامنے فردین کے کپڑوں میں کیسے جائے دوسرا وہ اُن سے ساری سچویشن بھی چُھپانا چاہتی تھی۔

"اگر زری آگئی تو اُس نے کوئی لحاظ نہیں کرنا، اور پہنوں کیا؟ آنٹی کا ڈریس تو فٹ نہیں آنا، کیا کروں۔۔۔۔۔۔" وہ سوچ میں پڑ گئی دروازہ کُھلا اور فردین کمرے میں داخل ہوا اُس کے ہاتھ میں دو تین شاپنگ بیگز تھے جو اُس نے صوفے پر رکھے۔

"امی نے کال کی تھی کہ تُمہارے گھر والے آرہے ہے، اس لیے نہ چار مُجھے یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑا۔۔۔۔۔۔۔" فردین کی بات پر وہ خُوشی اور حیرت سے دم بخود رہ گئی۔

"اب کیا سکتے میں چلی گئی ہو۔۔۔۔" وہ اُسے حیرت کا بت بنے دیکھ کر کہنے لگا جو مُسکراتی ہوئی شاپنگ بیگز میں سے چیزیں نکالنے لگی۔

"واؤ فردین مُصطفیٰ تُمہاری چوائس تو بہت کمال کی ہے۔۔۔۔۔" وہ پنک کلر کے برینڈڈ سُوٹ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے زیر لب مُسکرائی فردین اسکے مُسکرانے پر ریلیکس ہوتا کپڑے چینج کرنے چلا گیا اشنہ نے جوتا پہن کر چیک کیا جو تھوڑا سا سائز میں ان فٹ تھا کیونکہ وہ اپنے حساب سے لے کر آیا تھا۔

وہ ساری چیزیں پکڑتی ڈریسنگ رُوم میں چلی گئی ڈریس پہن کر خُود کو مرر میں دیکھا تو مُسکرا دی واقع میں اُسے بہت سُوٹ کر رہا تھا جو تاپہنا پھر بالوں کو ویسے ہی کُھلا چھوڑتے ہوئے وہ رُوم میں آئی جہاں فردین تولیے سے بال رگڑ رہا تھا۔

کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اُس کے پوچھنے پر فردین نے ایک سرسری نظر اُس پر ڈالی جو کب گہری ہوتی چلی گئی اُسے پتہ بھی نہ لگا تھا۔

جیسی ہو ویسی ہی لگو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ رُخ بدل گیا تو اشنہ دل مسوس کر رہ گئی جبکہ فردین سوچنے لگا اندازے کا مطابق سُوٹ لایا تھا اسے اتنافٹ کیسے آگیا؟

وہ سُلطانہ بیگم کی تلاش میں کچن میں آئی جو کباب کا مصالحہ تیار کر رہی تھیں۔

"..یہ کیا آنٹی، آپ کیوں اتنی ذحمت کر رہی ہیں اُنہوں نے کھانا تو نہیں کھانا۔۔۔۔۔"

"کھانا کیوں نہیں کھائیں گئے بھلا؟اُس دن بھی تُمہاری ماما ویسے ہی چلی گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔"

میں ہیلپ کروں؟آپ سب کُچھ کیسے کریں گی۔۔۔۔۔۔۔"وہ کُچھ شرمندہ سی ہونے لگی کہ اسے کُچھ بنانا آتا تو وہ ضرور انکو کچن سے فری کر دیتی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مُشکل کُچھ بھی نہیں، کباب بنا کر فریج میں رکھ دیتی ہوں ڈنر کے ٹائم فرائی کر لیں گئے، میٹھے میں رس ملائی بنا کے رکھ لی ہے، اب بس مٹن اور بریانی بنانے لگی ہوں، باقی فردین کے بابا کو لسٹ سینڈ کر دی ہے وہ بازار سے لے آئیں گئے۔۔۔۔۔۔" اُنکے بتانے پر اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"اتنا کُچھ، ابھی اور لسٹ بنا کر دی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

کیوں تُمہارے گھر میں اتنے کھانے مہمانوں کے سامنے نہیں رکھتے۔۔۔۔۔۔"اُن کے سوال ہر وہ سوچ میں پڑ گئی واقع اُس نے کبھی نوٹ ہی نہ کیا تھا۔

بہت پیاری لگ رہی ہو، میں نے تو شُکر کیا جب فردین نے بتایا کہ وہ تُمہارے لیے شاپنگ کر کے لایا ہے، مُجھے کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی اُس سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ بیگم کی بات پر وہ چونک اُٹھی۔

"...آپ نے کال کر کے بتایا تھا فردین کو مما پاپا کے آنے کے بارے میں۔۔۔۔۔۔"

نہیں تو، کس نے کہا؟ اُسے تو ابھی بتایا میں نے۔۔۔۔۔۔۔"اُنکی بات پر اشنہ کو خوشگوار جھٹکا لگا۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

امی نے کال کی تھی تُمہارے گھر والے آرہے ہیں اس لیے مجھے یہ کڑوا گھونٹ بھرنا" پڑا۔۔۔۔۔۔۔" فردین کا کہا جملہ اُس کے کانوں میں گونجا وہ خُوشی سے مُسکرائی تھی اپنا آپ اُسے ہوا میں اُڑتا محسوس ہوا۔

ہال میں لگے دیوار گیر آئینے میں اپنے سراپے کو دیکھتی وہ مسلسل مُسکرائے جا رہی تھی اور پھر رات تک اس کے ہونٹوں سے مُسکراہٹ جُدا نہ ہوئی تھی۔

رات کو جب تہمینہ اعوان اور صغیر اعوان آئے تب بھی وہ مُسکراتے ہوئے اُن سے ملی جو اسے خُوش دیکھ کر پُر سکون ہو گئے تھے۔

تُمہارے ساس اور سُسر تو بہت اچھے ہیں فردین کیسا ہے اب۔۔۔۔۔۔۔" تہمینہ اعوان نے پوچھا" تھا۔

وہ بھی بہت اچھے ہیں۔۔۔۔۔"وہ مُسکرائی۔"

زرلش کو کب کروا رہے یہ رُخصت؟ مُجھے تو بہت تکلیف ہو رہی تُمہارے لیے بیٹا بہت مُشکل ہے" "سوکن کے ساتھ رہنا۔۔۔۔۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مما سوکن وہ نہیں میں اُس پر بن کے آئی ہوں، مُشکل والی کوئی بات نہیں ہے وہ اس گھر میں رہے گی"

اور میں الگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکے مُسکرا کر کہنے پر وہ اسے دیکھتی رہ گئیں۔

"______________________________"

تُم۔۔۔۔۔۔"زری اُسے اپنے گھر میں دیکھ کر چونکی پھر اُس کے چہرے پر شدید ناگواریت کے"

تاثرات چمکے جن کو دیکھ کر اشنہ نے لب بھینچ لیے۔

اندر آنے کو نہیں کہو گی۔۔۔۔۔۔؟"

"پہلے سارے کام میری اجازت سے کیے ہیں تُم نے۔۔۔۔۔۔۔۔"

مُجھے تُم سے کُچھ بات کرنی ہے زری۔۔۔۔۔۔"اشنہ نے اُسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے"

آنے کی وجہ بتائی جس پر زرلش نے پیچھے ہو کر اُسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا وہ اُس کے ساتھ اُسکے

رُوم میں آئی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بولو کیا کہنا ہے۔۔۔۔۔۔۔"زری نے بیٹھنے کا بھی نہیں کہا تھا۔"

"میں جانتی ہوں تُم مجھ سے بہت ناراض ہو میں۔۔۔۔۔۔"

اس سے اگلی بات کرو، جو بات کرنے آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ سپاٹ لہجے میں اسکی بات کاٹ گئی۔

میں یہی کہنے آئی ہوں کہ تُم فردین کو پریشان نہ کرو اور نہ خُود میری وجہ سے سٹریس لو، میں چلی جاؤنگی یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔"

طلاق لے کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔"زرلش کے سوالیہ انداز پر اشنہ کا دل تھما تھا یہ تو سوچنا بھی سوہان روح تھا۔

نہیں بس فردین کا نام لے کر، میں ساری زندگی اشنہ فردین بن کر گُزارنا چاہتی ہوں بس اتنا سا حق دے دو زری یہ جو میری سانس چل رہی ہے نہ صرف فردین کی وجہ سے، جس دن وہ دُور ہو گیا یہ سانس کی ڈوری ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔"

اور مجھے یہ کسی صورت گوارا نہیں اشنہ اعوان۔۔۔۔۔۔"اس نے چبا کر کہتے ہوئے اسکی حقیقت جتائی تھی کہ وہ ابھی تک اشنہ اعوان ہے اور رہے گی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سچ کہتے ہیں ایک عورت ہی دوسری عورت کا گھر برباد کرتی ہے۔۔۔۔۔"زری تنفر سے کہہ گئی۔"

"میں نے تُمہارا گھر برباد نہیں کیا زری، میں تب برباد کرتی اگر تُم سے سب چھین لیتی۔۔۔۔۔۔۔"

"چھینا ہی تو ہے میرا گھر، میرا شوہر۔۔۔۔"

میں تُمہارا گھر تُمہیں دینے کو تیار ہوں، فردین بھی تُمہارا، کوئی حق کوئی ڈیمانڈ نہیں ہوگی میری، میں" اپنے مما پاپا کے ساتھ رہونگی تم لوگوں کی زندگی کو ڈسٹرب بھی نہیب کرونگی اس چیز کا وعدہ کرتی ہو

"میں.....۔۔۔۔۔۔۔

اوکے نام لے کر جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ پر اُس کے بعد تُم دوبارہ ہماری زندگی میں نہیں آؤ گی بولو" منظور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"زرلش نے ہامی بھرتے ہوئے یقین دہانی چاہی تھی اشنہ تو جیسے پھر سے جی اُٹھی تھی۔

ہاں مجھے قبول ہے۔۔۔۔۔۔"وہ مُسکرائی تھی جس پر زرلش نے کُچھ حیرت سے دیکھا تھا کہ صرف" نام پہ کیسے وہ ساری زندگی گُزار سکتی ہے۔

اُس کے جانے کے بعد جب زرلش نے صفیہ بیگم کے گوش وگُزار سارا معاملہ کیا تو وہ زری کی عقل پر ماتم کرنے لگیں۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پاگل ہو گئی ہو تم زری، کتنی آسانی سے مان گئی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔"

"وہ گھر بھی میرے نام کرنے کو تیار، فردین کو بھی چھوڑ کر جا رہی ہے باقی کیا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔"

"طلاق لے کر تو نہیں نہ جا رہی وہ، ساری زندگی وہ تُمہارے سر پر خوف کی طرح سوار رہے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا مطلب کیسا خوف۔۔۔۔۔۔۔۔۔" زری نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔"

"اب مان مان لیا کہ وہ چلی جائے گی تم دونوں کی زندگی سے، مگر آنے والے کل کا کسے پتہ، ہو سکتا کل کو پھر سے آجائے یا فردین کے دل میں اُس کے لیے لچک پیدا ہو جائے، مرد ذات کا کیا بھروسہ کب بدل جائے اگر کل کو کوئی بچہ ہو گیا تو، پھر روتی رہنا تم اُسے، اتنی امیر ہے وہ کل کو سارا کُچھ اُسکا ہو گا تو وہ سب کُچھ فردین کو دے گی، فردین پھر اُسے اور اُسکی دولت کو سمنبھالے گا اور تم اپنے تایا اور تائی کو بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"یہ تو سوچا ہی نہیں تھا میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"پاگل جو ہو تُم، وہ بہت تیز اور مکار لڑکی ہے، اُسے پتہ ابھی فردین زری زری کر رہا اس لیے کُچھ دیر قربانی دے کر سب کی نظروں میں اچھی بن جائے گی اور وقت گُزرنے کے ساتھ فردین کو اپنا بھی بنا

لے گی، بھائی صاحب اور بھابھی کو تو وہ پہلے ہی اپنا بنا چکی ہے، تُم بس فردین سے بولو کہ گھر پہلے ہوشیاری سے اپنے نام کروائے پھر اُسے طلاق دے کر گھر سے باہر کرے۔۔۔۔۔۔۔۔" صفیہ بیگم کی باتوں پر وہ متفق ہوتی سر ہلا گئی۔

" "

وہ بہت خُوشی خُوشی زری کے گھر سے واپس آئی تھی کہ زری انکے رشتے کو برقرار رکھنے پر مان گئی تھی اور رُخصتی کروانے پر بھی رضامند ہو گئی تھی یہی بات آکر جب اس نے فردین مُصطفی سے کی تو وہ حیرانگی سے اس کے چہرے پر چھائی خُوشی کو دیکھنے لگا۔

"تُم تو ایسے خُوش ہو رہی ہو جیسے اُس نے سُاری عمر تُمہیں سوکن کے رُوپ میں برداشت کرنے کا صندیسہ دے دیا ہو۔۔۔۔" فردین مُصطفی کو اُسکی خُوشی ایک آنکھ نہ بھائی تھی۔

"تُمہارا نام مُجھ سے وہ چھین نہیں رہی کیا یہ کم خُوشی ہے فردین، تُم نہیں سمجھو گئے۔۔۔۔۔۔" وہ بیڈ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تُمہارا پاگل پن تو میں سمجھ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔" وہ اُسے گھورتا بیڈ پر آکر لیٹ گیا اشنہ اسے بیڈ پر لیٹے دیکھ کر اُٹھنے لگی۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔" فردین بولے بنا نہ رہ سکا۔

"اپنے بستر پر۔۔۔۔۔۔"

"کُچھ دنوں کی مہمان ہو کیا بے آرام کروں تُمہیں یہی سو جاؤ۔۔۔۔۔" اشنہ تو اُسکی بات پر بھونچکی ہی رہ گئی جواب کروٹ بدل گیا تھا وہ کنارے پر لیٹتی اُسکی پُشت دیکھنے لگی جو دوسری طرف مُنہ کیے لیٹا تھا وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا۔۔۔۔۔" فردین نے دوبارہ اسے صوفے پر لیٹے دیکھ کر پوچھا۔

"کیا فائدہ تُمہارے قریب لیٹنے کا جب تُم یوں چہرہ موڑ کے لیٹو گئے، اس سے تو بہتر یہ صوفہ ہے کم از کم نظروں کے سامنے تُمہارا چہرہ تو ہوتا ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔" اشنہ کے جواب پر وہ ساکن ہوا تھا بے خُود سا ہو کر اسے دیکھنے لگا جو آنکھوں میں محبت کی قندیلیں لیے اسے آنکھوں سے دل میں اُتار رہی تھی۔

"زہر لگتی ہو تُم مجھے۔۔۔۔۔۔" فردین اپنی نظروں کی لگن کے بر عکس بولا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اگر امرت لگتی تو کیا پی جاتے تُم۔۔۔۔۔۔"وہ کہاں آگے سے سیدھی تھی فوری جواب دے گئی

فردین نے بھنویں اُچکا کر اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔

"اس بات کا مطلب سمجھتی ہو تُم۔۔۔۔۔۔۔"

"نہیں، تم بتا دو۔۔۔۔۔۔۔"

"اس طرح کی باتوں کے مطلب بتائے نہیں عمل کر کے سمجھائے جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"وہ معنی خیز لہجے میں بولا تھا مگر اشنہ اسکے جملے زیر غور کرتی اُسکی آنکھوں کی انوکھی چمک کو فراموش کر گئی تھی جو اب گہرا سانس بھرتا سونے کی تیاری کرنے لگا تھا۔

"_______________________________________"

فردین مُصطفی نے جب زرلش سے بات کی تو وہ مکر گئی۔

"ایک نمبر کی جھوٹی ہے وہ فردین، دیکھو تو اب تُمہیں مُجھ سے بد ظن کرنے کے لیے جُھوٹوں پر اُتر آئی بھلا میں تُمہارا سودا کر سکتی ہوں کسی بھی قیمت پر نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" زرلش نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے یقین دلایا تھا فردین بے ایک نظر اُس کے چہرے پر ڈالی تھی جہاں اُس کے چہرے کا پھیکا رنگ اُسکے لہجے کی چُغلی کھاتا فردین کو اصل بات سمجھا گیا تھا۔

"وہ تو کہہ رہی تھی کہ تم اس بات پر راضی ہو، خیر میں بھی اب اس بات پر متفق ہوں کہ اُس کی بات مان لی جائے، وہ میرے نام پر ساری زندگی گُزارنا چاہتی ہے تو ٹھیک ہے گُزار لے۔۔۔۔۔۔۔" فردین کے کہے پر وہ چونکی۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تُم، ہم کیسے اُسے عذاب کی طرح اپنے سر پر رکھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔"

"کیسا عذاب زری، جب وہ کہہ رہی کہ وہ ہماری زندگی سے دُور چلی جائے گی، کوئی حق کوئی طلب نہیں ہو گی اُسکی تو ہمیں پھر کس بات کی پریشانی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کہہ رہا تھا اور زری حیران پریشان اُسکی طرف دیکھ رہی تھی کہ کُچھ دن پہلے تک اُسکا نام نہ سُننے والا آج اُسکی حمایت میں بول رہا تھا اُسکے دماغ میں صفیہ کی کہیں باتیں گونجنے لگیں۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com

"وہ صرف ڈرامہ کر رہی فردین کہ تم اُسے طلاق نہ دو، تم خُود سوچو کہ صرف نام پر وہ ساری زندگی کیسے گُزار سکتی ہے بلکہ کوئی بھی نہیں گُزار سکتا۔۔۔۔۔۔"

"وہ گُزار سکتی ہے زری، بلکل پاگل ہے یار وہ بلکل، سر پھری ہے۔۔۔۔۔"اُس کے پاس سے اُٹھتا ہوا کہہ گیا۔

"تو نام کہ بغیر بھی گُزار لے، کوئی فرق تو نہیں پڑنا، تُم بس طلاق کے پیپرز بنواؤ میں تایا جان سے خُود بات کر لونگی، اس سے پہلے تُم اُس سے گھر اپنے نام کروالینا۔۔۔۔۔"زرلش کی بات پر وہ مُڑ کر اُسے دیکھنے لگا۔

"گھر تو حق مہر میں لکھ دیا گیا ہے وہ کیسے واپس لے سکتا ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اُسکی شرط مان کر ہم اُس سے گھر واپس لکھوا لیتے ہیں، پھر اُسے طلاق کے پیپرز دے کر چلتا کر دیں گئے، وہ ہے بھی اسی لائق، اُسے بھی پتہ چلے کسی کا گھر اور شوہر چھیننا کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"زرلش زہر خند لہجے میں بولی تھی یہ نوٹ کیے بنا کہ فردین کے چہرے پر اُسکی بات سے کس قدر ناگواری آگئی تھی۔

" ______________________________ "

وہ کمرے میں آیا تو اشنہ کمرے میں نہیں تھی وہ واپس ہال میں آیا مگر وہ اُسے کہیں دکھائی نہ دی۔

"کہاں چلی گئی یہ۔۔۔۔" وہ اسکی تلاش میں باہر جانے لگا کہ وہ اسے مُصطفی کمال کے کمرے سے نکلتی دکھائی دی ہاتھ میں کوئی فائل تھی۔

"آ گئے تُم، انکل تُمہارا پوچھ رہے تھے۔۔۔۔۔" اسے دیکھ کر بولی جو بنا جواب دیئے کمرے میں چلا گیا اشنہ اس کے انداز پر غور کرتی کمرے میں آئی وہ صوفے پر بیٹھا تھا۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔"

"کُچھ نہیں تُم کیا لینے گئی تھی زری کے پاس، خبردار اگر آج کے بعد تُم اُس کے پاس گئی تو۔۔۔۔۔" اُسکی انوکھی بات پر وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

"کیا زری نے کُچھ کہا ہے۔۔۔؟ وہ اسکے خواہ مخواہ کے غُصے سے اندازہ لگانے لگی۔

"جس نے بھی کُچھ کہا ہے تُمہیں اُس سے کیا، تُم کیا پوری دُنیا سے فردین مُصطفیٰ کو مانگو گی، کیا تُمہاری کوئی عزت نفس بھی ہے کہ کوئی نہیں جو تم یوں سب کے ترلے کرتی پھر رہی ہو، اس طرح کرنے سے کیا تُمہیں میرا ساتھ مل جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اُسکا لہجہ بہت تپہ ہوا تھا جس پر اشنہ بس چُپ چاپ اُسے بھڑکتا ہوا دیکھ رہی تھی جواب سر ہاتھوں میں تھام گیا تھا۔

"میں بہت پریشان کر رہی ہوں تُمہیں فر۔۔۔۔۔۔۔"

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے، میری نظروں سے دُور۔۔۔۔۔۔۔"وہ یکدم دھاڑ اُٹھا اشنہ ہڑبڑا کر کمرے سے نکلی تھی اُس کے جانے کے بعد فردین خُود کو کوس کر رہ گیا گہرا سانس بھرتا خُود کو ریلیکس کیا وہ حیران تھا اپنی حالت پر کہ اسے اچانک ہوا کیا ہے دس منٹ تک اُسکا انتظار کرتا رہا جب اُسکی واپسی نہ ہوئی تو اُٹھ کر باہر آیا۔

"کس کو ڈھونڈ رہے ہو فردین۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ بیگم نے اسے ادھر اُدھر دیکھتا پایا تو پوچھنے لگیں۔

"وہ ایک ہی جو مُجھے پاگل بنا رہی ہے، کہاں گئی ہے۔۔۔۔۔"

"شاید کچن میں۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ بیگم نے اُسے کچن میں جاتے دیکھا تھا وہ سر ہلاتا کچن میں آیا جہاں وہ ٹیبل پر بیٹھی رونے میں مشغول تھی فردین خُود کو ملامت کرنے لگا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا اس سے بہتر جگہ نہیں ملی تھی رونے کے لیے۔۔۔۔۔۔" فردین کی آواز پر وہ بے دردی سے آنسو صاف کرتی رُخ موڑ گئی۔

"میں تو ایک عذاب میں مبتلا ہو گیا ہوں، اُدھر جاؤں تو اُس کے آنسو ادھر آؤں تو تُمہاری آنکھوں سے بہتا جھرنا۔۔۔۔۔۔" وہ اسکے ساتھ کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"چُھوٹ جائے گی تُمہاری اس عذاب سے جان۔۔۔۔۔۔" آنسو لڑیوں کی صُورت بہنے لگے تھے جنکو فردین نے ہاتھ بڑھا کر شرف مقبولیت بخشا تھا اشنہ اسکی جسارت پر اُسے دیکھنے لگی فردین اسکی بھیگی پلکوں کو دیکھ کر بے خُود ہوا تھا پھر اسی بے خُودی میں جُھکتے ہوئے اُسکی بھیگی آنکھوں کو چومتا سب فراموش کر گیا تھا اشنہ تو دم بخود رہ گئی تھی۔

"مجھے نہیں لگتا اب مُجھے معافی مانگنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔" فردین کے لبوں پر مُسکراہٹ چمکی تھی جس سے نظریں چُراتی وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور بنا دیکھے کمرے میں چلی آئی اُسکی دھڑکن ابھی بھی معمول سے ہٹ کر چل رہی تھی۔

"یہ کیا ہے۔۔۔۔۔" فردین کے ہاتھ میں وہ فائل تھی جو کُچھ دیر پہلے وہ مُصطفیٰ کمال کے رُوم سے لے کر نکلی تھی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ گھر کے پیپرز ہیں، میں نے یہ گھر زری کے نام کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔" اشنہ کے بتانے پر وہ چونکا تھا اُس کے زہن میں زری سے ہوئی باتیں گونجنے لگیں اُس کے ماتھے پر آئے دو گھرے بل اشنہ صاف محسوس کر سکتی تھی۔

"تُمھیں اتنی اچھی بننے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔۔" اُس نے پیپرز پھاڑ دیئے۔

"یہ کیا کیا۔۔۔۔۔۔" اُسکا مُنہ حیرت سے کُھل گیا۔

"یہ گھر تُمھیں حق مہر میں ملا ہے نہ تو اب اسے واپس کرنے کی کیا ضرورت۔۔۔۔۔۔۔"

"پر زری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اُس کے لیے اور گھر بن جائے گا۔۔۔۔۔۔۔" فردین نے کہتے ہوئے لائٹ آف کی تھی جسکا مطلب تھا اب کوئی اور بات نہیں کرنی ہے۔

"____"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

فردین مُصطفی عجیب سے دوڑاہے پر آکھڑا ہوا تھا اُسکا دل ایک الگ ہی راگ الاپنا شروع ہو گیا جسکو وہ سمجھ کر بھی سمجھنا نہ چاہتا تھا۔

مُصطفی کمال اور سُلطانہ بیگم رُخصتی کی ڈیٹ فائل کر آئے تھے مگر زرلش فردین کو مسلسل اشنہ کو چھوڑنے پر زور دے رہی تھی اور اشنہ سب سے اپنا غم چُھپاتی اپنے دل کو سمجھانے میں مصروف تھی۔

آج سارا دن آفس میں بھی اُسکا سوچتے ہوئے ہی نکل گیا تھا اس لیے جب رات کو گھر آیا تو کسی سے بات اور ڈنر کیے بغیر ہی اپنے کمرے میں گُھس گیا۔

اشنہ بھی چند لقمے زہر مار کرتی کمرے میں آئی پر اُسے پینٹ کوٹ میں ہی بیڈ پر لیٹے دیکھ کر کچھ حیران ہوتی اُسکے پاس آئی۔

"کیا ہوا فردین، تُم ٹھیک ہو؟ کھانا بھی نہیں کھایا تُم نے۔۔۔۔۔۔" وہ اُس کے پاس ٹک گئی جو آنکھیں بند کیے لیٹا تھا اس کی آواز پر بھی آنکھیں نہیں کھولیں تھیں۔

"فردین۔۔۔۔۔۔" اشنہ نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا جو اُس نے بُری طرح جھٹک دیا تھا اشنہ جو پہلے ہی اس سے دُور جانے کے خیال سے غمگین تھی اس کے طرزِ عمل پر آبدیدہ ہونے لگی اس کے

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آنسو چھلکنے لگے جن کو چھپانے کو وہ اُٹھنے لگی مگر فردین نے ہاتھ بڑھا کر نہ صرف اُسے روکا تھا بلکہ اپنے قریب کھینچ لیا تھا وہ جو پہلے ہی تڑپ رہی تھی اُسکی باہنوں کا سہارا پاتے ہی پگھل گئی تھی۔

"میں تُم سے بہت پیار کرتی ہوں فردین بے حد بے حساب، تُم سے دور جانا بہت مُشکل ہے، تُمہیں دیکھے بنا رہنا بہت تکلیف دہ ہو گا، تُمہاری آواز سُنے بغیر وقت گُزارنا عذاب لگے گا فردین۔۔۔۔۔۔" وہ اُس کے سینے میں سر چُھپائے سسک رہی تھی۔

"میں غلط تھی پر میری محبت غلط نہیں تھی فردین، میں بے بس تھی اور آج بھی بہت بے بس ہوں پر میں اپنے کیے کی سزا زری کو یا تُمہیں نہیں دُونگی، میں خُود چلی جاؤنگی تُم سے تُمہاری زندگی سے دور، پر یہ سب جان لیوا ہے سوچتی ہوں تو جان نکلتی محسوس ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" اُسکا دل نوحہ کناں تھا فردین سُرخ آنکھیں لیے بس سُن رہا تھا جو اپنا دل اپنا دُکھ اپنی بے بسی سب اُسکے سامنے کھول کر رکھ رہی تھی۔

"بہت چاہتی ہوں تُمہیں، تُمہیں پانا چاہتی تھی زری سے چھیننا نہیں، پر یہ بھی بہت ہے اب کہ میں تُمہاری ہوں تُمہارے نام سے جانی جاؤنگی، اشنہ فردین بن کر رہونگی اب، تُمہارے ساتھ گُزارا ایک پل بھی میرے لیے پوری زندگی ہے اور میں تُمہارے ساتھ گُزارے ہر پل میں سو سو بار جیتی

ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اُسکی آنکھوں سے نکلے جھرنے اُسکی شرٹ کو بھگو گئے تھے مگر وہ بلکل ساکت تھا ان لمحوں میں ہی اُس نے جانا تھا کہ محبت کیا ہوتی ہے اُسکا درد کیا ہوتا ہے جو وہ اس وقت اپنے دل میں محسوس کر رہا تھا۔

اپنی سوچوں کے بھنور میں سے باہر نکلا تو اُسے خاموش دیکھ کر اُسکے چہرے پر نگاہ ڈالی جو اب نیند کی وادیوں میں اُتر چکی تھی فردین نے اُس اپنے سینے سے اُٹھا کر بیڈ پر لٹایا اُس کے رخساروں پر چمکتے آنسوؤں کو صاف کیا اُس پر کمبل دیتے اُٹھ کھڑا ہوا۔

فریش ہو کر نائٹ ڈریس میں باہر آیا لائٹ آف کرتا اُس کے قریب لیٹ گیا کمبل اُس پر اور خود پر اوڑھ کر اُسکی پیشانی پر لب رکھے پھر اُسکی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا جو فیصلہ وہ اتنے دنوں سے کر نہ پا رہا تھا وہ اُس نے آج کر لیا تھا۔

"______________________________"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مُجھے آپ سے بات کرنی ہے بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ مُصطفیٰ کمال کے رُوم میں داخل ہوتا ہوا بولا جو فردین کو دیکھ کر کتاب بند کرتے سر ہلا گئے وہ اُنکے قریب ہی دیوان پر ٹک گیا۔

"ہاں بولو۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔

"آپ ناراض ہیں مُجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔"اُنکی بات پر وہ حیرانگی سے کہہ اُٹھا.

"تو پھر اتنے دن آپ مُجھ سے خفا کیوں رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"خفا نہیں تھا، تُمھیں پریشر میں رکھا تھا کہ کہیں تُم اشنہ کو چھوڑ نہ دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تو اب یہ پریشر نہیں رکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔۔۔"

"کیوں۔۔۔۔۔؟

"اب ضرورت نہیں کیونکہ میں بھی دو آنکھیں رکھتا ہوں۔۔۔۔۔"اُنکی بات پر وہ زیر لب مُسکرایا تھا جنکی آنکھوں میں مُسکراہٹ تھی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تو کیا چھوڑنا چاہتے ہو اشنہ کو۔۔۔۔۔۔"اُنھوں نے اسکے مُنہ سے سُننے کے لیے پوچھا۔

"چھوڑنا چاہوں بھی تو چھوڑ نہیں پاؤنگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ بے بسی سے بولتا اقرار کر گیا تھا اگر اشنہ یہ سُن لیتی تو پتھر ہو جاتی فردین مُسکرایا تھا اُسکو یاد کر کے جب وہ سُنے گی کیا ری ایکٹ کرے گی۔

"دو کو سنھمبال پاؤ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کوشش پوری کرونگا، آپ جیلس تو نہیں ہونگے آپکو اس عمر تک بھی دوسری نہ ملی اور مُجھے۔۔۔۔۔۔۔۔"شرارت سے فردین نے بات اُدھوری چھوڑی تھی مُصطفی کمال قہقہ لگا گئے۔

"میں تُمہارے ہونے والے حال سے ہی مستفید ہو تا رہو نگا۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بابا، اُس رات کیا کہا تھا صغیر اعوان نے آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اس اُلجھن کو بھی سُلجھانا چاہتا تھا۔

"اب جاننا ضروری تو نہیں فردین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اُٹھ کر اپنے بیڈ کی طرف بڑھے۔

"میں سب کلئیر کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میرے پاس آیا تھا، رو رہا تھا اپنی بیٹی کی زندگی کے لیے، یہاں تک کہ میرے پیروں کو بھی پکڑ گیا تھا اور میں کسی باپ کی اتنی بے بسی نہیں دیکھ سکتا تھا، جس کی بیٹی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھی، ایک جھوٹ بھی بولا تھا اُس نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا۔۔۔۔۔۔؟؟؟

"یہی کہ فردین نے اُنکی بیٹی کو ہرے باغ دکھا کر چھوڑا تھا، یہ بھی کہ تُم اُسے پسند بھی کرتے تھے مگر ہماری وجہ سے اُسے چھوڑنے پر مجبور ہو۔۔۔۔۔۔۔"

"آپکو لگتا تھا کہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔"

"بلکل نہیں تُم میرے بیٹے ہو، پر اُس دن ہسپتال میں تُمہیں اشنہ کے ساتھ پا کر لگا شاید کُچھ ایسا ہو، اور دیکھ لو ویسا ہی ہوا، چلو چھوڑو یہ بتاؤ دونوں کو ساتھ رکھو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"آپکو لگتا ہے دونوں ساتھ رہ سکتی ہیں بلکل بھی نہیں، زری یہی رہے گی اور اشنہ جو آفس کی طرف سے گھر ملا ہے فلحال۔۔۔۔۔۔" وہ رات کو سب پلان کر چُکا تھا۔

وہ اشنہ کو سرپرائز دینا چاہتا تھا اُس کے آنے کا انتظار کرنے لگا جو سُلطانہ بیگم کے ساتھ گئی ہوئی تھی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آ بھی جاؤ مس پاگل۔۔۔۔۔۔" وہ زیرِ لب بولتا مُسکرایا تھا اُسکا دماغ اب بلکل ریلیکس تھا وہ دونوں کو ساتھ رکھنا چاہتا تھا اور خُود کو اس چیز کے لیے تیار کر چُکا تھا کہ وہ دونوں کے حقوق خُوش اسلوبی سے پُورے کرے گا۔

اپنے موبائل کی بجتی ٹون پر وہ خیالوں سے نکلا تھا سکرین کی طرف دیکھا جہاں اشنہ کالنگ لکھا تھا۔

"کہاں ہو تُم۔۔۔۔۔۔" وہ موبائل کان سے لگاتا بولا مگر دوسری طرف سے سُلطانہ بیگم کی روتی آواز پر ساکت ہوا تھا۔

"فردین جلدی آؤ، اشنہ، اشنہ کا ایکسڈنٹ ہو گیا، وہ روڈ کراس کر رہی تھی، تُم جلدی آؤ، وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

" ______________________________ "

وہ سب فوری ہسپتال پہنچے تھے جہاں اُسے ایمرجنسی وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا تھا اُسے گاڑی ٹکراتی گُزر گئی تھی اُس کے سر پر گہری چوٹ لگی تھی خُون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے ڈاکٹرز نا اُمید تھے صفیر

اعوان اور تہمینہ اعوان بھی پہنچ چکے تھے سب اپنی اپنی جگہ گھبرائے ہوئے دُعاؤں میں مشغول تھے فردین کو تو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اُسکی یہ تڑپ زری کی آنکھوں سے مُخففی نہ رہ سکی۔

"صغیر صاحب ادھر آیئے۔۔۔۔۔۔۔۔" دو گھنٹے بعد ایک ڈاکٹر رُوم سے نکلتا صغیر اعوان کو لیے واپس رُوم میں چلا گیا وہی ڈاکٹر دس منٹ بعد کمرے سے نکلتا سب کے حواسوں پر بم گرا گیا۔

"آئم صوری۔۔۔۔۔۔" ڈاکٹرز کے الفاظ اُسے ساکت کر گئے تھے اُس کے پیچھے کھڑیں سُلطانہ بیگم اور تہمینہ اعوان بھی دل پر ہاتھ رکھے وہی گرتی چلی گئیں تھیں اور زرلش تو پھٹی پھٹی نگاہوں سے کبھی روتیں سلطانہ بیگم کو دیکھتی تو کبھی ساکت تہمینہ اعوان کو پھر اُسکی نگاہ فردین مُصطفی پر ٹکی تھی جو پتھر کا مجسمہ لگ رہا تھا بس اُس کی آنکھوں سے گرتے آنسو ہی اُس کے زندہ ہونے کی نشان داہی کر رہے تھے۔

"مُجھے پاگل کہتے ہو تُم فردین مُصطفی یہ بھی تو سوچو یہ پگلی ہوئی بھی تو تُمہاری چاہت میں ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔"

"تُمہیں میری محبت پر یقین کب آئے گا فردین جب تُم سے تُمہاری زندگی سے دُور چلی جاؤ نگی۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com

"میں ساری زندگی تُمھیں بس دیکھ کر بھی گُزار سکتی ہوں۔۔۔۔۔"

"میں تو تم پر مر گئی، کہتے ہو تو ہزار بار مرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"تب وہ اُسکی بات پر طنزیہ ہسنے والا آج اپنے دل کو ہزاروں ٹکڑوں میں بٹا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

"مجھے تو بے صبری سے اُس پل کا انتظار ہے جس دن تم مُجھے پُکارو گئے، میرا نام اپنے لبوں سے لو گئے شاید خُوشی سے ہی اُس دن مر جاؤں میں۔۔۔۔۔۔۔"

"اشنہ۔۔۔۔۔۔"آج اسکے لبوں سے اُسکا نام نکلا تھا مگر وہ خُوشی سے مرنے کے بجائے پہلے ہی مر گئی تھی کسی کا شوہر کسی کی محبت اُسے واپس کرنے کے لیے کیونکہ جیتے جی وہ فردین مُصطفیٰ کو خُود سے الگ نہیں کر سکتی تھی۔

"زری یہ جو میری سانس چل رہی ہے نہ صرف فردین کی وجہ سے، جس دن وہ دُور ہو گیا یہ سانس کی ڈوری ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔"زری کی آنکھوں سے آنسو بے اختیار ہوئے تھے وہ سوچ رہی تھی کیا محبت کرنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں اتنی شدید محبت کے اُسے خُوش کرنے کے لیے آسانی سے اپنی جان تک بھی اُس پر نچھاور کر دیتے ہیں کیا وہ لوگ جو محبت میں موت کو بھی ہس کر گلے سے لگا لیتے ہیں وہی امر ہوتے ہیں کیا اشنہ بھی اُنہی لوگوں میں سے تھی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com

فردین مُصطفیٰ اپنے ساکن وجود کو حرکت میں لاتا اُٹھا تھا اور اشنہ کو دیکھنے شاید آخری نظر دیکھنے کے لیے وہ اُس کے پاس جانا چاہتا تھا مگر صغیر اعوان نے اُسکی یہ آرزو پوری نہ ہونے دی تھی۔

"جو اندر ہے وہ میری بیوی ہے، مُجھے دیکھنا ہے اُسے۔۔۔۔۔" وہ سخت لہجے میں بولا تھا۔

"بیوی تھی فردین، اب وہ تُمہاری کُچھ نہیں لگتی اور ویسے جتنے دُکھ تُم نے اُسے جیتے جی دیئے ہیں نہ اُس کے بعد تو تُمہیں اُسکا نام بھی نہیں لینا چاہئیے، آزادی چاہتے تھے نہ تُم اُس سے، اُس زبردستی کے رشتے سے یہ لو آج سے آزاد ہو تُم، ہر بندھن سے اور اشنہ اعوان کے پاگل پن سے بھی۔۔۔۔۔۔" صغیر اعوان لہو رنگ آنکھوں سے اُسے دیکھتے بولے جو لب بھینچ گیا تھا مُصطفیٰ کمال نے اُسے کندھے سے پکڑا اور ساتھ لے کر جانا چاہا۔

"ایسے کیسے روک سکتے ہیں یہ مُجھے، اُس کے پاس جانے سے مُجھے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔۔۔۔۔۔۔" وہ بھڑکا تھا۔

"میں روک سکتا ہوں، میں باپ ہوں اُسکا اور میری اجازت کے بغیر تُم اُس تک نہیں جا سکتے، مُجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی آخر کونسی کسر رہ گئی جو اب پوری کرنا چاہتے ہو، جاؤ جا کر خُوشیاں مناؤ اشنہ اعوان سے جان چھوٹ گئی تُم سب کی، مر گئی ہے وہ، اپنا آپ قربان کر دیا میری بچی نے تُم لوگوں کی خُوشیوں کے

لیے، کیونکہ اُس نے تُم لوگوں کی زندگی میں زبردستی گُھس کر شاید تُم لوگوں کی پُر سکون زندگی میں خلل ڈالا تھا، اُسکے لیے معاف کر دینا اُس محبت کی ماری کو۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ زمین پر گرے روتے چلے گئے تھے اُن کو یوں بلک کر روتا دیکھ کر سب کے دل پھٹنے کو آرہے تھے مُصطفی کمال نے زبردستی فردین کو وہاں سے نکالا تھا۔

"بابا کیا ایک نظر کا حقدار بھی نہیں رہا میں، کیا آخری دفعہ اُسے دیکھنے کے قابل بھی نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔۔" پُر نم لہجے میں سوال کرتا مُصطفی کمال کی آنکھیں بھگو گیا وہ سُلطانہ بیگم اور زری کو اشارہ کرتے اُسے زبردستی گھر لے آئے تھے۔

"____"

اشنہ کی اچانک موت کو کوئی بھی ہضم نہیں کر پارہا تھا سب کو ہی ایسا لگ رہا تھا کہ شاید کوئی بھیانک خواب ہو جس پر وہ اپنی آنکھیں کھولیں گئے اور اشنہ مُسکراتی ہوئی واپس آجائے گی ایک دھچکا تھا سب کے لیے اور سب ہی پچھلے دو دن سے اس غم سے ابھی تک خُود کو نکال نہ پارہے تھے ایک جیتا جاگتا

وجود اگر یوں بچھڑ جائے تو اُس غم کی شدت کا اندازہ وہی لگا سکتے ہیں جو ان مراحل سے گُزر رہے ہوں جیسا کہ فردین مُصطفی جس کے اعصاب ابھی تک اُس کے غم کی شدت کو قبول نہ کر پا رہے تھے اُسے دو دن ہو گئے تھے کمرہ بند کیے پڑے اس کے دل کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے مُصطفی کمال اور سُلطانہ بیگم نے بھی فلحال اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا اگر سچ پوچھا جائے تو وہ خُود اشنہ کی موت کے غم سے نڈھال تھے۔

فردین صوفے کی پُشت سے آنکھیں موندھے لیٹا ہوا تھا جب اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس کرتے وہ آنکھیں کھول کر آنے والے کو دیکھنے لگا۔

"کیسے ہو؟ دو دن سے نہ کوئی فُون کال نہ کوئی ملاقات۔۔۔۔۔۔" فیاض نے اسکے قریب ٹکتے ہوئے ہلکے پُھلکے لہجے میں پوچھا تھا پھر ایک نظر اُس پر ڈالی جو دونوں کے ملگیجے شکن زدہ لباس میں بکھرے بال اور سُرخ سوجی ہوئی آنکھیں لیے اس بات کا مُنہ بولتا ثبوت تھا کہ پچھلے دن اس پر غم کا پہاڑ ٹوٹا تھا جو اُسکی راتوں کی نیند بھی لے چُکا تھا۔

"میں ٹھیک، تُم کیسے آ گئے۔۔۔۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو ہاتھوں سے سنوارتا ہوا بولا۔

"تُم کال پک نہیں کر رہے تھے، تو میں نے سوچا چلو مل آتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہمم۔۔۔۔۔۔۔"وہ سر ہلا گیا۔

"جوگ لے رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فیاض کی بات پر وہ لب بھینچ کر سر نفی میں ہلاتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

"بلکل بھی نہیں، میں پاگل تھوڑی ہوں، مُجھے کیا ضرورت اُس پاگل کے لیے جوگ لینے کی، بلکل سر پھری تھی وہ، مانا کہ زبردستی لائف میں گھسنے والی دل میں گُھس گئی تھی پر اُسکا مطلب یہ تو نہیں کہ میں اُس کے پاگل پن کو یاد کر کے روؤنگا یا اُس پگلی کے لیے اپنی راتوں کی نیند اُڑاؤنگا بلکل نہیں فیاض۔۔۔۔۔۔۔"وہ کھڑکی کے پاس کھڑا ہوتا جتنے مضبوط لہجے میں بولا تھا اُسکا دل اُتنی ہی نرمی سے پگھلتا چلا گیا پُر نم آنکھیں بھینچے ہونٹ اور سُرخ چہرہ وہ ضبط کی انتہا پر تھا فیاض بھی دل مسوس کر رہ گیا۔

"کتنی پُر سکون تھی زندگی، ہر فکر سے آزاد، پھر وہ آگئی کیا کُچھ نہیں کیا اُس نے، ٹینشن دی فکر دی بے سکونی بے آرامی اور شاید اُسے گوارا نہیں تھا کہ اس کے جانے کہ بعد بھی ہم سکون سے رہیں اس لیے تو جاتے ہوئے بھی دل کو ایک انوکھا سا روگ لگا گئی کہ یہ لو فردین مُصطفی اب ترسو گئے تُم سکون و راحت کے لیے، میں نے جتنی اذیت اُسے دی ان چند دنوں میں مانتا ہوں پر وہ تو مجھے زندگی بھر کی بے قراری سونپ گئی۔۔۔۔۔۔"فردین نے ہاتھ سے آنکھوں میں آیا پانی صاف کیا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com

"اور ایک یہ ظالم محبت، تُم تو بہت لیکچر دیتے تھے نہ محبت یہ محبت وہ، دیکھو محبت کیا کر گئی، محبت نے ہی اُسے اس مقام تک لا پہنچایا تھا کہ وہ اسی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر ہر روز اپنی عزت نفس کو کُچل کر میرے آگے ہاتھ پھیلاتی تھی، کیا کیا نہیں کروایا اس محبت نے اُس سے، اُسے رولایا بھی تڑپایا بھی اور آخر اُسکی جان لے لی، ایسا ہی یہ میرے ساتھ کرے گی دیکھنا تُم، چھبیس سالوں سے میں اس محبت نامی مرض سے بچتا آیا تھا اور دیکھو تو کب میں اس مرض میں مبتلا ہوا جب میرا دل بلکل خالی ہو گیا تب۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فردین اُسکی طرف پلٹا تھا فیاض ششدر سا اُسے دیکھ اور سُن رہا تھا جو واقع میں تب محبت کو قبول کر پایا جب محبت اُس سے دور جا چُکی تھی اشنہ مر کر بھی بازی جیت گئی تھی جاتے ہوئے فردین مُصطفیٰ کو وہ سزا دے گئی تھی جس کی قید سے وہ ساری عُمر رہائی نہ پا سکتا تھا۔

"کیا تُمھیں اشنہ بھابھی سے محبت ہو گئی ہے فردین۔۔۔۔۔۔۔" فیاض کو یہ پوچھنے کی ضرورت تو نہ تھی مگر وہ پھر بھی پوچھ گیا اُسکی بات پر فردین کے لبوں پر ایک ذخمی سی مُسکراہٹ آئی تھی۔

"نہیں تو مُجھے محبت کہاں ہوئی؟؟؟؟ اُسکی محبت میرے اندر تک اُتر گئی ہے اُسے نکالنے کے لیے مُجھے شاید اپنی روح کو نکالنا پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔" اُسکا لہجہ بھاری تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تُمہیں یقین نہیں آرہا نہ، مجھے بھی خُود پر یقین نہیں آرہا کہ میں اُسکی محبت سے نفرت کرتا تھا تو پھر محبت بیچ میں کہاں سے آگئی، مجھے کیسے اُس کے پاگل پن سے پیار ہو گیا جسکو دیکھ مجھے غُصہ آتا تھا چڑتا تھا میں اُس کی حرکتوں سے، پر پتہ نہیں یہ دل اُسکی کونسی ادا میں اُلجھ گیا کہ مجھے پتہ بھی نہ چلا اور اُسکا ہو گیا۔۔۔۔۔" وہ رُکا تھا پھر گہرا سانس بھرتا اُسکے حیران چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔

"تُمہیں سب عجیب لگ رہا ہو گا ہے نہ، فردین مُصطفیٰ جس نے چھبیس سالوں سے خُود کو اس مرض سے بچا کر رکھا تھا وہ کیسے اچانک سے اُس میں مبتلا ہو گیا، سمجھ تو مجھے بھی نہیں آرہا، حالانکہ زری سے نکاح کو دو سال ہو گئے وہ بھی بیوی تھی مگر پھر بھی دل کبھی معمول سے ہٹ کر نہیں چلا، مجھے وہ پسند ہے اُسکی عادتیں اُسکا کردار سب کچھ پر پھر بھی اُسے دیکھ کر دھڑکنیں یوں ساز نہیں بجاتی تھیں، آنکھیں بند کرتا تھا تو اُسکا چہرہ آنکھوں میں آکر سماتا نہیں تھا، پتہ نہیں کیوں یہ سب اب ہو رہا ہے پتہ نہیں کیوں، کیسے دل دغا دے گیا کیسے وہ بھی تب جب وہ میری پہنچ سے میری دسترس سے دُور ہو گئی ہے تب، جب میں چاہوں بھی تو اُسے اپنے پاس نہیں بُلا سکتا چاہوں بھی تو اُسے دیکھ نہیں سکتا۔۔۔۔۔" وہ سر ہاتھوں میں تھام کر بیٹھا تھا فیاض نے گہرا سانس بھرتے ہوئے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا وہ چاہ کر بھی یہ نہیں کہہ سکا تھا کہ اب اُسکا جنون اُسکی محبت بے معنی ہے جب وہ زندہ تھی اسکے پیچھے بھاگ رہی تھی تب اس نے اُسکی قدر نہ جانی تھی اور جب جانی تھی تب وہ تھی کہاں؟؟

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"____"

"صاحب جی صغیر صاحب اور بیگم صاحبہ تو کچھ ماہ کے لیے لندن چلے گئے۔۔۔۔۔۔"فردین اگلے دن صغیر اعوان کے گھر آیا تھا مگر چوکیدار سے سُن کر دوپل کے لیے چُپ ہوا تھا۔

"کیا آپ بتاسکتے کہ اُنکی بیٹی اشنہ کی قبر کہاں ہے۔۔۔۔۔۔"یہ پوچھتے ہوئے اُسکا دل سو بار کٹا تھا ایک تکلیف پُورے وجود میں سرائیت کر گئی تھی۔

"جی نہیں مُجھے نہیں معلوم صاحب۔۔۔۔۔۔۔"اُس کے سر نفی میں ہلانے پر وہ لب بھینچ کر اپنی گاڑی میں بیٹھا اب اُسکا رُخ نزدیکی قبرستان کی طرف تھا۔

"تین دن پہلے یہاں کوئی جنازہ آیا ہو،اُسکی قبر کا بتاسکتے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔؟وہاں موجود چوکیدار سے اُس نے پوچھا تھا جس نے اسے ایک قبر کا بتایا وہ بھاری دل کے ساتھ وہ اُس قبر کے پاس آیا مگر وہ کسی مرد کی تھی۔

"اشنہ اتنی ظالم تو تُم نہ تھی، کس دوڑاہے پر لا کھڑا کیا ہے مجھے بے بس ہو کر رہ گیا ہوں اس دل کے ہاتھوں، کیسا روگ لگا دیا تم نے مجھے۔۔۔۔۔۔"ضبط سے آنکھیں بند کرتا اس نے ایک اذیت کا گھونٹ دل میں اُتارا تھا۔

اشنہ کی موت کے تین ماہ بعد زری رُخصت ہو کر کمال ہاؤس میں آئی تھی جہاں سب کا خیال تھا کہ فردین زری کے آنے کے بعد اپنے خول سے باہر آجائے گا تو سب کی خام خیالی تھی وہ اور زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا یہ نہیں تھا کہ وہ زری کے ساتھ بُرا برتاؤ رکھتا تھا یا اُس کے حقوق و فرائض سے کوتاہی برت رہا تھا بلکہ وہ اُسکی عزت اور اُسکا خیال پہلے کے انداز میں ہی کرتا تھا مگر اُسکا دل خالی تھا وہ خاص سے خاص بات پر بھی صرف مُسکراتا تھا اُسکا چہرہ ہمیشہ سپاٹ رہتا تھا اپنے دل تک کی رسائی انس نے زری کو نہ دی تھی اور نہ اُسے اپنی تنہائی کا حصہ بنایا تھا اسی بات پر تو زری کڑھ کر رہ جاتی تھی۔

"تُم پہلے تو ایسے نہ تھے فردین۔۔۔۔۔۔"اُسکی بات پر فردین نے فائل سے نظریں ہٹا کر اُسکی بات پر غور کرتے ہوئے اُسے دیکھا۔

"کیا مطلب زری، ایسا ہی تو تھا۔۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نہیں، تُم ان چھ ماہ میں بہت بدل گئے ہو، ٹھیک ہے تُم میرا خیال پہلے بھی کرتے تھے اب بھی کرتے ہو، میری ہر ضرورت پوری کرتے ہو، مُجھے روک ٹوک یا کوئی لڑائی جھگڑا نہیں کرتے ہو، مگر ہمارے رشتے میں یہ سب تو نکاح کے بعد بھی تھا، مگر اب ہماری شادی ہو چُکی ہے تُمہیں اس چیز کو لے کر چلنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔"

"اُسی چیز کو لے کر چل تو رہا ہوں، پلیز زری مُجھے بحث نہیں کرنی۔۔۔۔۔۔۔"اُسکا لہجہ کُچھ اُکتایا ہوا تھا زری کو تو گویا آگ لگ گئی۔

"یہی تو میں رونا رو رہی ہوں کہ تُم میرے ساتھ بحث کیوں نہیں کرنا چاہتے، آخر کیوں تُم میرے ساتھ چھوٹی موٹی باتوں پر لڑائی نہیں کرتے، تُمہاری آنکھوں میں مُجھے وہ چمک نظر کیوں نہیں آتی جو شوہر کی نظروں میں بیوی کو دیکھ کر آتی ہے، میں تُمہارے لیے تیار ہوتی ہوں تو تُم میری طرف دیکھتے نہیں تعریف نہیں کرتے، کوئی شرارت، پاس سے گُزرتے ہوئے کوئی شوخ جُملہ، کوئی محبت کے دو بول کُچھ بھی تو نہیں فردین، مُجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے مجھے ہر احساس سے خالی فردین مُصطفیٰ ملا ہے، جس کے سینے میں دل ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"زری تُم ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر غُصے ہو رہی ہو؟ تُم جانتی ہو کہ مجھے یہ سب فضول کام کرنے نہیں آتے، شُروع سے جانتی ہو مجھے میں ایسا ہی ہوں، کیا نکاح کے بعد کبھی ایسا کوئی کام کیا جو اب کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔"

"فضول کام۔۔۔۔۔۔" وہ طنزً مُسکرائی

"سیدھی طرح یہ کیوں نہیں کہتے فردین مُصطفی کہ یہ سب کرنے کو تُمہارا دل نہیں مانتا کیونکہ جس کے ساتھ تُمہیں یہ سب کرنے کی خواہش تھی وہ تو رہی نہ۔۔۔۔۔۔۔" فردین اُسکے کٹیلے لب و لہجے پر لب بھینچ گیا۔

"میں تُم سے جُھوٹ بولنا نہیں چاہتا اور سچ تُم سے کہنا نہیں چاہتا اس لیے اس ٹاپک کو یہی ختم کر دو۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیوں کروں میں اس ٹاپک کو یہاں ختم؟ اور کیا سچ ہے جو کہہ نہیں پاؤ گئے؟ میں کیا ہم سب پچھلے چھ ماہ سے اس سچ کو جانتے ہیں جسکو تُمہارا چہرہ تُمہاری آنکھیں تُمہارا انداز چیخ چیخ کر بتاتا ہے کہ تُم اشنہ کے غم کو ابھی تک سینے سے لگا کر بیٹھے ہو اُسکا روگ لگ گیا ہے تُمہیں اُسکی یادوں میں گُم رہتے ہو تنہائیوں

میں اُسکے نام کا ورد کرتے ہو، میں بچی نہیں جو دیکھتی نہیں محسوس نہیں کرتی کُچھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"چھ ماہ سے اس کے اندر تپنے والا الاوا اب پھٹا تھا وہ اسکے بے تاثر انداز سے تنگ آ گئی تھی۔

"میرے خیال میں مجھے اس وقت یہاں سے چلے جانا چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ سُرخ چہرہ لیے اُٹھا تھا۔

"ہاں تو جاؤ جا کر رو اُسے جو خُود تو چلی گئی مگر میرے سر پر کسی عذاب کی طرح مسلط ہو گئی ہے جا کر بھی وہ ہماری زندگیوں سے کھیل رہی ہے اس سے تو بہتر تھا مر تی نہ کم از کم اس اذیت سے تو چُھٹکارہ ملتا کہ میرا شوہر میرا ہو کر بھی میرا نہیں ہے اس کے دل و دماغ پر وہ چھائی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اب کی بار وہ آپے سے باہر ہوئے تھی فردین ضبط کرتا مُٹھیاں بھینچتا اسکی طرف دیکھے بنا کمرے سے آؤٹ کر گیا اور زری پیچھے غُصے سے بل کھاتی رہ گئی۔

" "

سُلطانہ بیگم کے بُلانے پر وہ اُنکے کمرے میں آیا جو عشاء کی نماز سے فارغ ہو رہی تھیں۔

"بابا ابھی آئے نہیں مسجد سے۔۔۔۔۔۔"وہ پُورے کمرے میں نگاہیں دوڑاتے پوچھنے لگا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نہیں، صدیقی بھائی کی طبعیت پوچھنے اُنکے گھر چلے گئے ہونگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اس کے قریب چلی آئیں اس پر کُچھ پڑھ کر پھونک ماری فردین کے زہن کے پردوں میں اشنہ کا عکس لہرایا جس نے یہ عمل کرتے ہوئے ہوئے فردین کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

"کہاں کھو گئے فردین۔۔۔۔۔۔۔" سُلطانہ بیگم کے پوچھنے پر وہ چونکا پھر سر نفی میں ہلا گیا۔

"آپ نے بُلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تُمھاری اور زری کی لڑائی ہوئی آج یہ نہیں پوچھونگی کہ وجہ کیا بنی بس اتنا بتاؤ قصوروار کون تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"قصوروار تو میں ہی تھا اماں، تب بھی اور اب بھی۔۔۔۔۔۔" وہ دھیمے لہجے میں کہہ اُٹھا۔

"تب کا وقت تو نکل گیا پر اب کا وقت تُمھارے ہاتھ میں ہے فردین، اسکی جیتے جی قدر نہیں کی اب اُس کے لیے یوں خوشیوں سے مُنہ پھیرنے کا فائدہ، جو اب تُمھارے پاس ہے اُس کو تو خُوش رکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اُنکی بات پر اُسکا دل کٹا تھا۔

"اگر اُسکی قدر نہیں کی تو سزا بھی تو کاٹ رہا ہوں نہ، کسی پل چین نہیں ہے ماں، آپ کہہ رہی ہیں نہ زری کو خُوش رکھو تو یقین مانے اُسکی پوری کوشش کرتا ہوں پر میں بے بس ہوں اپنے دل کے

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہاتھوں، اُسکا خیال کرتا ہوں اُسکی ہر خواہش پوری کرتا ہوں جو وہ کہتی ہے ویسا ہی کرتا ہوں پر جن باتوں کا وہ زکر کر رہی وہ تو دل کے ساتھ جُڑی ہیں نہ اُن پر میرا اختیار نہیں ہے ماں۔۔۔۔۔۔۔" اُس کے لہجے اور چہرے پر بھی بے بسی صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔

"اشنہ کو بُھول جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔" اُنکی بات پر اُس نے اپنے سُرخ آنکھیں اُن پر ٹکائیں۔

"یہ میرے بس میں ہے کیا؟ اگر ہوتا تو یقین مانیے اُس پاگل سے کبھی دل نہ جوڑتا، اُس بیوفا کی یاد میں کبھی یوں نہ تڑپتا پر میرے اختیار میں نہیں نہ اُس کی محبت دل سے نکالنی اور نہ اُسکا عکس زہن سے نکالنا، ورنہ مُجھے کوئی شوق نہیں زبردستی زندگی میں گھسنے والی کے لیے یوں بے قرار رہنا۔۔۔۔۔۔۔" اُسکی آنکھیں جہاں نم ہوئیں وہی اُسکا لہجہ بھی نم ہوا تھا سُلطانہ بیگم نے بے اختیار اُسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"ماں میں بہت مجبور ہوں، میرا دل میرے بس میں نہیں ہے مجھے زری سے محبت نہ ہوئی جا کے ساتھ میرا نکاح دو سال رہا اور مُجھے محبت اُس سے ہوئی جو دو ماہ میری نفرت کے ساتھ اس گھر میں رہی، ایسا کیوں ہوا یہ کیسی سزا منتخب کی اللہ نے میرے لیے جو مُجھے سکون نہیں لینے دیتی۔۔۔۔۔۔" بہت ٹوٹا بکھرا انداز تھا سُلطانہ بیگم کا دل کٹ سا گیا وہ اُسکی پیشانی چومتی اُسے دلاسہ دینے لگیں۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"____"

اُس دن کے بعد اتنا فرق پڑا تھا کہ فردین مُصطفیٰ اب زری کو کُچھ وقت دینے لگا تھا جس سے زری خُوش تو نہیں البتہ چُپ ہو گئی تھی شاید کسی اچھے وقت کی اُمید پر اور پھر وہ اچھا وقت جلد ہی انکی زندگی میں آ گیا تھا جب زری کو اپنی ہری گود ہونے کی خُوش خبری ملی تھی اس سے اتنا ہوا تھا کہ فردین خُوش بھی نظر آتا تھا اور زری سے بچے کے حوالے سے بات چیت بھی کرنے لگا تھا ساتھ اُسکا خیال بھی اور اچھے سے کرنے لگا تھا جس پر زری خُوش تھی۔

آج زری کا چیک اپ تھا اس لیے فردین جلدی آفس سے آ گیا تھا اس نے ہال میں قدم رکھا کہ ایک چیز پر اُسکی نگاہ ساکت ہوئی تھی اور وہ تھی اُسکی وہ پینٹ شرٹ جسے اشنہ نے دو دن پہنے رکھا تھا۔

"یہ کپڑے اپنے بیٹے کو دے دینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" زری ہاجراں سے کہہ رہی تھی فردین یکدم ہوش میں آیا اُنکے پاس آ کر ہاجراں کے ہاتھ سے وہ لباس پکڑ لیا۔

"زری میں نے تُم سے کتنی دفعہ کہا تھا کہ اسے ہاتھ مت لگانا پھر بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیوں نہ ہاتھ لگاؤں ؟مجھے نہیں رکھنی اُسکی کوئی نشانی بھی اپنے گھر میں، کوئی بھی ایسی چیز جس سے اُسکی یاد آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ بھڑکی۔

"تو پھر سب سے پہلے مجھے اس گھر سے دُور پھینکو، کیونکہ میں ہوں اُسکی یاد کی سب سے بڑی نشانی، کیا جب مجھے دیکھتی ہو تو اُسکی یاد نہیں آتی تُمہیں ؟۔۔۔۔۔"وہ بھی طیش میں آیا تھا سُلطانہ بیگم نے فردین کو چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

"پلیز زری، میرے اور اُس کے معاملے میں نہ پڑا، اپنے لئے لڑو مجھ سے پر اُس کے لیے لڑنا چھوڑ دو کیونکہ اُس کے معاملے میں تُمہاری کیا میں اپنی بھی نہیں سُنتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ ہنٹ شرٹ ہاتھ میں لیے سیڑھیاں چڑھ گیا سُلطانہ بیگم زری سے نظریں چُراتی کچن میں چلی گئیں جبکہ وہ پیچ و تاب کھاتی وہی کھڑی رہ گئی۔

"____________________________________"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہی گُزرتے دنوں میں وہ دن بھی آگیا جس کا سب کو بے چینی سے انتظار تھا مگر یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ دن انکو کسی بڑے دھچکے سے بھی دوچار کر سکتا ہے جس کو سہنہ سب کے لیے انتہائی تکلیف دہ ثابت ہوا تھا اور وہ تھا زری کی موت جو کہ ڈلیوری کے دوران بی پی شُوٹ کر جانے کی وجہ سے ہوئے تھی اشنہ کی موت کے بعد اگر فردین کے لیے سب سے اذیت ناک خبر تھی تو وہ یہ تھی جس نے سب کو ہی توڑ دیا تھا۔

"______________________________________"

اگر اشنہ کی موت کے بعد فردین کے لیے سھنبلنا مُشکل تھا تو زری کی موت کے بعد بھی پر فردین نے خُود کو ننھے احد کے لیے سھنبال لیا تھا جو نہ صرف سب کی توجہ کا مرکز تھا بلکہ اُس نے سب کو بہلا لیا تھا اس لیے سب زری کی جُدائی کے غم کو ہلکا کرنے کے لیے احد کے ساتھ لگے رہتے تھے۔

احد جب دو سال کا ہوا تو سُلطانہ بیگم نے فردین سے تیسری شادی کرنے کے لیے کہا تھا مگر اُس کے لبوں پر زخمی مُسکراہٹ چمکی تھی۔

"آنے والی کو کیا دُونگا؟ دل جو میرے پاس ہے ہی نہیں، محبت جو کب کی ہو گئی، سکون جو میرے نصیب میں لکھا ہی نہیں یا خُوشی جو زری کو نہیں دے پایا کسی اور کو کیا دُونگا، چھوڑیں ماں کُچھ دن کی زندگی رہ گئی ہے کٹ جائے گی ویسے بھی احد ہے نہ جو زری جاتے ہوئے مجھ پر بہت بڑا احسان کر گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اُس کے کہنے پر وہ چُپ ہی رہی تھیں اور پھر سب ہی اپنی جگہ چُپ ہی کر گئے تھے صفیہ بیگم اور مُرتضی کمال بھی احد کے سہارے جی رہے تھے۔

"____"

پانچ سال بعد۔۔۔۔۔

"احد، کہاں چلے گئے تھے تُم، پاپا کب سے ڈھونڈ رہے تھے تُمہیں۔۔۔۔۔۔"وہ آفس کے کام سے دبئی آیا تھا احد نے اس کے ساتھ جانے کی ضد کی تو وہ اُسے بھی ساتھ لے آیا تھا اب وہ پاکستان واپس جا رہے تھے دونوں اس وقت ایئرپورٹ پر تھے جب فردین اپنے سامان کی چیکنگ کروانے میں مصروف

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہوا تو احد اسے کے پاس سے چلا گیا جب دو منٹ بعد اپنے کام سے فارغ ہوا تو احد کو اپنی جگہ پر نہ پا کر پریشان ہو تا ڈھونڈنے لگا تبھی ایک طرف سے آتا دکھائی دیا۔

"پاپا میں اُس آنٹی کو اُنکا گرا ہوا پاؤچ دینے گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔" اُحد نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا اُس کے اشارے کے تعاقب میں فردین نے دیکھا کوئی بھی نہ تھا۔

"کونسی آنٹی وہاں تو کوئی نہیں، اب آئندہ تُم مجھے بتا کر ہی جاؤ گئے۔۔۔۔۔۔۔" وہ کہتا ہوا اپنے سامان کی طرف مُڑا کہ اُسکی اگلی بات پر ششدر سا اُسے دیکھنے لگا۔

"پاپا وہ تصویر والی آنٹی، جس کی دادو کے پاس تصویر ہے۔۔۔۔۔۔" وہ اُسکی بات پر بے یقینی کے شدید جھٹکے سے نکلتے ہوئے بولا۔

"وہ آنٹی یہاں کیسے بیٹا۔۔۔۔۔۔۔"

"نہیں پاپا وہی تصویر والی آنٹی تھی آپکو پتہ احد جُھوٹ نہیں بولتا۔۔۔۔" وہ اپنی بات پر زور دیتا ادھر اُدھر دیکھنے لگا اُسے تلاش کرنے کے لیے تاکہ اپنے سچ کو ثابت کر سکے مگر فردین مُصطفی ساکت سا اپنے پانچ سالہ بیٹے کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگا کہ وہ اس پانچ سالہ بچے پر یقین کرے کہ چھ سال پہلے ہوئی اُسکی موت پر؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

"اچھا آؤ آپ فلائٹ کا ٹائم ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔"فردین نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور چلنے لگا مگر پھر کسی احساس کے زیر اثر پیچھے مُڑ کر دیکھا ضرور تھا۔

"______________________________"

"آ گیا میرا ابر شیر، بھئی ہم نے بہت مس کیا اپنے شیر کو اس لیے اب تُم اپنے پاپا ساتھ کہیں نہیں جاؤ گئے۔۔۔۔۔"مُصطفی کمال نے احد کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا جس پر وہ جلدی سے سر اثبات میں ہلا گیا۔

"ابھی تو مان گیا ہے مگر کل جب فردین جائے گا پھر سے تیار ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ بیگم مُسکرا کر بولیں ہے بھی سچ تھا وہ چاہے اپنے دادا دادی اور نانا نانی سے بہت اٹیچ تھا مگر فردین کے بغیر اُسکا رہنا پھر بھی مُشکل تھا۔

"دادا ابو میں آپ کے لیے گفٹ لایا ہوں۔۔۔۔۔۔"یکدم یاد آنے پر وہ مُصطفی کمال کی گود سے نکلا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اور دادو کے لیے نہیں لائے۔۔۔۔" سُلطانہ بیگم نے پوچھا۔

"لایا ہوں نہ، نانا ابو اور نانو کے لیے بھی ہے نہ پاپا۔۔۔۔" اُس نے فردین سے تصدیق چاہی تھی۔

"میرا شیر جُھوٹ تو نہیں بولتا۔۔۔۔" فردین پیار بھری نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تو پھر وہاں آپ نے کیوں کہا کہ شیر جُھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔۔" وہ ایئرپورٹ کی بات کو سوچتا بولا جس پر فردین کے مُسکراتے لب سمٹے تھے۔

"کب کہا فردین نے میرے شیر کو جھوٹا۔۔۔۔۔" مُصطفیٰ کمال مصنوعی غُصے سے پوچھنے لگے جو شُروع ہو چُکا تھا۔

"دادا ابو آپ کہتے ہیں نہ سب کی ہیلپ کرو تو میں نے بھی تصویر والی انٹی کی ہیلپ کی مگر پاپا کہتے وہ تصویر والی آنٹی نہیں تھی پر وہ وہی تھی۔۔۔۔۔۔" اُسکی بات پر دونوں نے نا سمجھی سے فردین کو دیکھا۔

"کونسی تصویر والی انٹی۔۔۔۔۔" سُلطانہ بیگم کے پوچھنے پر وہ بھاگ کر اُنکے کمرے میں گیا اگلے لمحے ہی جب وہ باہر آیا اُس کے ہاتھ میں ایک تصویر تھی جسے دیکھ کر سُلطانہ بیگم اور مُصطفیٰ کمال چونکے تھے۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ تو اشنہ کی تصویر ہے۔۔۔۔۔۔" سُلطانہ بیگم بولیں یہ تصویر انکے پاس چھ سال سے تھی جب اشنہ نے تہمینہ بیگم سے اپنا سامان منگوایا تھا اُس کے اندر یہ تصویر بھی تھی جسے تب اُس نے دراز میں رکھ لیا تھا مگر زری کے آنے کے بعد یہ تصویر سُلطانہ بیگم اپنے کمرے میں لے آئیں تھیں جسے کبھی کبھار وہ دیکھتیں تو احد بھی دیکھ لیتا تھا۔

"یہ انٹی مُجھے ایئرپورٹ پر ملی تھیں۔۔۔۔۔۔" اُسکی بات سُلطانہ بیگم اور مُصطفیٰ کمال سناٹے میں رہ گئے جبکہ فردین بلکل چُپ تھا۔

"ان کا پاؤچ گرا تھا میں نے اُٹھا اُنکو دیا تھا، پھر اُنہوں نے مُجھے یہاں پاری بھی کی اور کہا کیوٹ بے بی۔۔۔۔۔۔۔" وہ تفصیل سے بتانے لگا۔

"پر یہ انٹی تو اللہ کے پاس چلی گئی ہیں بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔" سُلطانہ بیگم نم لہجے میں بولیں۔

"نہیں وہ یہی تھیں، دادا ابو شیر جُھوٹ نہیں بولتا، وہ یہ تصویر والی انٹی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اپنی بات پر زور دینے لگا۔

"اوکے مان لیا، اب خُوش۔۔۔۔۔۔" فردین کے کہنے پر وہ مُسکرایا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اوکے یہ تصویر یہاں رکھو اور چلو جا کر نانا ابو سے مل کر آئیں وہ بہت اُداس ہیں شیر سے ملنے کو۔۔۔۔۔۔" مُصطفیٰ کمال نے اُسے اپنے ساتھ لیا اور باہر نکل گئے۔

"بچہ ہے اسے غلط فہمی ہوئی ہے بھلاوہ کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔" سُلطانہ بیگم دلگرفتگی سے بولتیں اُٹھیں تو فردین کے نگاہوں نے اشنہ کی مُسکراتی تصویر کو اپنا مرکز بنایا۔

"چھ سال ہو گئے تم سے جُدا ہوئے مگر ابھی تک دل میں ویسا ہی درد اُٹھتا ہے، ابھی تک ویسے ہی تُمہاری یاد میں دُنیا سے غافل ہو جاتا ہوں آج بھی تُمہارا ورد کرتا ہوں، بہت بڑی سزا دے گئی ہو بہت بڑی۔۔۔۔۔۔" وہ اُس کی تصویر کو پکڑتا اُس سے مُخاطب ہوا کب ایک آنسو آنکھ سے ٹپکا اُسے پتہ بھی نہ چلا۔

"   "

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آج سالوں بعد وہ اُس روڈ سے گُزرا تھا جہاں اشنہ کا گھر تھا بے اختیار اُس نے گاڑی کا رُخ اُنکے گھر کی طرف کیا مقصد صغیر اعوان سے اشنہ کی قبر کا پوچھنا تھا وہ وہاں جانا چاہتا اُس سے باتیں کرنا چاہتا تھا دل کی بھڑاس نکالنا چاہتا تھا فاتحہ خوانی کرنا چاہتا تھا۔

"کیا صغیر اعوان گھر پر ہیں۔۔۔۔۔"وہ گاڑی سے نکل کر چوکیدار سے مُخاطب ہوا۔

"نہیں وہ تو یہاں نہیں رہتے،سال میں بس ایک دفعہ آتے کُچھ دن کے لیے بس۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا لندن میں ہی رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔؟فردین نے اپنی معلومات کے سبب پوچھا۔

"نہیں تو وہ لوگ دبئی میں رہتے ہیں،وہاں بزنس کرتے ہیں اب وہ۔۔۔۔۔"چوکیدار کی بات پر وہ سر ہلا گیا۔

"اور یہاں کا بزنس۔۔۔۔۔"

"وہ سر کے چچازاد بھائی دیکھ رہے یہاں کا سارا بزنس۔۔۔۔"

"اوکے،شُکریہ۔۔۔۔۔۔۔"فردین اپنی گاڑی میں بیٹھا سر گاڑی کی پُشت پر لگا کر گہرا سانس لیتا وہ اشنہ کو سوچنے لگا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تُمہارے والد صاحب مُجھے اپنی جائیداد کی چمک دکھا کر خریدنا چاہتے ہیں اس لیے تو مجھے آفس جوائن کرنے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔"اُسے اپنے کانوں میں اپنی بھڑکتی ہوئی آواز سُنائی دی۔

"یہ بات نہیں ہے اصل میں پاپا دبئی میں فیکٹری لگا رہے اس لیے وہ چاہتے کہ تُم یہاں کا کاروبار سمھنبالو اور وہ دبئی کے کاروبار پر اپنا فوکس کر سکیں۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ کی نرم آواز اُس کے کانوں میں پڑی تو یکدم اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں۔

"پاپا وہ تصویر والی انٹی تھی۔۔۔۔۔"احد کا دبئی ایئرپورٹ پر کہا گیا جملہ اُس کے کانوں میں گونجا۔

"صاحب لوگ تو دبئی میں رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔"چوکیدار کا کہنا۔

"پاپا دبئی میں فیکٹری لگا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"اشنہ کی آواز۔

اور پھر اُسکا اشنہ کی موت کے تیسرے دن اُنکے گھر جانا اور چوکیدار کا ایک دن پہلے اُنکا لندن جانے کا کُہنا ایسے جوان بیٹی کی موت کے بعد اُسے دفنانے کے فورًا بعد چلے جانا چوکیدار کو اُسکی قبر کا نہ پتہ ہونا اور قبرستان میں اُسکی قبر کا نہ ملنا یہ سب باتیں اُسکے دماغ میں آتیں اُسے مسلسل چونکا رہی تھیں۔

"نہیں بھلا ایسے کیسے ہو سکتا۔۔۔۔۔۔؟اُس نے دماغ کو جھٹکا تھا پر نہ جانے کیوں دل کُچھ ہٹ کر دھڑک رہا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"____"

رات بھر وہ اسی سوچوں میں گُم رہا تھا کُچھ تو تھا جو اُسے اب عجیب لگ رہا تھا حالانکہ چھ سال ہو گئے ہو گئے تب تو اُسکے دماغ میں ایسا کُچھ نہیں آیا تھا اب اچانک سے اُسے سب عجیب سا لگ رہا تھا کہیں تو کُچھ گڑبڑ لگ رہی تھی۔

"صغیر اعوان مُجھے اُسکا چہرہ کیوں نہیں دیکھنے دے رہے تھے، ڈاکٹر نے اُنکو کیوں بلوایا شوہر تو میں تھا آپریشن کے لیے سائن تو میرے ہونے تھے۔۔۔۔۔" سوچوں نے ایک ساتھ حملہ کیا تھا۔

"کیا وہ زندہ ہے، احد پانچ سال کا ہونے والا اُسے غلطی لگ گئی یا واقع میں سچ کہہ رہا وہ، نہیں ایسا کُچھ نہیں ہے بھلا اُس نے ایسا کیوں کرنا تھا اگر وہ زندہ تھی تو میرے تک آنے میں وہ صبر کیسے کر سکتی تھی، نہیں فضول ہے سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سر جھٹک کر سوئے ہوئے احد کی طرف متوجہ ہوا اور پھر صُبح کے سات بجتے دیکھ کر سکول کے لیے اُسے اُٹھانے لگا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

احد کو اُسکے سکول چھوڑ کر وہ اپنے آفس کی طرف جا رہا تھا کہ کسی خیال کے تحت گاڑی صغیر اعوان کے آفس کی طرف موڑ لی۔

"مجھے یہاں کے ہیڈ سے ملنا ہے۔۔۔۔۔۔" وہ ریسپشن پر آکر بولا۔

"وہ تو یہاں نہیں ہیں وہ اسلام آباد گئے ہوئے،بس مینیجر صاحب موجود ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

"اوکے اُن سے ملاقات کروادیں یہ میرا کارڈ؛اُن سے کہیے گا کہ صغیر اعوان کے سلسلے میں بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" فردین کے کہنے پر وہ کارڈ پکڑ کر چلا گیا دس منٹ کے انتظار کے بعد فردین کو اُس کے رُوم میں بُلایا گیا۔

"جی کیا کام ہے آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔" اسکے نشت سھنبالنے پر وہ پوچھنے لگا۔

"صغیر اعوان اس وقت دبئی میں ہیں،مجھے اُنکے ساتھ کُچھ پرسنل کام ہے کیا آپ میرا پیغام اُن تک پہنچا سکتے ہیں کہ میں اُن سے بات کرنا چاہتا ہوں یا اُنکا کوئی کونٹیکٹ نمبر مجھے دے سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

"ابھی ہیڈ آف آفس مسٹر فرحان یہاں نہیں ہیں وہ اسلام آباد گئے،میں آپکا پیغام پہنچا دُونگا یہ کارڈ رکھ لیتا ہوں میں اور اُنکے دبئی کے آفس کا کونٹیکٹ نمبر بھی آپکو دے دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔" مینیجر کے کہنے پر وہ مُسکرایا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اوکے بہت شکریہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" دبئی کے آفس کا کارڈ پکڑ تا وہ اس کے ساتھ ہاتھ ملاتا باہر چلا آیا۔

"____"

اپنے آفس میں بیٹھتے ہی اُس نے سب سے پہلا کام دبئی کال ملائی تھی مقصد صغیر اعوان سے بات کرنا تھی اور اشنہ کی قبر کے بارے پوچھنے تھا اندر ہی اندر وہ اُسے کی موت کی تصدیق کرنا چاہتا تھا۔

دوسری طرف کال کسی لڑکی نے اٹینڈ کی تھی فردین نے اُس سے صغیر اعوان سے بات کرنے کو کہا مگر وہ آفس میں نہیں تھا جب اس نے صغیر اعوان کو اپنا پیغام دینے کا کہا تو لڑکی کی اگلی بات نے اسے ششدر ہی تو کر دیا تھا۔

"آپ ایسا کریں اشنہ میم سے مل لیں وہ اسلام آباد میں میٹنگ کے سلسلے میں آئی ہوئیں ہیں، آج رات اُنکی واپسی ہے، آپ خُود کو سر اعوان کا رشتیدار کہہ رہے اس لیے میں آپکو یہ سب بتا رہی شُکریہ۔۔۔۔۔۔۔" اُس نے کہہ کر کال بند کر دی جبکہ فردین ابھی بھی ساکت سا اُس کے الفاظ کو ذہن میں لاتا سُن دماغ لیے خالی خالی آنکھوں سے موبائل کو دیکھ رہا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آپ ایسا کریں اشنہ میم سے مل لیں۔۔۔۔۔۔"

"پاپا وہ تصویر والی انٹی ہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔"احد کی آواز اور اُس لڑکی کی آواز گڈمڈ ہونے لگیں وہ اس دھچکے سے باہر نکلا اُس کا دل تیز رفتار کی سپیڈ میں دھڑک رہا تھا جیسے ابھی سینے سے باہر نکل آئے گا اُسکا دماغ جیسے ابھی اس سچائی کو قبول نہ کر پا رہا تھا کہ اتنا بڑا جھوٹ کیسے بول سکتا کوئی کیسے؟

وہ ٹیبل سے گاڑی کی چابی اُٹھاتا آفس سے باہر نکلا اور جس طرح وہ گاڑی چلا کر گھر آیا تھا بمُشکل ایکسڈنٹ ہوتے ہوتے بچے تھے۔

"اماں مجُھے اسلام آباد جانا ہے، احد کو سکول سے بابا لے آئیں گئے۔۔۔۔۔۔"

"خیر ہے یوں اچانک۔۔۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ بیگم اُس کے تاثرات سے چونکیں۔

"اشنہ زندہ ہے، وہ مری نہیں تھی ہمارے لیے اُسے مارا گیا۔۔۔۔۔۔"

"کیا۔۔۔۔۔۔۔۔"دل پر ہاتھ رکھے وہ بھی ہکا بکا رہ گئیں بے یقینی ہی بے یقینی اُنکی آنکھوں پر تھی۔

"مجُھے چلنا ہو گا، دُعا کریں وہ سچ میں زندہ ہی ہو، ورنہ اب کی بار دل بند ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کہتا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا اور سُلطانہ بیگم وہی ساکن سی بیٹھ گئیں۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

" ________________________________ "

میٹنگ کے ختم ہوتے ہی وہ وہاں سے اُٹھی اور رُوم میں آکر فریش ہونے لگی ٹائم دیکھا تو فلائٹ میں دو گھنٹے رہتے تھے وہ وقت گُزارنے کو ہوٹل کے انٹرس ایریا کی طرف آگئی اور نگاہ سامنے سڑک پر دوڑتی بھاگتی گاڑیوں پر جما دی وہ اسلام آباد نہیں آنا چاہتی تھی بلکہ پاکستان بھی نہیں مگر جو آرڈر وہ اپنی سرپرستی پر تیار کر رہی تھی اُسکی ڈیلنگ کے لیے اسے آنا پڑا تھا یہاں آکر اُن سب یادوں نے اسے پھر سے جکڑنے کی کوشش کی تھی جنہوں نے اُسکا پیچھا تو نہیں چھوڑا تھا مگر مصروفیات کو اس قدر اُس نے خُود پر حاوی کر لیا تھا کہ فردین کی یادیں بس رات کی تنہائی میں ہی اسے اپنے دیس کا مسافر بناتی تھیں اور وہ رات آنسوؤں اور غم میں ڈوبی ہی نکل جاتی تھی ان چھ سالوں میں کوئی ایسی رات نہ تھی جس میں وہ اُس درد میں تڑپتی نہ ہو جو آج سے چھ سال پہلے وہ اپنے فیصلے کی بنا پر زندگی بھر کا روگ دل کو لگا گئی تھی۔

بہت تکلیف دہ تھا وہ فیصلہ جو اس نے اپنے دل کو مار کر کیا تھا صرف کسی کو اُنکی خُوشیاں لوٹانے کی خاطر یا یوں کہہ لیں اُن دکھوں کا مداوا کرنے کے لیے جو اُسکی ذات اُن سب کو دے چکی تھی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جب اسے ہوش آیا تھا تب ہی اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب اور تکلیف یا بے سکونی زری یا فردین کو جو وہ دے چکی ہے اب اور نہیں یہ فیصلہ آسان تو نہیں تھا بہت اذیت ناک تھا مگر وہ پھر بھی کر گئی تھی جب اس کے بُلاوے پر صغیر اعوان آئے تو کُچھ پل تو وہ بھی سناٹے میں رہ گئے تھے۔

"اشنہ، میری بچی یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"پلیز پاپا میری بات مان لیں، جا کر سب کو کہہ دیں کہ اشنہ مر گئی ہے، میں غلط تھی پاپا میری محبت غلط تھی میں نے مان لی اب اپنی غلطی، فردین اور زری کو بہت دُکھ پہنچ گئے میری ذات سے بہت نگل لیا اُنکی خوشیوں کو اب اور نہیں پاپا۔۔۔۔۔" اُس کے آنسو بے اختیار ہوئے تھے بے اختیار تو وہ خُود بھی محبت میں ہوئی تھی اُسی بے اختیاری کی تو سزا کاٹنے پر آمادہ ہو گئی تھی۔

"مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ کسی کی زندگی میں تو ہم زبردستی گُھس سکتے ہیں مگر کسی کے دل میں زبردستی جگہ نہیں بنا سکتے اور نہ کسی کی محبت حاصل کر سکتے ہیں، فردین زری کا ہے اُسکا ہی رہے گا پر اگر میں رو دھو کر اُسکا نام حاصل کر بھی لیتی ہوں تو پھر بھی زری کبھی بھی فردین کے ساتھ پُر سکون زندگی نہیں گُزار پائے گی اُسے ہمیشہ لوٹ آنے کا دھڑکا لگا رہے گا، پلیز پاپا میں فردین کے نام کے ساتھ جینا چاہتی ہوں

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اُس سے دُور اس ملک سے دور جا کر پلیز۔۔۔۔۔۔" آنکھوں سے پانی کا سیلاب اُمڈ آیا تھا صغیر اعوان کا دل اُسکی حالت اور رونے پر خُون کے آنسو رو رہا تھا۔

"اگر وہ تُمہیں دیکھنا چاہے تو۔۔۔۔۔" اُن کے پوچھنے پر وہ مُسکرائی تھی ایک درد بھری مُسکراہٹ۔

"ایسی قسمت کہاں پاپا آپکی بیٹی کی کہ فردین مُصطفیٰ مجھے دیکھنے کو کہے، پر پھر بھی ایک وقتی صدمے کے زیرِ اثر کہے تو ایسا بولیے گا کہ وہ میرے تک نہ آپائے۔۔۔۔۔۔" پھلستے آنسوؤں کو صاف کرتی کُرلاتے تڑپتے دل کو نظرانداز کرتی محبت کی آہوں کا گلہ گھوٹتی اپنے دل میں اُٹھی ہزار درد کی ٹھیسوں کو دباتی وہ اپنے اس فیصلے پر قائم رہی تھی۔

"فردین مُصطفیٰ تم پہ پہلے خُود کو ہارا تھا آج تُمہارے لیے اپنی زندگی ہار رہی ہوں۔۔۔۔۔" بہت تکلیف دہ اور اذیت ناک ہوتا ہے یوں محبت کو چھوڑنا اس سے دور چلے جانا اُس انسان کے لیے عمر بھر ترسنا جس کو دیکھے بنا ایک پل بھی نہ گُزارا جائے۔

اُس لمحے کی تکلیف آج بھی وہ ویسے ہی اپنے دل پر محسوس کرتی تھی آج بھی ویسے ہی اُسکی آنکھیں بنا بادل برس جاتی تھیں اور اب بھی ویسا ہی ہوا تھا وہ فردین کی یادوں میں گُم اپنے چہرے پر پھلستے موتیوں کو فراموش کر گئی تھی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اس سے اچھی جگہ نہیں ملی تُمہیں رونے کے لیے۔۔۔۔۔۔" یہ آواز اُسے ساکت کر گئی تھی ہاں یہ آواز تو فردین مُصطفی کی تھی اس آواز کو تو وہ لاکھوں کی شور میں بھی پہچان سکتی تھی مگر آج اس آواز کی پہچان اُس پر حیرت کا شدید پہاڑ توڑ گئی تھی کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ جس آواز کو سُننے کے لیے آپکی سماعتیں ترس رہی ہوں کبھی وہی آواز آپ پر قیامت کی طرح ٹوٹے بلکل ویسا ہی اشنہ کے ساتھ ہوا تھا دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تھا اور اپنے کُچھ فاصلے پر فردین مُصطفی کو بلیک ٹو پیس میں ملبوس دیکھ کر اُسکا دل جیسے اُچھل کر حلق میں آگیا تھا پھٹی پھٹی نگاہوں سے اُسے دیکھتی وہ بت بن گئی تھی فردین تو خود اُسے اپنے سامنے زندہ سلامت دیکھ کر ششدر تھا اُس کے اعصاب کو بھی جیسے شدید ترین جھٹکا لگا تھا ایک انسان جس کو چھ سال سے آپ مردہ تصور کر رہے ہو اگر اچانک سے آپ کے سامنے آجائے تو بندے کی اُس حالت کا اندازہ لگانا مُشکل ہے وہی حالت فردین کی اس وقت تھی۔

"فردین۔۔۔۔۔۔۔" اشنہ کے لبوں سے اُسکا نام ادا ہوا تھا وہ بے جان ہوتی وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔

"چلو شُکر ہے میرا نام تو یاد رہا تُمہیں۔۔۔۔۔۔" فردین جس نے اپنا نام بمُشکل سُنا تھا جتنا آہستہ وہ بولی تھی طنزیہ بولا جبکہ اشنہ کے رُخسار گیلے ہونے لگے۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"چلو اُٹھو یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔"لوگوں کو اپنی طرف عجیب نگاہوں سے متوجہ پا کر وہ اُس کے قریب گیا اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے اس کے رُوم میں لایا جسکا وہ ریسیپشن سے معلوم کر کے آیا تھا اشنہ تو ایک ٹرانس کی کیفیت میں اُس کے ساتھ گھسٹتی چلی آئی تھی۔

"تُم، تُمہیں کیسے پتہ چلا۔۔۔۔۔۔"ہوش و حواس کے آتے ہی وہ پوچھنے لگی۔

"یہ ایک الگ کہانی ہے، اسے فلحال چھوڑو، مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے آخر اپنی موت کا ڈرامہ کیوں کیا؟ کیوں اتنا بڑا جُھوٹ بولا؟ زندہ ہوتے ہوئے بھی مرے رہنے کا مطلب جان سکتا ہوں میں۔۔۔۔۔"فردین کا انداز سپاٹ تھا۔

"مجھے تم دونوں کی زندگی اور ڈسٹرب نہیں کرنی تھی۔۔۔۔۔۔"اُسکا لہجہ آبدیدہ تھا۔

"اوہ رئیلی اشنہ، جب کہا تھا کہ دفعہ ہو جاؤ میری زندگی سے دور چلی جاؤ تب تو میرے پیچھے پڑی تھی تب تو مجھے پالینے کا بھوت سوار تھا تب خیال نہیں آیا کہ تُم مجھے اور زری کو ڈسٹرب کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔"

"اسی غلطی کو سنوارنے کے لیے یہ قدم اُٹھایا تھا میں نے۔۔۔۔۔۔"

"تو مجھ سے محبت کرنے کو تُم غلطی مانتی ہو۔۔۔۔"فردین اُسکی طرف پلٹا جو سر نفی میں ہلا گئی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اگر وہ میری غلطی بھی تھی تو مُجھے اپنی جان سے بھی پیاری ہے پر دُنیا کی نظر میں میری محبت غلط تھی کسی کے شوہر کو چھیننا غلط تھا اور مجھے یہ غلطی سُدھارنے کا یہی طریقہ سمجھ میں آیا۔۔۔۔۔۔۔۔" اُس نے اپنے آنسو صاف کیے جن کو فردین نے تاسف سے دیکھا تھا۔

"تُم دُنیا کی بات کرتی ہو؟ اُنکی نظر میں کونسی محبت صحیح ہے بتانا زرا، وہ محبت جو ماتھے پر داغ لگواتی ہے یا وہ محبت جو غیرت کے نام پر قتل کروادیتی، وہ محبت جو خُودکشی پر مجبور کر دیتی یا وہ محبت جو دُنیا بُھلا دیتی کونسی محبت دُرست ہے، یہ جو لوگ ہیر رانجھے اور سوہنی مہنیوال کے قصے اب بڑے فخر سے بتاتے ہیں ایسے لوگ ہی تب اُنکی محبت کے خلاف تھے اس دُنیا کے غلط نظریے کی وجہ وہ لوگ قبروں میں ہیں یہی لوگ ہیں جو اُس محبت پر لعنت بھیجتے ہیں جو بیوی سے ہو تو ماں کو بُھلا دے، اُسی محبت کو ذلیل کرتے ہیں سر بازار جو اُنکے لیے بدنامی کا داغ ماتھے پر سجا کر پھرتی ہے تُم لوگوں کی نظر سے محبت کو لو گی تو محبت کبھی نہیں پا سکو گی بلکہ یوں محبت کے غم میں مبتلا ہی زندگی گُزار دو گی۔۔۔۔۔۔۔" فردین اُس کے قریب آتا گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا۔

"فیاض نے مجھ سے کہا تھا کہ محبت غلط نہیں ہوتی ہاں محبت غلط وقت پر غلط انسان سے ہو جاتی ہے اور ایسا ہی ہمارے ساتھ ہو تُمہیں محبت غلط انسان سے ہوئی اور مجھے محبت غلط وقت پر ہوئی پر اس میں قصور کس کا تھا میرا کہ تُمہیں اُس رات ملایا تُمہارا جو میری زندگی میں زبردستی گھسی، محبت نے تُم سے پوچھا

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھا فردین کے ساتھ ہونے لگی ہوں یا مجھ سے پوچھا تھا کہ اشنہ کے بغیر تُمہارا گزارا نا ممکن ہے۔۔۔۔۔۔" اُسکا ہاتھ پکڑ تا بھاری لہجے میں بولتا اُسے حیران کر گیا وہ بے یقینی سے اُسکی آنکھوں میں چھلکتے رنگ دیکھ رہی تھی۔

"اگر چھ سال پہلے وہ فیصلہ کرنا تُمہارے لیے تکلیف دہ تھا تو چھ سال سے تُمہارے بغیر رہنا میرے لیے بھی اُتنا ہی تکلیف دہ تھا، اگر محبت میں تُم تڑپی ہو تو چین کسی پل مجھے بھی نہیں آیا۔۔۔۔۔۔" اُسکی ساکت آنکھوں میں دیکھتا وہ زیر لب مُسکرایا۔

"تُم حیران ہو رہی ہو گی کہ مجھے کیسے محبت ہو گئی تم سے اُسکا جواب تو میرے پاس بھی نہیں مُجھے خُود پتہ نہیں چلا کہ کب کیسے میرا دل میرا نہیں رہا، کب یہ مُجھے دغا دے گیا میں آج تک سمجھ نہیں سکا۔۔۔۔۔۔" فردین کے انداز میں بھی وہی بے بسی چھلکی تھی جو آج سے چھ سال پہلے اشنہ اعوان کے ہر انداز میں پائی جاتی تھی۔

اور اشنہ تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کی طرح جامد تھی کیا جو اُسکی سماعتوں نے سُنا وہ سچ تھا کہ فردین مُصطفی کے دل میں اشنہ کی محبت پیدا ہونا کسی معجزے سے کم تھا کیا ممکن تھا کہ فردین مُصطفی اشنہ

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اعوان کے سامنے اظہار محبت کرے کیا سب ہوا تھا جو اُس نے خواہش کی تھی تو پھر وہ خُوش کیوں نہیں ہو رہی تھی اُسکی آنکھوں سے پانی کی ندیا کیوں بہہ رہی تھی۔

"آج سے چھ سال پہلے جب تم نے اظہار محبت کیا تھا میں نے تو ایساری ایکٹ نہیں کیا تھا جیسا تُم کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔" فردین نے مُسکراتے ہوئے اُسکے آنسو پونچھے تھے۔

"مجھے لگ رہا ہے، میرا دل بند ہو جائے گا، کیا میں اتنی خُوش نصیب ہوں۔۔۔۔۔" وہ ابھی بھی شاید بے یقین تھی۔

"فردین مُصطفی کی خُوش نصیبی کا اندازہ مجھے بھی تھوڑی دیر پہلے تُمہیں ہوٹل کے انٹرس ہال میں دیکھ کر ہوا تھا، کیا اللہ ایسے بھی بندے کو معاف کرکے نوازتا ہے۔۔۔۔۔" اُسکا ہاتھ لبوں سے لگاتے ہوئے کہہ گیا وہ دھڑکتے دل کو سھنبالتی اُٹھی تھی فردین اُٹھ کر اُسکا ہاتھ تھام گیا۔

"چلو چلتے ہیں۔۔۔۔۔"

"کہاں۔۔۔۔۔" سوال کیا

"گھر اور کہاں۔۔۔۔۔۔۔" وہ چونکی

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نہیں مجھے نہیں جانا پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ہاتھ چھڑوا کر پیچھے ہٹی تھی فردین نے حیرانگی سے اُسے دیکھا شاید اُسے اس کے انکار کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

"کیوں، تُمھیں کیوں نہیں جانا۔۔۔۔۔"

"پلیز فردین، میں زری کا سامنا نہیں کر سکتی، میں دوبارہ سے پھر اُس کے سر پر عذاب کی طرح مسلط نہیں ہونا چاہتی۔۔۔۔۔" زری کے نام پر فردین کے لب بھینچے تھے۔

"تُم میرے زندہ ہونے کا کسی کو مت بتانا پلیز۔۔۔۔۔"

"پتہ ہے سب کو۔۔۔۔" وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکلا۔

"پھر تو بلکل نہیں جانا مجھے وہاں، میں سب کا سامنا نہیں کر پاؤں گی مجھے شرمندہ نہیں ہونا سب کے سامنے پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ہاتھ کھینچتی منت پر اُتر آئی تھی مگر فردین اپنی گرفت اُس پر مضبوط کرتا اُسے گاڑی تک لایا تھا۔

"سمجھنے کی کوشش کرو فردین، اوکے مجھے کُچھ ٹائم دو میں اپنے سٹاف سے بات کر لُوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اب مجھے تم پر اعتبار نہیں رہا،اس لیے تمہیں ایک پل کے لیے بھی چھوڑا نہیں جا سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ گاڑی کا رُخ ائیر پورٹ کی طرف کرتے بولا پھر باقی کا سارا راستہ اُس نے اپنے کان بند ہی کیے رکھے تھے۔

گھر میں فردین کے ساتھ مرے مرے قدموں کے ساتھ داخل ہوئی تھی اُسکا دل زری کا سامنا کرنے کے خیال سے ہی ڈوب رہا تھا کہ تب تو بڑی مہان بن کر کہتی تھی کہ زندگی بھر دوبارہ شکل نہیں دُکھ آؤنگی اور اب کیسے پھر سے مُنہ اُٹھا کر پھر اُنکی زندگی میں زہر گھولنے آگئی۔

"اشنہ۔۔۔۔۔۔"جہاں سُلطانہ بیگم کا مُنہ حیرت سے کُھلا تھا وہی مُصطفی کمال بھی ٹھٹھک کر اُسے دیکھ رہے تھے۔

"یہ زندہ تھی تو پھر جُھوٹ کیوں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"سُلطانہ بیگم کے سوال پر اشنہ کا شرمندگی سے سر مزید جُھک گیا اُسے رہ رہ کر خُود پہ غُصہ آرہا تھا۔

"میں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فردین نے ساری بات اُن کے گوش گُزار کردی وہ دونوں میاں بیوی تاسف سے اسے دیکھنے لگے۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بھلا ایسے بھی کوئی کرتا ہے، جب تُم ہماری زندگیوں میں داخل ہو گئی تھی تو پھر اپنا عادی بنا کر جانے کا فیصلہ کرنا دوہری اذیت میں مبتلا کرنا ہے اور تُمہاری موت کی خبر نے ہماری زندگیوں کو اُسی اذیت سے دوچار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" سُلطانہ بیگم نے اُسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"آئم صوری، میں نے بہت تکلیف دی آپ لوگوں کو یہاں آکر بھی اور یہاں سے جا کر بھی، پر میں ہمیشہ اپنی عقل کے مطابق ہی سب کو خُوشی دینے کے چکر میں اُلٹا سب کو پریشان کر دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ نم لہجے میں بولی تھی جس پر سُلطانہ بیگم نے اُسکی پیشانی چُومی تھی۔

"تُمہارا پھر سے ہماری زندگی میں آنا ہی تہاری ہر غلطی کی معافی ہے۔۔۔۔۔۔"

"تصویر والی انٹی، میں نے کہا تھا پاپا وہ یہ تصویر والی انٹی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" تبھی احد اپنے رُوم سے نکلتا لاؤنج میں آیا تو اشنہ کو دیکھتے ہوئے فردین سے بولا اشنہ اس بچے کو دیکھ کر حیران ہوئی وہ وہی بچہ تھا جو اسے ائیرپورٹ پر ملا تھا۔

"یہ تو مجھے دبئی ملا تھا، یہ کون۔۔۔۔۔۔۔" وہ پانچ سالہ احد کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ میرا پوتا ہے، زری اور فردین کا بیٹا احد۔۔۔۔۔۔۔" سُلطانہ بیگم احد کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولیں جو مُصطفیٰ کمال کی گود میں بیٹھ گیا تھا اشنہ کا پہلے تو دل رُکا تھا پھر ایک مُسکراہٹ اُسکے لبوں پر آئی تھی جسے غور سے فردین نے دیکھا تھا۔

"بہت کیوٹ ہے۔۔۔۔۔۔" کہتے ہوئے اُسنے کچن اور کمرے کی طرف دیکھا تھا جیسے زری کو دیکھ رہی ہو کہ یا کچن سے نکلے گی یا اپنے رُوم سے اور آکر کیساری ایکشن دے گی شاید اسے اس گھر سے دفعہ ہونے کا بولے یا شاید اسے معاف کر دے۔

"کسے ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فردین نے پوچھا تھا وہ گڑبڑائی۔

"نہیں وہ زری کہاں ہے۔۔۔۔۔۔" اُس کے سوال پر سب نے نظریں چُرائی تھیں۔

"میری ماما تو یہاں نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔." جواب احد کی طرف سے آیا تھا۔

"ارے میرے شیر نے آج میرے ساتھ لڈّو تو کھیلی نہیں ہے چلو ایک گیم کھیلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" مُصطفیٰ کمال اُسے اُٹھاتے ہوئے ہال سے نکل گئے۔

"کہاں ہے زری؟ کیا اپنی ماما کے گھر۔۔۔۔۔؟ اس نے دوبارہ سے پھر پوچھا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"زری نہیں رہی، پانچ سال پہلے وہ اس دُنیا سے چلی گئی۔۔۔۔" سُلطانہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے اشنہ بھونچکی سی اُنکو دیکھنے لگی اُسکی سماعتوں پر جیسے بم پھٹا تھا۔

"م، مطلب، زری۔۔۔۔۔۔" اشنہ نے اپنی پانی سے بھری آنکھیں فردین پر ٹکائیں تھیں جو سُرخ آنکھیں لیے چہرے کا رُخ موڑ گیا تھا اشنہ کا کلیجہ جیسے مُنہ کو آنے لگا تھا اسے اس وقت وہی تکلیف محسوس ہو رہی تھی جیسی فردین سے جُدا ہوتے ہوئے اُسے ہوئی تھی شاید اُس سے بھی بڑھ کر۔

"میرا رونا اُسے لے گیا، میں کھا گئی اُس کی خوشیوں کو اور آخر کار اُسے بھی۔۔۔۔۔۔۔" وہ شدت غم سے رونے لگی تھی جسکا ساتھ سُلطانہ بیگم نے بھی دیا تھا فردین لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا کوئی غم ایسے ہوتے ہیں جو آپکو دیمک کی طرح اندر ہی اندر چاٹ لیتے ہیں فردین کو بھی زری کی موت کا غم ایسے ہی اندر اندر چاٹ رہا تھا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ زری کی موت کا قصوروار وہ تھا اُسکی وجہ سے زری موت کے گلے لگی تھی اگر وہ اشنہ کی محبت کو دل میں دفن کر لیتا اور زری سے سب چُھپا لیتا تو وہ بھی بچ جاتی پر منافقت کی زندگی تو گُزاری جاسکتی ہے پر محبت میں منافقت نہیں کی جاسکتی۔

"   "

کُچھ صدمے ایسے ہوتے ہیں جن سے باہر نکلنا مُشکل ہو جاتا ہے بلکل ایسا ہی اشنہ کے ساتھ ہوا تھا زری کی موت کی خبر اُس پر قیامت بن کر ٹوٹی تھی وہ اپنی زات کو ہی اُسکی موت کا زمعہ دار سمجھ رہی تھی آخر اُس کے فردین سے محبت کرنے کی وجہ سے تو یہ سب کھیل شُروع ہوا تھا اگر کہا جائے کہ اشنہ کے اُنکی زندگی میں داخل ہونے سے ہی بھونچال آیا تھا تو کُچھ غلط تو نہ ہو گا۔

"میری وجہ سے جو آنسو زری کو ملے مُجھے تو اُنکی معافی مانگنی تھی، پر میری محبت نے تو اُسے قبر میں اُتار دیا یہ معافی کیسے مانگوں گی اُس سے، کیسے فردین۔۔۔۔۔۔۔" وہ نم لہجے میں فردین کو بولی جو گہرا سانس بھر تا ونڈو کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"یہ خلش تو میرے دل میں بھی ہے اشنہ، یہ جو ضمیر کی ملامت یا پچھتاوا ہو تا ہے بندے کو چین تو یہ بھی نہیں لینے دیتا، میں نے اُسے سب کُچھ دیا اگر نہیں دی تو وہ محبت نہیں جسکی اُسے ڈیمانڈ تھی اور وہ دینا میرے بس میں ہی نہیں تھا تب تو دل تو اختیار میں ہی نہ تھا اور شاید سنبھل بھی جاتا اگر وہ کُچھ وقت اور دیتی تو شاید مجھے بھی اب کسی چیز کا دُکھ نہ ہو تا۔۔۔۔۔" وہ رُکا تھا

"جب بھی اُسکی قبر پر جاتا ہوں معافی تو میں بھی مانگتا ہوں کیونکہ محبت تو اُسے بھی تھی بلکہ ہم تینوں ہی اپنے دل کے ہاتھوں اپنی اپنی محبت کے ہاتھوں بے بس تھے اور شاید تقدیر میں لکھا بھی یہی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فردین نے اپنی نظریں احد پر ٹکائیں۔

"احد، زری کی طرف سے دیا گیا انمول تحفہ، یہ احسان بھی عمر بھر چُکایا نہیں جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔" اشنہ کی نظریں بھی احد پر اُٹھیں تھیں جو سُلطانہ بیگم کے ہاتھ سے میکرونی کھانے میں مصروف تھا۔

"احد، زری کا بیٹا معافی تو میرے سامنے ہے اور میں اُسکی تلاش میں بھاگ رہی ہوں، احد سے پیار اسکی اچھی تربیت اور اسے ایک اچھا اور قابل انسان بنانا ہی میری معافی ہے۔۔۔۔۔۔" وہ دل ہی دل میں مُخاطب ہوتی خُود سے عہد کرنے لگی۔

" "

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ارے واہ آپ تو بڑے سمجھدار بچے ہو، آپ کو تو ساری اچھی باتیں پتہ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اشنہ احد کو گود میں لے کر بیٹھی اُس سے باتیں کر رہی تھیں جنکا وہ بڑی سمجھداری سے جواب دیتا اُسے چونکا رہا تھا۔

"کیونکہ شیر اچھا بچہ ہے اس لیے۔۔۔۔۔۔" اُس کے کہنے پر اشنہ نے مُسکراتے ہوئے اُس کے گال چُوم لیے۔

"شیر تو بہت پیارا بچہ ہے بلکل اپنی ماما کی طرح۔۔۔۔۔۔۔"

"پاپا بھی یہی کہتے ہیں کہ میں اپنی ماما جیسا ہوں، آپکو بھی لگتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" احد کے پوچھنے پر اشنہ نے دیکھا جسکی کالی آنکھیں بلکل زری جیسی تھیں کیونکہ فردین کی آنکھوں کا کلر گرے تھا۔

"آپکی آنکھیں اور آپکے ہونٹ مما جیسے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

"اور میری سمائل بھی۔۔۔۔۔۔۔" احد ہونٹ پھلا کر بولا تو اشنہ مُسکرا دی۔

"کیا ہو رہا یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔" فردین اُنکے پاس بیٹھتا پوچھنے لگا.

"ہماری دوستی ہو رہی ہے، ہے نہ احد۔۔۔۔۔۔۔۔" اشنہ نے اُس سے پوچھا جواب جا کر فردین کی جھولی میں ٹک گیا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"رئیلی شیر، تُم اس انٹی سے دوستی کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فردین کے پوچھنے پر وہ اشنہ کو دیکھنے لگا کو بڑی آس سے اُسے دیکھ رہی تھی جو مُسکراتا ہوا سر نفی میں ہلا گیا۔

"کیا۔۔۔۔۔" اشنہ حیران ہی تو رہ گئی تھوڑی دیر پہلے اس نے خُود دوستی کنفرم کی تھی۔

"یہ اچھی ہیں انکو گیمز بھی آتی ہیں اور سٹوریز بھی، یہ میری دوست ہیں اوکے۔۔۔۔۔۔" وہ اس سے ہاتھ ملاتا کنفرم کر گیا۔

"اگر وہ اچھی ہیں اُنکو سب کُچھ آتا ہے تو ہم اُنکو شیر کی مما بنا دیں۔۔۔۔۔" فردین کے سوال پر جہاں اشنہ نے چونک کر دیکھا تھا وہی احد نے بھی عجیب نظروں سے دیکھا تھا۔

"میری مما تو وہ ہیں۔۔۔۔۔۔۔" اُس نے ٹیبل پر پڑی زری کی تصویر کی طرف اشارہ کیا اشنہ اپنے آپ میں ہی شرمندہ ہونے لگی۔

"یس آپکی مما وہ ہیں، پر وہ تو اللہ کے پاس چلی گئیں اب ہمیں شیر کے لیے ایک اور مما چاہئیے جو اُنکے پاس رہے اس سے پیار کریں اس سے کھیلیں اور اسے مزے مزے کی سٹوریز بھی سُنائے۔۔۔۔۔۔"

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جیسے علی کی مما اُسے نہلاتی ہیں اُس کے ساتھ سکول جاتی ہیں۔۔۔۔۔" وہ اپنے اکلوتے دوست کی مثال دینے لگا جس پر فردین نے سر ہلایا تھا۔

"اوکے آج سے یہ میری نیو مما ہیں۔۔۔۔۔" اُس کے بولنے پر اشنہ نے مُسکراتے ہوئے باہنیں واہ کی تھیں جن میں اگلے پل ہی وہ سما گیا تھا اشنہ نے اُسکی پیشانی چومی تو ایک آنسو اُسکی آنکھ سے نکلتا احد کے بالوں میں جذب ہو گیا فردین نے گہرا سانس لے کر خُود کسی بوجھ سے آزاد محسوس کیا تھا۔

"______________________________________"

اشنہ کو یہاں آئے تین دن ہو گئے تھے مگر آج پہلی دفعہ وہ فردین کے کمرے میں داخل ہوئی تھی وہ ان تک گیسٹ رُوم میں ہی رہائش پذیر تھی آج صغیر اعوان اور تہمینہ بیگم کے آنے پر وہ فردین کے کمرے میں آئی تھی۔

کمرے پر طائرانہ نظر دوڑاتی وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آرُکی سب کُچھ تو ویسا ہی تھا یہ کمرہ اُسکا سامان بدلہ کیا تھا صرف وقت؟ وہ گہرا سانس لیتی وارڈرب کی طرف بڑھی جہاں فردین اور احد کے کپڑے پڑے

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھے ایک چیز پر اُسکی نظر تھمی تھی اور وہ وہی شرٹ اور جینز تھی جو اس نے تین دن تک پہنے رکھی تھی وہ مُسکراتی ہوئی وارڈرب بند کر کے بیڈ پر ٹک کر صوفے کی طرف دیکھنے لگی جہاں اتنے دن وہ سُوئی تھی۔

دروازے کے کھُلنے اور پھر بند ہونے پر وہ پیچھے مُڑ کر دیکھنے لگی جہاں فردین آنکھوں میں شوق کا جہان لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے لگا شاید اس کمرے میں آنے کے لیے تُمھیں باقاعدہ انویٹیشن دینا پڑے گا، پر خیر تُم اماں کے کہنے پر ہی آگئی۔۔۔۔۔۔"

"احد کہاں ہے۔۔۔۔۔۔" وہ اُسکی بات کو نظرانداز کر گئی۔

"باباکے پاس سو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔" فردین گھڑی اُتارنے لگا۔

"کیوں؟ وہ تو تُمھارے ساتھ سوتا ہے۔۔۔۔۔"

"ہاں پر موڈی بندہ ہے وہ، کبھی تو چار چار دن باباکے پاس سو جاتا۔۔۔۔۔۔" فردین نے شرٹ اُتارتے ہوئے بتایا۔

"تُم لے آتے اُسے رُوم میں۔۔۔۔۔۔" فردین نے غور سے اُس کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں کُچھ بے چینی سی تھی۔

"کیا ڈر رہی ہو۔۔۔۔۔۔" فردین نے مُسکراہٹ روکی تھی وہ گڑبڑا کر چہرے کا رُخ بدل گئی۔

"نہیں تو، ڈرنا بھلا کس بات کا۔۔۔۔۔"

"ہاں تو اور کیا، میں کونسا بھوت ہوں جو تُمہیں کھا جاؤنگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اُسکی آنکھوں میں معنی خیز چمک تھی جس کو دیکھ کر اشنہ کے پُورے وجود میں ایک سُنساہٹ دوڑ گئی تھی وہ بالوں کی چہرے پر آئی چندلٹوں کو کان کے پیچھے اُڑستی بار بار ہاتھوں کو مسلتی اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کی کوششوں میں تھی فردین اُس کے قریب آیا۔

"ریلیکس اشنہ، گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔"

"میں تُم سے کیوں گھبراؤنگی بھلا، تُم چیلنج کرنے لگے تھے تو کرو۔۔۔۔۔۔" وہ جا کر بیڈ پر بیٹھی تھی فردین اُسکی بات پر مُسکرایا۔

"چیلنج کرنے تو لگا تھا پر اب ارادہ بدل گیا۔۔۔۔۔" وہ اُس کے قریب لیٹتا بولا۔

"کیوں۔۔۔۔۔؟

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"قریب آؤگی تو بتا پاؤنگا نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فردین نے کہتے ہوئے اُسے اپنے پہلو میں کھینچا تھا جس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا جس کو پانے کے لیے دن رات دُعائیں مانگیں تھیں اب وہ قریب تھا تو دل کی دھڑکن تھی کہ بس میں نہیں آرہی تھی۔

"مُجھے یقین نہیں آرہا یہ وہی اشنہ ہے جو بڑی بے باکی سے فردین مُصطفی سے اظہار محبت کرتی تھی اُس کی قُربت کے بہانے ڈھونڈنے والی آج ڈر رہی ہے، ویری بیڈ اب اگر میں میدان میں آیا ہوں تو تُم پیچھے ہٹ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اُسکی کلائی کو پکڑ کر لبوں سے لگایا تھا جس کی جان اُس کے لبوں پر آگئی تھی فردین نے اپنی اُنگلی سے اُسکی پیشانی سے لے کر ہونٹوں تک پھر گردن تک ایک لکیر کھینچی تھی وہ زور سے آنکھیں میچ گئی جواب لبوں کا لمس اُس کے چہرے پر چھوڑتا اب گردن پر جُھکا تھا۔

"اے اشنہ، آنکھیں تو کھولو۔۔۔۔۔۔" وہ شرارتی مُسکراہٹ لبوں پر سجا کر کہہ اُٹھا اُس نے آنکھیں کھولیں تھیں جو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"بہت ڈرپوک ثابت ہوئی ہو تُم تو اس معاملے میں۔۔۔۔۔۔" اُس کے پاؤں کو اپنے پاؤں سے مسلتا شوخ ہوا اشنہ شرم سے سُرخ ہوتی اُسے گھور بھی نہ سکی جواب کیچر کو اُس کے بالوں سے آزاد کرواتا اُس کے کانوں میں موجود چھوٹی بالیاں اُتار رہا تھا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تُم بہت بے شرم ہو۔۔۔۔۔۔" اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھتی وہ ہولے سے بولی جو ہنس دیا۔

"رئیلی، بس یہاں تک آنے پر ہی بے شرمی کا سرٹیفکیٹ دے دیا، ابھی تو شُروعات ہے مائے لو۔۔۔۔۔۔" اُسکے کانوں کی لو کو چُومتا سرگوشی کے انداز میں بولا وہ اپنی دھڑکنوں کو منتشر ہونے سے نہ بچا سکی جو اُسکی بڑھتی شوخ شرارتوں اور جسارتوں پر اتھل پتھل ہو رہی تھیں۔

"ابھی تو یہ بھی بتانا کہ محبت کتنی ہے اور اُسکی شدت کتنی ہے۔۔۔۔۔۔۔" پیشانی پر لب رکھتا اُسکی قمر میں ہاتھ ڈالتا اُسے اپنے بے حد نزدیک کر گیا بلا کی قُربت تھی بلا کی محبت تھی اور بلا کی شدت تھی جسے محسوس کرتی وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔

" "

بارش صُبح سے ہو رہی تھی وہ اپنے کمرے کے ٹیرس پر کھڑی نظریں لان میں ایک حسین منظر پر جمائے ہوئے تھی جہاں فردین مُصطفی بلیک جینز کو ٹخنوں تک فولڈ کیے وائٹ ٹی شرٹ میں بارش میں نہاتا فُٹ بال کھیل رہا تھا اُس کے ساتھ بھاگتے احد اور دو سالہ حدید جو کسی بھی طرح اُن سے مات

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کھانے کو تیار نہ تھا اپنے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتا فٹ بال کو پکڑنے کی کوششوں میں تھا جسے احد اور فردین اُسکی پہنچ سے دُور کر دیتے تھے ہنستے مسکراتے وہ اسکے لبوں پر بھی مُسکراہٹ لا گئے۔

اُس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا جہاں سامنے ٹیبل پر مُسکراتی ہوئی زری کی تصویر بھی جیسے مسکرا رہی تھی اشنہ اور فردین نے اُسے اپنی خُوشیوں میں مگن ہو کر بھی بھلایا نہ تھا اشنہ نے اُسے ہمیشہ زندہ رکھا تھا اپنی دُعاؤں میں بھی اور احد کے دل میں بھی اُسے زندہ رکھنے کو اُسکی باتیں کرتی رہتی تھی۔

وہ آج بھی سوچتی تو افسردہ ہو جاتی تھی کہ انسان ہمیشہ دو چیزوں کے آگے بے بس رہا ہے ایک محبت اور دوسرا التقدیر اور ان تینوں کے ساتھ بھی ایسا ہوا تھا انکو بھی محبت اور قسمت نے بے بس کر دیا تھا اشنہ کو محبت نے بے بس کیا تو اُس نے اپنی محبت کو پانے کے لیے ہر حربہ آزمایا مگر وہ اُسے پا نہ سکی پھر قسمت کے آگے بے بس ہوتی چھ سال کا ہجر کاٹ گئی اور اسی قسمت نے آخر اُسے اُسکی محبت سے ملا دیا اسی طرح زرلش اپنی محبت کے ہاتھوں بے بس ہوتے ہوئے اشنہ سے نفرت کرنے پر مجبور ہوئے اور پھر قسمت کے وار سے بچ نہ سکی جو اُسے موت تک لے گئی اور پھر فردین اس کے ساتھ بھی تو وہی کُچھ ہوا نہ تقدیر نے اُسے بھی محبت کے آگے اتنا بے بس کر دیا تھا کہ وہ بھی اُس اذیت میں مبتلا رہا جسے وہ ہوش مندی میں ہر گز گوارا نہ کرتا پر محبت ہوش رہنے دیتی ہے کیا؟؟؟؟ کیا انسان کا بس چل جاتا ہے اپنے دل کو موڑنے پر؟؟ کیا کبھی لوگوں کو اس وار سے بچتے دیکھا ہے کسی نے؟؟ کیا محبت میں پاگل ہونے

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

والوں کو جان دینے والوں کو پوچھا ہے کہ ایسی کونسی تڑپ ہے جس میں قرار نہیں ملتا ایسا کونسا زہر ہے یہ محبت جس کے پینے کے بعد کوئی علاج کوئی دوا کام نہیں کرتی؟

لوگ کہتے ہیں جب محبت کسی پر اثر انداز ہوتی ہے نہ تو انسان پھر انسان نہیں رہتا وہ پھر اُس محبت میں مٹی ہو جاتا ہے جو محبوب کے پیروں تلے خُود کو اُس وقت روندتی رہتی ہے جب تک اُسکا محبوب اُسے ماتھے پر نہ سجا لے یہی محبت ہی تو جو اتنا درد دیتی ہے کہ بندہ ہر درد سے خُود کو بے پرواہ کر لیتا ہے پھر کہنا کہ بندہ اس سے بچ جائے خُود کو روک لے کیسے ممکن ہے کیسے؟

پھر زری کیسے محبت میں شراکت داری قبول کر لیتی؟ اشنہ کیسے اُس کے بغیر جی لیتی اور فردین وہ کیسے پھر اپنے دل سے اشنہ کی محبت نکال پھینکتا؟ مجبور تو سارے تھے نہ اپنی اپنی محبت میں پھر کسی ایک کو غلط کہنا کہاں جائز ہے؟

اشنہ گہرا سانس بھرتی دوبارہ سے لان کی طرف دیکھنے لگی مگر وہاں وہ تینوں موجود نہ تھے وہ چونکتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی جہاں اسکی سوچ کے عین مطابق وہ تینوں باپ بیٹا کمرے میں آ رہے تھے۔

"خبردار اگر آپ تینوں میں سے کوئی بھی آگے بڑھا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ تینوں کو وارن کرتی دروازے کے آگے پھیل کر کھڑی ہو گئی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔"تینوں کے چہروں پر یہی سوال تھا پوچھا فردین نے تھا۔

"میرا نیا قالین گیلا کر دو گئے آپ تینوں باپ بیٹا۔۔۔۔۔"وہ کڑھے تیوروں سے بولی۔

"ماما میں بھاگ کر واشروم میں گُھس جاؤنگا۔۔۔۔۔"احد نے طریقہ بتایا۔

"بلکل نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"پلیز مائے سویٹ مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔"مکھن لگائے جارہے تھے اشنہ نے گھور کر فردین کی طرف دیکھا یہ مکھن لگانا اُسی سے سیکھا جارہا تھا۔

"تُم میرے بچوں کو خراب کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے خراب تم نے کیا، بدلہ تو لینا تھا میں نے بھی، اب مُسکراتے ہوئے ہمیں اندر آنے دو، تاکہ تیار ہو کر فلم دیکھنے چلیں۔۔۔۔"فردین نے لالچ دیا تھا جس پر وہ نہ آنے والی تھی حدید اُنکو دیکھتا اپنے قدم اندر رکھنے لگا کہ اشنہ کی اُس پر نظر پڑ گئی۔

"کتنے تیز ہو تُم، چلو باہر۔۔۔۔"اشنہ کے گھورنے پر وہ مُنہ لٹکا کر باپ کی طرف دیکھنے لگا۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پاپا، مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اُس نے شاید شکایت لگائی تھی فردین نے معنی خیزی سے اشنہ کو دیکھا پھر اُس کے قریب ہوتا اُسے اپنے کندھوں پر لاد کر لان میں لے آیا۔

"فردین چھوڑو مجھے، تُمہیں پتہ مجھے بارش میں بھیگنا پسند نہیں۔۔۔۔" وہ چیخنے لگی تھی مگر فردین نے نہ صرف لان میں کھڑا کیا تھا بلکہ کمر سے پکڑ تا اُسکی پُشت اپنے سینے سے لگاتا تب تک اُسے نہیں چھوڑا تھا جب تک وہ پوری بھیگ نہ گئی تھی اشنہ نے غُصے سے مُسکرا کر تالیاں بجاتے اپنے سپوتوں کو گھورا تھا۔

"تم لوگوں کو میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ غُصے سے اُنکی طرف بڑھنے لگی کہ فردین نے اُسے روکا تھا اور وہ دونوں اندر اپنی دادو کے پاس بھاگ گئے تھے۔

"کتنا ظُلم کرتی ہو تُم میرے بچوں پر، کیا باپ کم تھا تُمہارے ظلم سہنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔" فردین نے دوبارہ اُسے اپنی بانہوں میں بھرا تھا۔

"کونسے ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے تُم پر۔۔۔۔۔۔۔"

"یہ ظلم کم ہے کہ میرا وقت بھی بچوں کو دینے لگی ہو، سارا دن ہاتھ نہیں آتی تُم۔۔۔۔۔۔۔۔" اُسکی بات پر وہ اُسے گھورنے لگی۔

All rights reserVed to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"رات کو جو ہاتھ لگ جاتی ہوں یہ کافی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بلکل نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اُسکی گردن پر چپکے بال پیچھے کرتا گردن پر لب رکھ گیا۔

"شرم کرو فردین، کہاں ہیں ہم یہ بھی دیکھو۔۔۔۔۔۔" وہ اُسکے بڑھتے ہاتھوں کو روکتی بولی۔

"تیرے بھیگے بدن کی خُوشبو سے۔۔۔۔۔۔۔" وہ ہولے سے کہتا ایک لطیف سی شرارت کر گیا اشنہ اُسے زور سے دھکا دیتی اندر بھاگی تھی وہ بھی مُسکراتا ہوا اس کے پیچھے ہی گیا تھا۔

"______________ختم شُدہ______________"

نوٹ۔۔۔

ہر رائٹر اپنی سوچ کے مطابق ناول لکھتی ہے اس لیے ضروری نہیں وہ سب کو پسند آئے یہ ناول کُچھ کو پسند ہے تو کُچھ کو اس میں اشنہ کا کردار پسند نہیں آیا تو اُن سے اتنا کہونگی کہ ہماری زندگی میں بھی ہر

All rights reserVed to NovelsLounge.com

طرح کے کردار پائے جاتے ہیں جو ہمیں اچھے بھی لگتے ہیں اور بُرے بھی سو اختلاف رائے کا سب کو حق ہے پر ایسا مت بولا کریں جس سے رائٹر کی دل آزاری ہو آخر دل تو سب کے پاس ہوتا ہے۔۔۔

شُکریہ کیسا لگا ضرور بتائیے گا۔۔۔